اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ ۱۸۶۷ء بنام ملک چنن الدین محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۳۵

اردو ترجمہ کتاب

شمس العارفین

از تصنیف لطیف قدوة السالکین زبدة العارفین تاج مشتاقان غوثیہ فخر عاشقان آستانہ عالیہ قادریہ حضرت سلطان باھو قدس سرہ العزیز

مترجمہ

جناب ملک فضل الدین صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جسے

اللہ والے کی قومی دکان رجسٹرڈ

مالک ملک چنن الدین نقشبندی مجددی تاجر کتب

بازار کشمیری لاہور نے

بصرف زر کثیر فارسی سے اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ طالبان مولے و عاشقان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے

حمایت اسلام پریس لاہور

5/62 76

فہرست مضامین شمس العارفین

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱	تمہید و وجہ تسمیہ کتاب ...	۱
۲	باب اول۔ اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت میں ...	۲
۱۰	باب دوم۔ ذکر کے شروع کرنے کے بیان میں ...	۳
۲۷	باب سوم۔ مراقبہ کے بیان میں ...	۴
۴۶	باب چہارم۔ فنافی الشیخ فنافی الرسول و فنافی اللہ کے بیان میں ...	۵
۴۸	تصور فنافی الشیخ کا مفصل حال ...	۶
۵۱	باب پنجم۔ در بیان مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ...	۷
۵۷	باب ششم۔ قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں ...	۸
۷۰	باب ہفتم۔ متفرقات کے بیان میں ...	۹
۸۰	ترتیب نماز برائے زیارت النبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ...	۱۰
۸۱	فالنامہ یوسفی ...	۱۱
۸۸	بعض اذکار جو طالب مولا کیلئے باعث رشد وہدایت ہیں ...	۱۲
۹۲	نور کے چار چشموں کا ذکر و خاتمہ کتاب ...	۱۳

اردو ترجمہ کتاب مناقب سلطانی علیہ الرحمۃ

یعنی مناقب و حالات حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ العزیز مع مفصل سوانح عمری مصنفہ حضرت سلطان حامد ابن حضرت شیخ غلام باہو قادری سروری رحمۃ اللہ علیہ جس میں آپکی اولاد پاک اور خلفائے نامدار کے جملہ حالات بہ تفصیل درج ہیں۔ جو دس بابوں اور بانوے فصلوں پر منقسم ہیں۔ اور مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت عمدگی سے دلچسپ پیرایہ میں بیان فرما کر اہل ذوق وشوق پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ حجم قریباً ۲۵۰ صفحات قیمت مجلد سنہری ۲۵/

ملنے کا پتہ۔ اللہ والے کی قومی دکان جٹ منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور

ماہ نومبر ۱۹۷۴ء

اُردو ترجمہ کتاب

شمس اُلعارفین

۳

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شکر ہے پاک پروردگار کا جس نے عارفوں کے دلوں کو ہدایت اور خدا شناسی کے نور سے منور کیا اور صادقوں کے سینوں کو صدق اور یقین سے کھولا۔ اور درود اور سلام ہو اس کے رسول محمد نبی آخر الزمان اور اُس کی آل اور اس کے اصحاب پر جو صاحب مغفرت و رضوان ہیں۔ اب میں مدد الٰہی سے اس رسالے کا بیان شروع کرتا ہوں۔ جو مفصلہ ذیل کتابوں سے منتخب کیا گیا ہے۔ کلید التوحید۔ قرب دیدار از مجموعہ الفضل۔ عقل بیدار۔ جامع الاسرار۔ نور الہدےٰ۔ محک الفقرا۔ مفتاح العارفین۔ عین الفقر۔ فضل اللقاء جو کہ ہمارے شیخ سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے ہیں۔ اور یہ کتاب علم تصوف اور صاحب احسان خدا کی طرف پہنچنے کے بارے میں قادری طریقہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اور اس کا نام شمس العارفین رکھا گیا۔ اور مشکل کشا اور حضور نما اس کو خطاب دیا گیا ہے ؎

باب اوّل۔ اس کتاب پر عمل کرنے اور اس کے پڑھنے کی فضیلتوں کے بارے میں ؎

باب دوم۔ ذکر اور فکر کے شروع کرنے اور تصور کی ترتیب اور وجودی مشق اور اس کے متفاوت اور ایسے سیاہ دل کا علاج جس میں اسم اللہ کی تاثیر نہ ہو ؎

باب سوم۔ مکاشفہ اور مراقبہ اور اُن کے حالات کے بیان میں +

باب چہارم۔ فنافی الشیخ اور فنافی الرسول اور فنافی اللہ تعالیٰ کے بیان میں +

باب پنجم۔ مجلس محمدی میں ملازم اور مشرف ہونے اور اُس کی فضیلت کے بیان میں +

باب ششم۔ اہل قبور پر دعوت پڑھنے کی ترکیب کے بارے میں جو سب دعوتوں سے افضل اور اولیٰ ہے +

باب ہفتم۔ متفرقات +

واضح رہے کہ قادری مرید پر عین فرض ہے۔ کہ پہلے اس رسالے کو شروع سے اخیر تک مطالعہ کر کے طریقے کی تحقیق کرے۔ اور بعد ازاں باطن میں توفیق سے حق میں مشغول ہو جائے۔ اور جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے بندے کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے۔" وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ "۔ (خدا نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ اس کی عبادت کریں یعنی اُسے پہچانیں +

بابِ اوّل

اِس کتاب کے پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کی فضیلتوں کے بارے میں

اگر کسی شخص کا نفس شریر ہو اور اُس کے دل میں شیطان کے موافق اور خدا کے مخالف خواہشیں پیدا ہوتی ہوں۔ اور کسی علاج سے گناہوں سے باز نہ آئے اور ہرگز خدا کی طرف نہ لوٹے۔ اور مُردہ دل زیادتی غفلت کے باعث شیطانی

قید میں ہو۔ اور زندہ نہ ہوتا ہو۔ اور اسم اللہ کی تاثیر دل میں پیدا نہ ہوتی ہو۔ اور غریب اور مظلوم اور عاجز اور پریشان اور دنیاوی روزگار سے ہلاک ہو۔ اور مالدار اور مستقیم الاحوال نہ ہو۔ اور قدرت اور طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور فاقہ اور فقر میں بسر کرتا ہو۔ اُس کو چاہئے کہ اس کتاب سے جس میں تمام دینی و دنیوی خزانے موجود ہیں۔ ہر ایک ظاہری و باطنی خزانے کو لے اور مطالعہ کرے تو خلقت اُس کی خادم ہو جائے گی۔ اور اس سے ہر قسم کا مطلب حاصل ہوگا۔ اور تمام الٰہی خزانے اس کے ہاتھ لگیں گے۔ اور علم تصوف اور تصدیق تحقیقی کے طریقے کھل جائیں گے۔ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اور اس پہ عمل کرے وہ عارف باللہ اور صاحب توفیق ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اُسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور تمام اولیاء اور انبیاء کے ارواح اُس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اور کوئی ظاہر اور پوشیدہ چیز اُس سے چھپی نہیں رہتی۔ اور یہ طریقہ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عطائے الٰہی اور فضل خداوندی محقق ہے۔ اس کتاب میں ابتدا اور انتہا کے سارے طریقے مندرج ہیں۔ اگر پڑھے تو عالم فاضل ہو جاتا ہے۔ اور صاحب تفسیر اس سے چار علم حاصل کر سکتا ہے۔ علم کیمیا۔ علم دعوت اور تکسیر۔ علم الٰہی اور روشن ضمیری اور علم استغراق۔ اور تاثیر صاحب نظر بر نفس اسیر۔

یہ کتاب سچے مریدوں اور تصدیق کے طالبوں۔ اور تحقیق کے عارفوں اور واصلان حق امداد باتوفیق علماء۔ اور فنا فی اللہ فقراء کے لئے جو دریائے عمیق وحدت میں غرق ہوں۔ کسوٹی کا کام دیتی ہے۔ جس نے اس کتاب سے اسم اعظم اور بے رنج خزانہ حاصل کیا۔ سوال اس کی گردن پر وبال ہے۔

اور علم پر تصرف حاصل ہونا اس بات کا نام ہے کہ اگر وہ ان مراتب پر پہنچ گیا ہو۔ تو فرش سے لے کر عرش تک ستر ہزار مرتبے سب اُس پر

روشن اور واضح ہو جائیں۔ اور لوح محفوظ اُس کی ظاہری آنکھ کے مطالعہ میں رہے۔ اور اُس کی نگاہ سے مٹی چاندی اور سونا بن جائے۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات کشف و کرامات سے معلوم ہو جائیں۔ اور قبروں پر جائے تو اہل قبور فوراً حاضر ہو جائیں۔ اور اگر خشک درخت کی طرف نگاہ کرے تو فوراً سرسبز ہو کر اُسی وقت شگوفہ نکالے۔ اور پکا میوہ کھانے کے لائق اُس میں لگ جائے۔ اور اگر زمین سے پانی طلب کرے۔ تو زمین اُسے پانی دیدے۔ اور اگر آسمان کی طرف دیکھے تو اُسی وقت بادل چھا جائے۔ اور حسب خواہش مینہ برسنے لگے۔ اور اگر پانی کی طرف دیکھے۔ تو سارا گھی بن جائے۔ اور اگر ریت کی طرف دیکھے تو شکر بن جائے وغیرہ وغیرہ ؛

اور یہ مراتب فقیر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ بعید نہیں۔ اور مُرشد اور پیر ایسا صاحب نظر چاہیئے۔ جیسا کہ میرے پیر شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے ہزارہا مریدوں کو ایک ہی نظر میں بعض کو تو اِلَّا اللّٰہُ کی معرفت میں غرق کر دیا۔ اور بعض کو محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عنایت کی۔ ایسا گنج بخش پیر چاہیئے جو کہ بغیر ریاضت اور تکلیف کے نظر ہی سے دل کو ذکر الٰہی سے چاک کر دے۔ اور نفس کو ہلاک کرے۔ اور رُوح کو رحمان کے موافق اور شیطان کے مخالف کرے۔ اور اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ اور شیخ محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں رجوع کرے اور کہے۔ اُحْضُرُوْا یَا مَلِکَ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِیْنَ وَالْحَیِّ وَالْحَقِّ۔ اور تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے۔ تو پیر صاحب علیہ الرحمۃ تشریف لے آتے ہیں۔ اور آواز دیتے ہیں۔ اور اس مشکل کو حل کرتے ہیں۔ جو صاحب عقل و دانش ہے وہ جانتا ہے۔ کہ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کے حکم اور اُس کی نظر رحمت اور

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی ہے ٭

سالک کو چاہیے۔ کہ پہلے کامل مُرشد کو جو عالم۔ عامل۔ صاحب شریعت اور قادری سروری ہو تلاش کرے۔ اور اُس سے دست بیعت کرے۔ پھر سلوک کی راہ میں قدم رکھے۔ کیونکہ قادری طریقے کی ابتدا کو بھی کسی طریقے کی انتہا نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پر سر مارا کرے۔ قادری مُرشد جامع اور مکمل ہے۔ اور اسی کا ظاہر و باطن ذکر و فکر میں مشغول ہوتا ہے۔ اور قادری طریقہ میں الا اللہ کی معرفت کی ظاہری اور باطنی قرب اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور زندگی میں کفر اور شرک سے نجات پاکر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور محبوب ربانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور برکتوں سے مشرف ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر روز آپ پانچ ہزار مریدوں کو معرفت میں مشاہدہ اور وحدانیت کے نور میں غرق کرتے۔ اُن میں سے تین ہزار کو "اذا تم الفقر فھو اللہ" کے مرتبے پر پہنچا دیتے اور دو ہزار مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتے تھے۔ یہی طریقہ اسم اللہ کے حاضرات کی باطنی توجہ اور حضوری سے کلمہ طیب کا ذکر ضربی اور ذوق اور تصور اور تصوف کی سخاوت قادری طریقہ میں ایک سے دُوسرے کو قیامت تک پہنچتی رہے گی۔ اور آفتاب کی طرح دونوں جہان میں اُس کی روشنی چمکتی رہے گی۔ اور اُس سے فیض حاصل ہوتا رہے گا ؎

کیمیا گنج مفلساں را نمود	ہر کرا عقل ہست حاصل کرد زود
باہُو نے کیمیا کا خزانہ مفلس کو دکھا دیا ہے	جس کو عقل ہوگی وہ جلدی حاصل کریگا۔
اسم اعظم انتہا باہُو بود	دردِ باہُو روز و شب باہُو بود

اسم اعظم ھُو سے ختم ہوتا ہے۔ باھو کا ورد دن رات ھو کے ساتھ ہے۔

کور چشمے کے بہ بیند آفتاب کور را از آفتابش صد حجاب

اندھی آنکھ آفتاب کو کب دیکھ سکتی ہے اندھے کو اس کے آفتاب سے سو پردے ہیں +

واضح رہے کہ جو قادری ہو کر کسی دوسرے صاحب طریقہ سے رجوع کریگا وہ بے برکت اور گنہگار ہوگا۔ اور اس کے مراتب سلب کئے جائیں گے۔ لیکن سالک کو مرشد پکڑنا ضروری ہے۔ جو شغل مرشد کی رہنمائی کے بغیر کیا جائے۔ اُس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی سالک اس سے کسی مرتبے پر پہنچتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ"۔ اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو +

اور حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے "اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ" (پہلے رفیق کی تلاش کرو پھر رستہ پر چلو) اگر قادری مرشد نہ مل سکے۔ تو لازم ہے کہ دن رات اس کتاب کا مطالعہ رکھے۔ اور اخلاص سے پڑھے۔ اور یقین صادق رکھے۔ تو اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جائیگی۔ اور جلد ہی اس پر اسرار الٰہی منکشف ہونگے! اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ اس کتاب کے پڑھنے والا عارف حق اور رہنمائے خلق ہو جاتا ہے۔ اور جو محتاج اُسے پڑھے وہ اولیائے اللہ محتاج نہیں سے ہو جاتا ہے۔ اگر مفلس پڑھے تو غنی ہو جاتا ہے۔ اور اگر پریشان پڑھے۔ تو صاحب جمعیت ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس کتاب کو ابتدا سے انتہا تک پڑھے گا۔ اس کو بیعت کی ضرورت نہ رہیگی۔ اگر صاحب رجعت پڑھیگا تو رجعت سے خلاص ہوگا۔ اگر مردہ دل پڑھے گا۔ تو زندہ دل ہو جائے گا۔ اور حیّ و قیوم کے احوالات کے علوم کو پہنچ جائے گا۔ اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات معلوم کر سکے گا +

اصل الیقین است یقیں باز کن محرم اسرار شو بے کن زکن
یقین ہی جڑ ہے تو یقین کر۔ اور محرم اسرار بن کے ہو جا
اصل یقین است یقیں گر شود کار تو از ہفت فلک بگذرد
یقین ہی اصل ہے اگر تجھے یقین آجائے تو تیرا کام ساتوں آسمانوں پڑھ جائے

مطلب یہ ہے کہ مرشد کامل کو چاہیئے کہ طالب اللہ کو پہلے اسم اللہ کا تصور شروع کرا کے فنائی اللہ کے مراتب کو پہنچائے۔ اور مشاہدہ تک پہنچا دے۔ تاکہ طالب کو چلے یا ریاضت کی حاجت نہ رہے۔ اہل حضور لایحتاج کو اس بات کی احتیاج نہیں کہ ورد وظائف میں مشغول ہو۔ انسان ہرگز نفس اور شیطان کی قید سے رہا نہیں ہوتا۔ اور اس کا دل دنیا سے سرد نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ کامل مرشد نہ پکڑے۔ اور اسم اللہ ذاتی کے نبرکات میں مشغول نہ ہو جائے۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے ربوبیت کے ذکر میں غرق نہ ہو جائے۔ طالب اللہ کو ہر منصب نور حضور سے دکھائی دیتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں لوح محفوظ اس کے ضمیر میں رہتی ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کلمہ کے تصور کے حاضرات سے پاک ذکر اُسے نصیب ہوتا ہے۔ اور یہ طالب اللہ کو دونوں جہان میں بہرہ ور بنا دیتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کے لئے ان سات چابیوں سے ساتوں قفل حاضرات کے کھولتا ہے۔ اور ایک دم ایک قدم سے طالبوں کو دونوں جہان کے مقصود دکھا دیتا ہے۔ اور مرشد کامل قادری سہروردی جامع اور مجموع الفضل مندرجہ ذیل معرفت اور مراتب بغیر ریاضت اور تکلیف اٹھانے کے دے سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں ظاہری۔ باطنی۔ ازلی۔ ابدی۔ دنیا عقبےٰ۔ غرق۔ فنا فے اللہ اور توحید معرفت کے تصرفات جو ایک دوسرے سے اعلےٰ اور بڑھ کر ہیں ❊

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان فقیروں کو جو اسم اللہ کے حاضرات

کے صاحب ہیں۔ یہ قوت عطا کی ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں تو غیب الغیب کے مؤکل اور علم کیمیا کے مؤکل سنگ پارس کو جو لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ لا کر اُسے دے سکتے ہیں لیکن وہ اہل اللہ و فقراء جو ہمیشہ ظاہر میں غنی دل اور باطن میں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوتے ہیں۔ وہ مؤکلوں کے مراتب اور قوم دین اور کیمیا اور سنگ پارس کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اگرچہ وہ فقر و فاقہ سے خونِ جگر کھاتے ہوں۔ کیونکہ دنیا لعنتی ہے۔

سنو! ایک دفعہ اصحابوں اور یاروں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یا حضرت وہ کونسی اچھی چیز ہے۔ جس سے دنیا اور آخرت میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ کونسی بُری چیز ہے۔ جس کے ذریعے دنیا اور عاقبت میں خدا سے دُوری حاصل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معرفت الٰہی اور فقیروں کا دوست رکھنا۔ یہ دونوں نعمتیں دونوں جہان میں سرفرازی کا اور فخر کا باعث ہیں۔ اور دنیا کی طرف نہ دیکھے۔ لیکن حقارت کی نظر سے۔ کیونکہ یہ شیطان کی مطیع ہے۔

اے عزیز! جب تک اسم اللہ ذات کی مشق کی آگ نہ جلے۔ نفاق باہر نہیں نکلتا۔ اور نہ ہی دل کا زنگار دُور ہوتا ہے۔ اور بغیر ذکر کے دل زندہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی نفس مرتا ہے۔ خواہ ساری عمر کیوں نہ تلاوت قرآن اور مسائل فقہ میں خرچ کی جائے۔ اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ اور خواہ کتنا ہی زہد اور ریاضت کرنے سے پیٹھ کُبڑی ہو جائے۔ اور بال کی طرح باریک ہو جائے۔ دل کی سیاہی اُسی طرح رہتی ہے۔ اور اسم اللہ کے تصور کی مشق بغیر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ ریاضت کا سر پتھر پر کیوں نہ ٹیکے۔ اور اسم اللہ کے تصور کی مشق کرنے والا ان مرغوب مراتب کا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر زمین کو

طے کرنا چاہے تو آدھے قدم میں طے کر سکتا ہے۔ اور وہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبہ شریف میں پڑھتا ہے۔ اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتا ہے۔ اور علم کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ اور حضرت خاتم النبیین سے لے کر قیامت تک کے تمام صوفیا اور اولیاء اللہ اور صاحب مراتبہ اشخاص اور مومن مسلمانوں کے ارواح کے ساتھ مصافحہ ملاقات اور مجلس کرتا ہے۔ اور ہر ایک رُوح کا نام جانتا ہے اور اُسے پہچانتا ہے۔ اور رُوئے زمین پر جس قدر صاحب ورد وظائف اور اہل دعوت اور حافظ اور تلاوت قرآن جو دن رات باطہارت پڑھتے ہیں۔ یا وہ شخص جو ساری دنیا کو قبضے میں لا کر دن رات فی سبیل اللہ خرچ کرے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر اسم اللہ کے تصور کے تصرف میں غرق ہونا اور مجلس سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہونا ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان کو کسی دم یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفَسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔ گنتی کے سانس ہیں اور جو سانس بغیر یادِ الٰہی نکلتا ہے وہ مردہ ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکرِ حق زیرِ پائش عرش کرسی ہر طبق

جو ذکرِ حق کا دیوانہ ہو۔ اُس کے پاؤں کے نیچے عرش کرسی اور ہر طبقہ ہوتا ہے۔

ہر کہ غافل مے شود ذکرِ خدا نفسِ او فربہ شود کفر از ریا

جو یادِ الٰہی سے غافل ہو۔ اُس کا نفس موٹا تازہ اور ریا سے کفر بڑھ جاتا ہے۔

دو دم ہیں۔ ایک وہ جو اندر جاتا ہے دوسرا وہ جو باہر آتا ہے۔ ان دموں پر دو فرشتے مؤکل ہیں جب انسان اندر کی طرف دم لیتا ہے۔ تو مؤکل اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتا ہے کہ پروردگار! میں اندر دم قبض کروں یا پھر باہر جانے دوں۔ اور دم جب باہر آتا ہے تو بھی یہی عرض کرتا ہے +

اور وہ دم جو اسم اللہ کے تصور سے باہر نکلتا ہے۔ وہ نورانی خلوت میں بارگاہ الٰہی میں چلا جاتا ہے۔ اور مثل موتی کے ہو جاتا ہے۔ کہ جس کی قیمت کا مقابلہ دونوں جہان کا اسباب بھی نہیں کر سکتا۔ اور وہ بے بہا موتی ہے اسی واسطے فقیروں کو اللہ کا خزانچی کہتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس +

طالب کو چاہیئے کہ اول وضو کرے اور کپڑا پاک پہن کر خالی جگہ میں قبلہ کی طرف مُنہ کر کے قعدہ کی صورت بیٹھے۔ جب اسم اللہ کا شغل کرنا چاہے تو دونوں آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرے۔ اور اسم اللہ کا تفکر کرے۔ لیکن شروع کرنے سے پیشتر شیطان کے ظاہری اور باطنی راستے بند کر دے۔ اور نفسانیت کے خطرے کو اپنے سے دُور کر دے۔ پہلے تین مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے۔ پھر تین مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور تین مرتبہ دُرود شریف اور تین مرتبہ سَلَامٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ اور تین مرتبہ چاروں قل۔ اور تین مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھے۔ اور تین مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ اور بعد میں لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ پڑھے۔ اور پھر ہزار مرتبہ استغفار پڑھے۔ اور تین تین مرتبہ کلمہ شہادت اور کلمہ طیّب پڑھے۔ اور اپنے بدن پر پھونکے۔ پھر اسم اللہ کا تصور شروع کرے۔ تفکر سے اسم اللہ دل پر لکھے۔ اُس کی تاثیر سے سینہ صفائی پکڑ جائے گا۔ اور خناس ملعون مر جائے گا۔ پھر آنکھ میں تصور کرے۔ اور پھر پرواز کرے۔ اور پھر پرواز کر کے اس وسیع میدان میں جو دل کے گرد ہے۔ جائے اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ سلم میں داخل ہو جائے

اُس وقت لاحولَ اور سُبحَانَ اللہِ اور درود شریف پڑھے۔ تاکہ جس سے حکم ہو کہ اے صاحبِ تصوّر یہ خاص مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ یہاں آسکے۔ پھر طالب اس کے سچا جھوٹا ہونے میں تحقیق کرے۔ معائنہ تحقیق کرنا اس طرح پر ہے۔ کہ دل کے گرداگرد چار میدان ہیں۔ میدان ازل کا مشاہدہ۔ میدان ابد کا مشاہدہ۔ عرش سے فرش تک کے طبقات کے میدان کا مشاہدہ۔ اور عقبیٰ کے میدان کا مشاہدہ۔ دل میں قلب اور قلب میں سرّ ہے۔ اور سرّ میں مشاہدہ نور حضورِ معرفت۔ وہاں پر پروردگار کا دیدار ہوتا ہے۔ کامل مرشد طالب صادق کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ اور ناقص مرشد دن رات چلّوں اور ریاضتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ اور تب کہیں جا کر دل کی صورت نظر آتی ہے۔ کامل مرشد دل کا میدان کھول دیتا ہے۔ اور اس کے بعد اسم اللہ اور اسم محمدؐ کا تصور کراتا ہے۔ اور پھر توحید الٰہی کے دریا میں غوطہ دیتا ہے۔ اور ذاکر اللہ کی تجلّیات میں غرق کر دیتا ہے۔ اور پھر اُسے اپنے آپ کی سُدھ بُدھ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ "وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ"۔ ٹھیک اُس کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور وہ دونوں اسم شریف یہ ہیں:-

الله
محمدؐ

واضح رہے کہ معرفت کی بُنیاد۔ رُوحانی ملاقات کی محبّت حضوری قرب اسرار ربانی کے مشاہدے۔ فقر کے مراتب۔ فنافی اللہ۔ بقا باللہ۔ اب شروع سے لے کر آخیر تک توحید سُبحانی۔ اسم اللہ کے مشق کنندہ کے موکّل۔ توجّہ۔ تصرّف۔ تفکر۔ تصوّر پر منحصر ہیں۔ طرح طرح کے حضوری ذکر اور کلمات ربانی کے علم اور الہام اسم اللہ کی مشق کی تاثیر سے ہیں۔ تفکر سے اُنگلی کے ساتھ اسم اللہ دل پر لکھتا ہے۔ اور اس اسم سے علم معلوم

ہو جاتا ہے۔ اور وہ علم یہ ہیں۔ جیسا کہ "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا"
(سکھائے آدمؑ کو سب کے نام) اور جیسا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِىْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ (پڑھ ساتھ نام پروردگار
کے جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے) "اَلرَّحْمٰنُ
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ" (رحمن نے سکھایا
قرآن۔ پیدا کیا آدمی کو سکھایا اس کو بولنا) اور جیسا کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِىْٓ اٰدَمَ" (بے شک ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی) اور جیسا کہ "اِنِّىْ
جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً" (اور اس زمین میں ایک خلیفہ بنانا
چاہتا ہوں) اور جیسا کہ "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ
تَبْتِيْلًا" (اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا۔ اور رجوع ہو جا طرف
اس کے رجوع ہونا پورا) اور جیسا کہ "وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى"
(اور یاد کیا کر نام پروردگار اپنے کا پس نماز پڑھ) ٭

علم دو ہیں۔ ایک علم معاملہ اور دوسرا علم مکاشفہ۔ علم مکاشفہ سے
معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اور علم معاملات کا علم مکاشفات ہی میں
آجاتا ہے۔ اس واسطے کہ اسم اللہ کے تصور کی مشق سے حاصل ہو
جاتا ہے۔ اور نیز علم ظاہری اور کلمات الحق کا علم اس سے حاصل
ہو جاتا ہے ٭

اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّكَلِمٰتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ
وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا" (کہو اگر دریا سیاہی ہو واسطے
باتوں پروردگار میرے کے البتہ تمام ہو جاوے دریا پہلے اس سے
کہ تمام ہوں باتیں رب میرے کی۔ اور اگرچہ لاویں ہم برابر
اس کے مدد) ٭

اسم اللہ کے تصور کی مشق سے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور روح کی روشنی اور ستر کا تخلیہ حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کا قالب قلب کا لباس پہنتا ہے۔ اور قلب روح کا لباس پہنتا ہے۔ اور روح ستر کا لباس پہنتا ہے۔ جب ہمہ تن ایک ہو جاتا ہے تو بُرے اوصاف بالکل اُس کے وجود سے نکل جاتے ہیں۔ اور حواس خمسہ ظاہری بند ہو کر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ بعد ازاں وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کے علم کو پہنچ جاتا ہے۔

جب پہلے پہل آدم علیہ السلام کے وجود معظم میں روح عظیم داخل ہوئی۔ تو داخل ہونے کے بعد جب پہلی مرتبہ اللہ کا نام لیا۔ تو بندے اور خدا کے درمیان کوئی حجاب نہ رہا۔ اگر قیامت تک بھی اس کے پردے اُٹھتے رہیں۔ تو بھی اسم اللہ کی انتہا کو نہ پہنچیں گے

ہرچہ خوانی اسم اللہ را بخواں اسم اللہ با تو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھتا ہے۔ اللہ کے اسم سے پڑھ۔ کیونکہ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگا۔

وہ فقیر جو علم ظاہری سے دوستی نہیں رکھتا۔ وہ باطنی مجلس انبیاء سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور کسی مرتبے کو نہیں پہنچتا۔ اور جو علم کہ ظاہر و باطن میں کامل فقیر سے معرفت الٰہی اور ذکر اللہ کی طلب نہیں کرتا وہ بھی آخر کار معرفت الٰہی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ کی طلب بغیر دنیاوی محبت کبھی دل سے نکل نہیں سکتی ہے

اوّل بدر کن خطرات را تا بیابی وحدت حق ذات را

پہلے خطرات کو دل سے نکال۔ تاکہ تجھے ذات حق کی وحدت معلوم ہو۔

حدیث: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ لٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔ بے شک اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا ہے

بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اسم اَللّٰہُ کے تصور کی مشق دل کو ایسا زندہ کرتی ہے۔ جیسا کہ باران رحمت کے قطروں سے خشک زمین اور خشک گھانس زندہ اور سرسبز ہوتی ہے۔ اور زیادہ تصور کرنے سے بدن کا ہر ایک بال اللہ اللہ پکارتا ہے۔ اور ذکر کنندہ عمر بھر شیطان اور اہل شیاطین سے محفوظ رہتا ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کے لئے قبر ایک عمدہ خواب گاہ بن جاتی ہے۔ اور منکر نکیر بھی اُسے دیکھ کر ادب سے اندر آتے ہیں۔ اور حیرانگی سے چپ کھڑے رہتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ آفرین ہو۔ تو بڑا خوش آیا ہے۔

اس اسم کا ذکر کرنے والا راہ فقر اور سلوک کا خاصہ ہے اور ہر نبیؐ اور ولی کی روح سے مجلس میں ملاقات کرتا ہے۔ بعض جن کو وہ جانتا ہے۔ اور بعض وہ جن کو وہ نہیں جانتا۔ اس وقت مجلس میں ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھی ولی اللہ ہیں۔ اور ذکر جلالیت اور حال سے شور اور جوش کرنے والے ہیں۔ اور جن کو وہ نہیں جانتا۔ وہ اللہ کی قبا کے نیچے پوشیدہ ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ" میرے ایسے دوست بھی ہیں۔ جو میری قبا کے نیچے ہیں۔ اور جن کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس ذکر کرنے والے سے دوزخ کی آگ ستر سالہ راہ کے فاصلے کے مطابق دور رہتی ہے۔

واضح رہے کہ اسم اللہ میں چار حرف ہیں۔ ا۔ ل۔ ل۔ ہ۔ پس چاروں ملک اسی اسم میں ہیں۔ اوّل ازل۔ دوم ابد۔ سوم دُنیا۔

چہارم عقبیٰ ؛

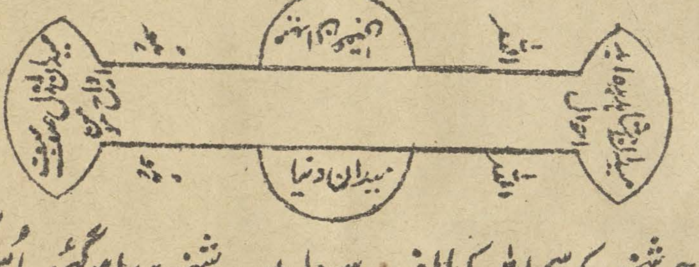

جس شخص کو اسم اللہ کے الف سے دل میں روشنی پیدا ہوگئی ۔ اُس کا دل جامِ جہاں نما اور آئینہ سکندری بن جاتا ہے ۔ اور صفائی پکڑ جاتا ہے ۔ اور یہ اٹھارہ ہزار عالم اُسے نظر آتے ہیں ۔ اور احدیت کو پہنچ جاتا ہے ۔ اور پہلے لام سے مقام لاہوت اور دوسرے لام سے لانہایت ملک یعنی لامکان میں پہنچ جاتا ہے ۔ اور ہ سے صاحب ہدایت اور ہُدیٰ ہو جاتا ہے ۔ جس میں یہ احوال نہ پائے جاتے ہوں ۔ گویا اسم اللہ نے تاثیر ہی نہیں کی ۔ اور اُسے اسم اللہ کی خبر ہی نہیں ۔ اور جب طالب اللہ کے وجود میں اسم ذات تاثیر کر جاتا ہے ۔ تو اُس کا وجود معرفت کا رنگ پکڑتا ہے ۔ اور دُوئی اُس کے وجود سے نکل جاتی ہے ۔ اور مراد کو پہنچ جاتا ہے ۔ دل کی طرف سر سے لے کر قدموں تک ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہے ۔ کہ ہر بال پر اسم ذات سارے وجود پر لکھا ہوا ہے ۔ اور اُس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے ۔ کہ اُس کے گوشت پوست ہڈیوں بالوں اور مغز تک ہر جگہ اور شہر اور بازار کے در و دیوار پر اسم ذات لکھا ہوا نظر آتا ہے ۔ اور درختوں وغیرہ غرضیکہ جس چیز کی طرف نظر کرتا ہے ۔ ظاہر اُسے اسم ذات ہی نظر آتا ہے ۔ جو کچھ سُنتا یا کہتا ہے ۔ اسم ذات ہی کی آواز سُنتا ہے ۔ اور دوزخ اُس سے ستر سالہ راہ کے موافق دُور بھاگتا ہے ۔ اور بہشت اُتنا ہی اُس کے استقبال کو آتا ہے ؛

اسم ذات کی مشق چھ قسموں پر منقسم ہے ۔ ۱ اسم ذات ۔ ۲ اسم اللہ

اسم اللہ - اسم ہو - اسم محمد - اور کلمہ طیب ٭

جب کوئی اسم ذات اور اسم سرور کائنات اور کلمہ طیب میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کا ہر گناہ نابود ہو جاتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے نور کے لباس میں وہ رہتا ہے۔ اس تمامیت کو "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه" بھی سہروردی قادری مرشد کامل جو "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" کے موافق اول روز ہی سے عارف باللہ ہوتا ہے۔ پہنچاتا ہے اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ اُسے کہتے ہیں۔ کہ جو مراتب موت کے ہیں۔ وہ زندگی میں دیکھ لے۔ یعنی زندگی کیا چیز ہے۔ اور موت کے مراتب کیا ہوتے ہیں۔ موت کے مراتب یہ ہیں۔ کہ جان کنی کے وقت جو حساب کتاب کیا جائے۔ اُس کا عذاب و ثواب اُس سے گذر جائے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوری ہاتھ سے حوض کوثر سے شراباً طہورا کے پیالے پئے۔ اور پانسو سال حضرت رب العالمین کے حضور میں سربسجود رہے۔ اور بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں کہ جس میں ہر جانی صفت پائی جاتی ہے۔ کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر اور رب العالمین کی رویت یعنی دیدار سے مشرف اور منور ہووے۔ اور ظاہری اور دلی آنکھ سے ہمیشہ لقا کے دیدار کو دیکھتا رہے۔ اسی واسطے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه اور قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا حکم ہوا ٭

اسم ذات کے حاضرات کے تصورات کلمۂ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دکھائی دیتے ہیں۔ مرشد جامع سروری قادری ہونا بھی ایسا ہی چاہئے ٭

اے عزیز! ذکروں سے ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ ذکر کی کنجی حاصل نہ کی جائے۔ وہ چابی اسم ذات کا ذکر ہے۔ جس کے تصور سے اس قدر ذکر نکلتے ہیں۔ کہ جن کا حساب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جتنے بال ہیں۔ ہر ایک بال سے علیحدہ علیحدہ ذکر اللہ کا ایک ایسا نعرہ نکلتا ہے۔ کہ سر سے لے کر پاؤں تک گوشت پوست اور رگیں منور ہو جاتی ہیں۔ اور تمام ہڈیاں جوش و خروش میں آتی ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور والے کا یہ مرتبہ ہے۔ کہ ہاتھ سے لے کر مغز تک سب اعضا ذکر میں مشغول رہیں ❊

ذکر بغیر ان چار چیزوں کے ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ ہیں:- مشاہدہ غرق فنا فی اللہ۔ حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ماسویٰ اللہ سے نکلنا۔ اور بقا باللہ کو پہنچنا۔ چاروں مراتب حسب ذیل ذکروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ ذکر خفیہ عین العیانی۔ ذکر حائل نفس فانی روح کی فرحت۔ ذکر سلطانی سے اور دل کی زندگی۔ ذکر قربانی سے۔ اور ذکر مجموع العلم رحمانی جو بے حساب ہے۔ اور جو شخص ذکر سے دیوانہ ہو جائے۔ اس کے بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں اگر اس کا وجود گرم انگاری کی طرح ہے۔ تو سمجھو کہ وہ معرفت الا اللہ کے مشاہدہ میں ہے۔ اگر اس کا وجود سرد ہو تو گویا وہ مجلس انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی ملاقات سے مشرف ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں مراتب توحید کی وجہ سے ہیں۔ اور جو وجود نہ گرم ہو نہ سرد بلکہ آہ و فغاں میں مشغول ہو۔ وہ اہل تقلید سے ہے❊

جب دل جنبش میں آتا ہے تو صاحب قلب اللہ کے تصور سے قلب کے سر پر اسم اللہ ذات کا نقش کیا ہوا دیکھتا ہے۔ اور اسم ذاتی کے ہر ایک حرف سے آفتاب کے نور کی طرح نور کے شعلے نکلتے ہیں۔ اور دل کے ارد گرد چمکتے ہیں۔ اور سارا قلب نور ذات کی تجلیات میں آتا ہے۔ اور زبان

سے یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ اور لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہتا ہے جس وقت دل پر ہر مرتبہ اللہ کا نام لیتا ہے۔
کلمہ طیب پڑھتا ہے۔ اُسے ستر ہزار ختم قرآن شریف کا ثواب ملتا ہے۔
بلکہ اس کا ثواب بے شمار ہے۔ اور جب ایسا صاحب قلب اسم اللہ کے
تصور سے آنکھ بند کر کے مراقبہ میں قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو
وہ ذات کی تجلیات اور مشاہدہ ربوبیت کے نور میں غرق ہو جاتا ہے۔
اور کراماً کاتبین کے دفتر سے اُس کے ۵۳ سالہ گناہ منسوخ ہو جاتے
ہیں۔ اور یہ امر اللہ تعالےٰ کے امر اور اسم اللہ کی عظمت کے نور کی
برکت اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی برکت سے پوشیدہ اور بے ریا
ہے۔ اور ہمیشہ خدا کے مدِ نظر رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی نظر
ہمیشہ دل کی طرف ہوتی ہے ٭

واضح رہے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا کلمہ طیب کی ترتیب کے
موافق آنکھ بند کر کے مراقبہ کرتا ہے۔ اور اسم ذات کے تصور کی تلوار ہاتھ
میں لیتا ہے۔ تو اپنی عمر بھر کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں اور نفس اور شیطان
کو قتل کر دیتا ہے۔ اور تمام روئے زمین کے خناس۔ خرطوم اور تمام
خطرات کو قتل کر دیتا ہے۔ حدیث "اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ
عِبَادَتِ الثَّقَلَیْنِ" (ایک گھڑی کا تفکر دو جہان کی عبادت سے بڑھ کر
ہے) چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مراقبہ حضور اور تفکر تمام
میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس آیت "اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ
السَّیِّاٰتِ" (بیشک نیکیاں برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں) کے موافق
آپ کو مجموع الحسنات کہتے ہیں ٭

واضح رہے کہ جب ذاکر ذکر خفی آنکھ بند کر کے مراقبۂ غرق میں متوجہ
ہوتا ہے۔ تو پہلے آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جو

اس نعمتِ عظمیٰ کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ رحمانی ذاکر اور رحانی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور جو اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔ وہ سیاہ دل رہتا ہے اور خطرات شیطانی میں مبتلا رہتا ہے۔ انسان اور حیوان کے درمیان بھی دل ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہے، تو انسان ہے۔ نہیں تو حیوان ہے۔ انسان اُسے کہتے ہیں۔ جو ظاہر میں عبودیت اور باطن میں مشاہدۂ دل سے معرفت الٰہی کے نور کو حاصل کرے۔ یہ دونوں حالتیں اس میں ہوں ٭

واضح رہے کہ ہر ایک اعمال ظاہری کا مسلک سلوک چراغ کی طرح ہے۔ اور مسلک حضوری کی راہ میں حاضرات اسم اللہ ذات کا تصور آفتاب کی طرح ہے جب وہ آفتاب نور توحید ذات سے شعلہ مارتا ہے۔ تو اس روشنی سے سارا قلب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب اسم اللہ کی چمک لوح دل پر پڑتی ہے تو صاحب لوح کا نام علم معرفت الٰہی میں لکھا جاتا ہے۔ اور اسے علوم حی قیوم کی تحصیل اور توحید کے مقامات کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس وقت لوح ضمیر مثل آئینہ کے صاف ہو جاتی ہے۔ اور مجلس محمدیؐ کی برکات سے جو علم اور حقیقت لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے سب لوح ضمیر پر لکھا جاتا ہے۔ اور اس کلام الٰہی کا مقابلہ جو لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ لوح ضمیر سے کرتا ہے۔ اگر ظاہر و باطن میں کلام الٰہی کے موافق ہو۔ تو تحقیق ہے۔ اور اگر موافق نہیں۔ تو تحقیق نہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو عرش و کرسی اور لوح محفوظ منظر نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر لوح ضمیر پر ہے اس لئے وہ صاحب لوح ضمیر جو نفس پر قادر اور اطاعت اور بندگی میں چست ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جنوں اور انسانوں کے پیدا کرنے سے غرض اپنی عبادت تھی۔ جب اُس کا دل ذکر الٰہی سے جنبش کرتا ہے تو وہ نور حضوری کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے اور معرفت الٰہی اُس پر ظاہر ہو جاتی

ہے۔ ایسا دل خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور پھر کعبۂ دل عرش کے گرد بموجب آیۃ کریمہ کے طواف کرتا ہے۔ "وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلیٰ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ہ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی"۔

جو شخص اللہ تعالےٰ کے ننانوے ناموں میں سے کسی نام کو تصور کر کے تصرف میں لائے۔ تو اس نام کی برکت سے دل کی سیاہی اور کدورت اور زنگار دور ہو جاتا ہے۔ اور جو دل اس طرح معرفت الٰہی کی روشنی سے منور ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی نظر گاہ کے لائق ہو جاتا ہے۔ قولہٗ تعالےٰ:۔ "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہُ"۔ فقیر اس مرتبے پر پہنچ کر الہام اور جواب باصواب سنتا ہے۔ اے خادم! مغرور نہ ہو جیو۔ کیونکہ یہ مقام بھی مبتدی کا ہے۔

واضح رہے کہ دل گھر کی مانند ہے۔ اور وہ نور کا خانہ جو ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی مدِ نظر رہتا ہے۔ وہاں پر حسب ذیل سات الٰہی خزانے ہیں۔ ایمان۔ علم۔ تصدیق۔ توفیق۔ محبت فقرا۔ اور معرفت اللہ و توحید اور خانہ دل کے گرد ساتوں خزانوں کی حفاظت کے لئے سات قلعے ہیں۔ اور ہر قلعے میں ستر لشکر ہیں۔ نور الٰہی ان ساتوں قلعوں پر حاکم ہے۔ اور دل کا گرد اسات دن میں آراستہ کیا گیا۔ جس میں زندگی اور موت میں شیطانی اور نفسانی خطرات اور توہمات اور وسوسے اور دنیا اور آخرت کے حادثے ہیں۔

حافظ ربانی کی دعوت کے عامل کے یہ مراتب ہیں۔ کہ اس کا دل زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے۔ اور روحانی فرحت اسے حاصل ہوتی ہے اور جو اس طریقے سے دعوت پڑھے۔ وہ قبور کا عامل ہے۔ اور حضوری میں کامل دعوت یہی ہے **ھو** اور یہ تمام مراتب اس جوہر شناس کے لئے جمعیت بخش ہیں۔

جب کوئی شخص اسم اللہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور کرتا ہے۔ تو وہ ہر ایک بات میں حضور پُرنور سے لب کھولتا ہے۔ اور لا یحتاج ہو جاتا ہے اور جس میں اسم محمدی تاثیر کرتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب

قلب سلیم ہو جاتا ہے۔ اور سیدھی راہ پر آجاتا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہمدم۔ ہمقدم۔ ہم جسم اور ہم جان اور ہم زبان ہو جاتا ہے۔ اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہم گویائی۔ ہم بینائی اور ہم شنوائی ہو جاتا ہے۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور اسم محمدی کا صاحب تصور نہ دم مارتا ہے۔ اور نہ خروش کرتا ہے۔ اور اُسے نہایت رجوع الٰہی حاصل ہوتی ہے +

محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے حرف میم سے معرفت الٰہی کے مشاہدہ کا تصور حاصل ہوتا ہے۔ اور ح سے مجلس محمدی ظاہر ہوتی ہے۔ اور دوسرے میم سے دونوں جہان کا تماشا عمل میں آتا ہے۔ اور دال سے سب مقصد حاصل ہوتے ہیں۔ چاروں حروف کافروں اور یہودیوں کے لئے بلنرا کاٹنے والی تلوار کے ہیں۔ یہ ہے | محمدؐ |

جو اسم فقر کا تصور کرے۔ اُسے کوئی احتیاج نہیں رہتی۔ اور اُسے دنیا اور عاقبت کے تمام خزانوں کا تصرف مل جاتا ہے۔ اور جس چیز کو کہتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ اور تصور اسے سلطان الفقراء کے مرتبے تک پہنچاتا ہے۔ اور اسے جز و کل حاصل ہو جاتے ہیں اور فنافی اللہ بقا باللہ کا مرتبہ اُس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس آیت کے بموجب۔ "وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا" یہ ہے | فقر |

جو کوئی کلمہ طیب کا تصور کرتا ہے۔ اُس پر تمام علوم ظاہر ہو جاتے ہیں اور قرآن شریف سے اُسے اسم اعظم معلوم ہو جاتا ہے۔ اور تمام ولیوں کی روحیں اُس سے ملاقات کرتی ہیں۔ اور زمانہ گذشتہ۔ حال اور آیندہ کی حقیقت اُسے معلوم ہو جاتی ہے۔ اور پہاڑ سے وہ سنگ پارس کو دریافت کر سکتا ہے۔ اور تمام جن اور انسان اور فرشتے اُس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے کسی قسم کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر کلمہ طیب کے

تصور والا زمین پر چلے۔ تو درخت اور گھاس وغیرہ سب اس سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اور نیز دریا بھی۔ اگر مٹی اور پہاڑ کی طرف توجہ کرے کہ سونا ہو جا تو وہ فوراً سونا ہو جاتا ہے۔ اگر چاہے کہ آگ اور پانی پیدا ہو جائے۔ تو فوراً ہو جاتا ہے۔ اگر کافر کی طرف توجہ کرے تو مسلمان ہو جاتا ہے۔ اگر جاہل پہ توجہ کرے تو عالم ہو جاتا ہے۔ اگر کام کی طرف دیکھے تو اُسے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ غرض جو چاہے اُسے مل سکتا ہے۔ تمام چیزوں کی چابی کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ) ہے۔

ذکر قلبی یہ ہے کہ قلب کے اندر صاف لکھے ولایت کے ہیں۔ اور ساتوں الٰہی خزانے جو ولایت قلب میں موجود ہیں۔ بغیر تکلیف اور محنت کے قبضے میں لائے۔ ایسے شخص کو صاحبِ ولایت قلب کہتے ہیں۔ حدیث۔ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ (ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے)۔

جو شخص نفس کے خوف کے مقام میں آتا ہے۔ وہ گناہوں سے استغفار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ "رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا" اور جب مقام رجا میں آ جاتا ہے جو نفس اور روح کا درمیانی مقام ہے۔ جسے مقام قلب بھی کہتے ہیں۔ تو قالب قلب ہو جاتا ہے۔ اور ہفت اندام نوری لباس پہنتے ہیں۔ اور جب خوف اور رجا دونوں مدِ نظر ہوتے ہیں۔ تو اولیا کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ "اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ" (بے شک اللہ تعالےٰ کے اولیاؤں کو نہ خوف ہے اور نہ غمگین ہوتے ہیں)۔

اور اولیاء اللہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ سر سے پاؤں تک ایمان۔ صدق اور تصدیق سے رحمت الٰہی میں لپٹا ہوا ہے۔ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

رسول اللہ کا ذکر اِن چار رکنوں ایمان کا مجموعہ ہے۔ اہل ایمان کو نصیب ہو۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ جو شخص ایمان سلامت لے جاتا ہے وہ گویا سینکڑوں خزانے لے جاتا ہے۔ اور جو بے ایمان ہو کر جاتا ہے وہ مفلس ہو کر مرتا ہے*

واضح رہے کہ ذکر کی چار قسمیں ہیں۔ زبانی۔ قلبی۔ روحی اور سرّی۔ زبانی ذاکر سیف زبان ہوتا ہے۔ اور قلبی ذاکر کے دل میں محبت الٰہی کا ایسا داغ ہو جاتا ہے۔ کہ سوائے ذکر الٰہی کے اُسے کسی سے اُلفت اور محبت نہیں رہتی۔ اور اس کا قلب تصدیقی ذکر سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور زندگی اور موت میں ہرگز نہیں مرتا۔ اور روحی ذاکر ہمیشہ انبیا اور اولیا کی روحوں کا ہم مجلس رہتا ہے۔ اور اُسے نفسانی مجلس نہیں بھاتی۔ اور سرّی ذاکر پر ظاہری اور باطنی تجلیات کے مشاہدے اس طرح برستے ہیں جیسے بارانِ رحمت کے قطرے۔ اور جب یہ چاروں ذکر یکبارگی ہوتے ہیں۔ تو عارف باللہ ہو جاتا ہے اور خاک ہو جاتا ہے*

واضح رہے کہ جب اسم ذات کے صاحب تصور کو اسم اللہ کے حروف کا استغراق حاصل ہوتا ہے۔ اور اسم اللہ کے حروف ساتوں زمینوں ساتوں آسمانوں اور عرش کرسی اور لوح و قلم سے بھی زیادہ وسیع ہیں۔ تو وہ گویا معرفت مطلق۔ اور توحید اور فنا فے اللہ اور بقا باللہ تجرید اور تفرید کے مقام میں آگیا۔ اور اسمِ ذات کے حرف سے واقف ہو گیا۔ اور وہ ذات پاک اور وجود مطلق سے واصل ہوتا ہے۔ جو اسم ذات کے حروف کا مخمور ہے۔ اُسے قیامت تک کے حساب کتاب کا کیا ڈر ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ"۔ جو شخص اسم اللہ کے حروف کا عارف ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے۔ سب اُس پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ خلقت

کے نزدیک وہ حقیر اور برا ہوتا ہے لیکن باطن میں نبیوں اور ولیوں اور اہل بہشت کی روحوں اور اجازت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مشتاق ہوتا ہے۔ ایسے عارف کو عارف باللہ ذات حروف کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف باللہ کی نشست و برخاست اور ہر کام حکم حضوری خدا سے ہوتا ہے۔ اور اس کا دینی اور دنیاوی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ "فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ" (حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا) اس پر دال ہے۔ اسے ہر حال و قال اور ہر امر و فعل میں معرفت الٰہی کا وصال حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کا اصل اصول اسم اللہ ذات کے تصور پر ہے۔ ان کا ہر ایک کام اصل مطلق سے ملا ہوتا ہے۔ اور اگر ان کا کام خلقت کی نگاہ میں گناہ ہو۔ لیکن خالق کے نزدیک ثواب اور راستی پر مبنی ہے جیسا کہ سورہ کہف میں حضرت خضر علیہ السلام کا کشتی توڑنا۔ دیوار بنانا۔ اور بچے کو مار ڈالنے کا ذکر ہے ❊

واضح رہے کہ سمندر اور جنگل اور خشکی اور تری کی کوئی چیز جو توحید کے متعلق ہو۔ ایسی نہیں جو قرآنی آیات سے باہر ہے ❊

واضح رہے کہ بعض بزرگوں نے بارہ ۱۲ اور چالیس سال تک ریاضت کر کے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہے۔ اور پھر عرش تک پہنچے ہیں۔ اور عرش کے اوپر پہنچ کر عرش سے اوپر ہزارہا مقام طے کر کے غوثی اور قطبی درجہ حاصل کیا ہے۔ عزت اور مرتبے اور نعمت اور ننگ کے طالب نے کشف و کرامات اور توکلات زیر کیے ہیں۔ اور مراتب کو معرفت الٰہی سمجھا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے قلبی ذکر سے لوح ضمیر کے مطالعہ میں غرق ہو کر الہام سے معرفت اور توحید کو اختیار کیا ہے اور بعض بزرگوں نے سر میں دماغ کی جنبش کو جو بسبب روحانی تجلیات کے ہو اور مشاہدہ

سکے چراغ کو ہی توحید اور معرفت سمجھا ہے۔ یا ان مراتب سے ہر ایک مخلوق
کے لئے درجہ ہے۔ اور اہل تقلید کے درجات فقر محمد صلے اللہ علیہ وسلم
سے دور ترین ہیں۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ کی ابتدا کو کسی نے نہیں دیکھا۔
اور نہ اس کے انتہا کو کوئی پہنچا ہے۔ پس معرفت کیا چیز ہے۔ اور توحید
کسے کہتے ہیں۔ اور مشاہدۂ قرب حضوری کیسا ہے ؛

اے سالک سلوک معرفت الٰہی سُن! حضوری مشاہدہ کے قرب کی
توحید کا یہ مطلب ہے۔ کہ طالب اللہ کو اسم اللہ کا تصور معہ کلمہ طیب کے
تصوّر کے حاصل ہو۔ اسم ذات اور کلمہ طیب کے ہر حرف سے نور کی
تجلیات اہل تصوّر کو لپیٹ کر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان پر
لے جا کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدنظر
کر دیتا ہے۔ اور وہاں پر دریائے وحدانیت میں طرح طرح کی لہروں
سے وحدہٗ وحدہٗ کے نعرے نکلتے ہیں۔ جو اس دریائے وحدت کو دیکھ
لیتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور جن کو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے پکڑ کر اس دریا میں غوطہ دیتے ہیں۔ وہ
دریائے وحدت میں غوطہ خور ہو جاتے ہیں۔ اور فنا فی اللہ کے درجے
کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور بعض غوطہ خور سالک مجذوب یا سالک صاحب
اہل توحید ذات ہو جاتے ہیں۔ اور ذات محبوب کے مراتب کے بعض
اہل درجات جو لامکان میں پہنچتے ہیں۔ نور توحید کے دریا میں غرق
ہوتے ہیں اس واسطے وہ مقام ہمیشہ کے لئے بندگی میں غرق رہنے کا
ہے۔ شیطان کو لامکان میں دخل نہیں۔ اور نہ ہی اس جگہ دنیا کی
گندگی ہے۔ اور نہ وہاں نفسانی خواہشوں کی ناپسندیدگی ہے۔ یہاں
ہمیشہ بندگی میں غرق رہتے ہیں۔ شیطان میں یہ طاقت ہی نہیں۔ کہ اس
مکان تک پہنچے۔ اللہ تعالےٰ کے اس قول " فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ

وَجْهُ اللّٰهِ" کا مطلب یہی ہے۔ کہ لامکان میں جس طرف تو دیکھے۔ توحید ہی کا نور ہے۔ یہ مراتب محمدی (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) رفاقت اور شریعت اور کلمۂ طیّب کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ لامکان کی راہ تحقیق ہے۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے! اس سے مطلب یہ ہے کہ جب تک طالب چاروں ذکروں مراقبوں اور چاروں فکروں میں پختہ نہ ہو جائے۔ اس کا وجود محمدیؐ مجلس کے لائق نہیں ہوتا۔ وہ چاروں ذکر حسب ذیل ہیں :-

اوّل۔ ذکر زوال۔ اس ذکر کے شروع میں ادنٰے واعلٰے خلقت کا رجوع ہوتا ہے۔ اس کے طالب اور مرید بے شمار ہوتے ہیں۔ جب ذکر زوال اپنی تمامیت کو پہنچ جاتا ہے۔ اور مرید اور طالب سارے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ذکر اور ذاکر کے فکر سے ہزار بار استغفار ہے۔ پس وہی صادق مرید ہو جاتا ہے۔ جو کہ حال پر قائم رہ کر انتہا کو پہنچ جائے۔ اور معرفت الٰہی کا وصال حاصل کرے

دوم۔ ذکر کمال۔ اس کے شروع میں فرشتوں کا رجوع ہوتا ہے۔ اور جب ذکر کمال ختم ہوتا ہے۔ تو فرشتوں کے لشکر اور کراماً کاتبین نیکی بدی کا الہام دیتے رہتے ہیں۔ اور گناہ سے باز رکھتے ہیں۔

سوم۔ ذکر وصال۔ اس کے شروع میں اولیا اور انبیا کی مجلس کا وصال باطنی ہوتا ہے۔ جب وصال باطنی حاصل ہو جائے۔ تو یہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

چہارم۔ ذکر احوال۔ اس میں تجلّیات حاصل ہوتی ہیں۔ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جب ان چاروں سے گذر جائے پھر مجلس محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لائق ہوتا ہے۔

اے عزیز! جس کو ارشاد و تلقین اور تعلیم کا اثر نہ ہو اور دل ذکر الٰہی میں مشغول نہ ہو۔ اور اسم ذات اس کے دل پر قرار نہ پکڑتا ہو۔ اُس کا علاج یہ ہے۔ کہ اسم اللہ کا وجودی تصوّر لازم پکڑے۔ اور اسم اللہ کو مدِ نظر رکھ کر زبانی مشق بھی کرے۔ اور دونوں کانوں اور دونوں آنکھوں اور دل اور ناف پر اسم اللہ کی مشق کرے۔ اور سینے پر اسم اللہ و محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مشق کرے۔ اور دونوں کندھوں اور ناف پر اسم اللہ ذات کی مشق کرے۔ اور ناف کے آگے پیچھے دائیں بائیں اسم ذاتی کی مشق کرے۔ اِرد گرد پہلوؤں کی طرف اسم ذات کی مشق کرے۔ اور سر اور دماغ میں اسم ھو کی مشق کرے۔ جب ان تمام مشقوں کو کرے گا۔ تو صاحب تصوّر اسم ذاتی ہو جائیگا۔ جس سے اُس کے ساتوں اعضا نُورانی ہو جائیں گے۔ اور اس کے وجود پر اسم ذاتی غالب آجائیگا۔ اور اسم اللہ کی جاذبی کی تاثیر اُس کے وجود میں ظاہر ہوگی ٭

اگر کوئی چاہے کہ میں ہر حالت میں با ایمان رہوں۔ اور میرا باطن زیادہ روشنی اختیار کرے۔ اور کبھی یہ روشنی سلب نہ ہو۔ اور ہمیشہ معرفت الٰہی کا مشاہدہ حاصل رہے۔ تو اُسے چاہئے کہ ہمیشہ اسم ذاتی کا تصوّر کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسم ذاتی کے تصور میں غرق رہا کرتے تھے۔ اگر کسی کے وجود میں اسم اللہ سکونت اور قرار نہ پکڑے۔ تو اُسے چاہئے کہ دن رات فکر سے دل۔ سینے اور دماغ اور آنکھ پر اسم اللہ لکھے۔ چند روز کے بعد ساتوں اعضا پر اسم ذاتی قبضہ کرلے گا۔ اور سر سے پاؤں تک تجلیات موجزن ہونگی۔ اور اسم ذاتی سکونت کر جائے گا۔ اور پھر اس سے کبھی جُدا نہ ہو گا۔ اور وہ شخص مجلس محمدیؐ سے مشرف ہو گا۔ اور اُس سے تمام مطلب حاصل ہونگے۔ اور اگر یقین ثابت کرکے مندرجہ ذیل مشقوں کا تصوّر دماغ میں کرے۔ تو سر سے لے کر پاؤں تک اُس کا

وجود قلب ہو جائیگا۔ اور تمام جسم سے نور کی تجلیات ظاہر ہونگی۔ اور اُس کا باطن معمور ہو جائیگا۔ اور ہمیشہ اللہ مدِّ نظر رہے گا۔ اور جو کچھ دیکھے گا۔ کلمۂ طیب سے دیکھے گا۔ اور اُسے قدرت الٰہی کے نور کا مشاہدہ اور ہمیشہ کی آگاہی اور حضوری حاصل ہوگی۔ اور "عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" کا علم اُس پر منکشف ہو جائیگا۔ جو اِس قسم کی توجہ کو اللہ کے حضور کا قرب خیال کرے۔ اُس کی توجہ روز قیامت تک قائم رہے گی۔ دائرہ دماغ یہ ہے:۔

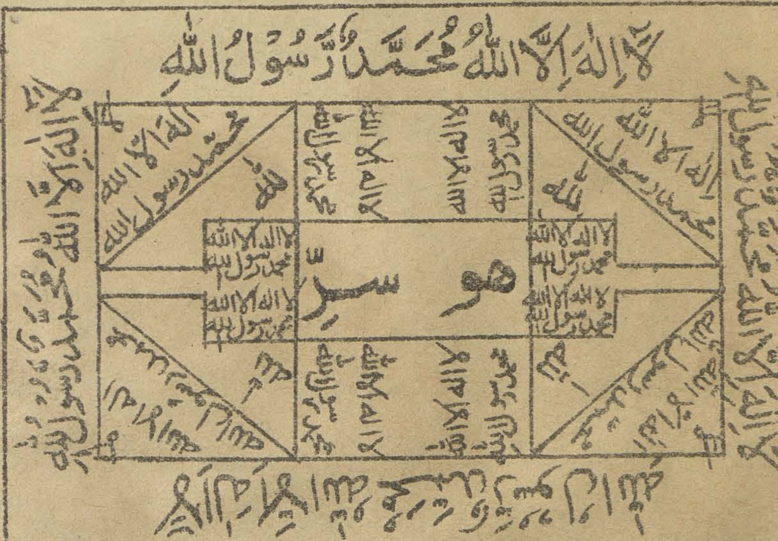

نقل ہے کہ درویش کی پانچ قسمیں ہیں:۔

اول۔ صاحب کشف القلوب۔ جو دلوں کی خبریں جانتا ہے۔

دوم۔ صاحب کشف القبور۔ جسے دونوں جہان کی خبر ہو۔

سوم۔ اوتاد۔

چہارم۔ قطب جسے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی خبر ہو۔

پنجم۔ غوث۔ جو عرش کے اوپر ستر ہزار پردوں کی خبر رکھتا ہو۔

ایک قطب چھ اوتاد کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک غوث چھ قطبوں کا سا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور ایک اور روایت ہے کہ ہر رات کو تین سو ساٹھ غوث ہوتے ہیں۔ قطب نیم پیر ہوتا ہے۔ اور غوث مکمل پیر ہوتا ہے۔ اگر غوث اور قطب کے سوا کوئی اور پیری کا دعوے کرے تو وہ قیامت کو شرمندہ ہوگا +

جس شخص کا نفس سرکش ہوگیا ہو۔ اور اس کے مکر شیطان کے موافق ہوں۔ یا مفلس ہو۔ یا ظاہر میں اُس کا دل غنی ہو۔ یا باطن میں اُسے مجلس محمدی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) حاصل نہ ہو۔ یا فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ یا گھبراہٹ میں ہو۔ یا کسی کامل مرشد سے اُسے جواب مل گیا ہو۔ یا دائم المریض ہو۔ اور بیماری کی سختی سے ایسا بے قرار ہو۔ کہ نہ دن کو چین اور نہ رات کو نیند آتی ہو۔ اور طبیب لا دوا کر چکے ہوں۔ یا دعوت کے پڑھنے سے رجعت میں آگیا ہو۔ اور دیوانہ ہوگیا ہو۔ یا کوئی فقیر جو علیتین کے مرتبے سے سجین کے رتبہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور سلک سلوک بند ہوگیا ہو۔ یا کوئی کسی سے دشمنی رکھتا ہو۔ اور وہ صُلح نہ کرتا ہو۔ یا جس پر مرشد ناراض ہوگیا ہو۔ اور اُس کا رُوشن دل تاریک ہوگیا ہو۔ اور نقدی حال اُس سے چھن گئی ہو۔ اور بے حال ہوگیا ہو۔ اور وصال کی معرفت سے زوال کے مراتب میں آگیا ہو۔ یا کسی نے دعوت زوال کی ہو۔ اور قبض سے بسط حاصل نہ ہوتی ہو۔ یا یا ہوس کے لشکر سے خلاصی نہ ہوتی ہو۔ یا خواب اور مراقبہ میں کافروں کو دیکھتا ہو۔ اور اہل بدعت کی مجلس میں بیٹھا ہو۔ یا اُس پر نیند غالب آتی ہو۔ اور دل کی زندگی حاصل ہوتی ہو۔ یا فسق و فجور اور ظلم و ستم اور شراب خوری وغیرہ سے باز نہ آسکے +

اِن مذکورہ بالا باتوں کا علاج یہ ہے کہ اسم ذاتی کے حاضرات اور

کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے ہر ایک کا حال تحقیقاً معلوم ہو جاتا ہے۔ اور علاج ہو سکتا ہے۔ دعوت اہل قبور اور اسم ذاتی کی برکت سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ جس کو یہ طریقہ معلوم ہے وہ اپنے ہر ایک مطلب کو حاصل کر سکتا ہے۔ عام لوگوں سے اُس کے خزانے مخفی ہیں۔ اور دین اور دنیا کے حکیم خاص کے خزانے تصرف میں آ سکتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصور کا طریقہ وحدانیت ہے۔ یہ راہ عطائے الٰہی ہے۔ ریاضت سے حاصل نہیں ہوتی۔ یہ بے مشاہدہ اور بے مجاہدہ فضل الٰہی ہے۔ یہ فضل الٰہی محبت کرنے پر منحصر نہیں اور یہ گنج الٰہی محنت سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ معرفت اور محبت۔ یہ خدا کی رحمت کی راہ ذکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ حضوری قرب سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ خدا کے لطف کی راہ فکر سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ نفس کو فنا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شرف کی راہ مُردارِ دنیا کی طلب سے نہیں ملتی۔ بلکہ ذکر اللہ میں مشغول ہونے سے۔ یہ دعوت کی راہ نہیں بلکہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہونے کی راہ ہے۔ یہ رجعت کی راہ نہیں بلکہ جمعیت کی راہ ہے۔ اس سے تمام مقامات ذات کے منکشف ہوتے ہیں۔ تصوّر سے ہزار مشق ناف سے نفس تک اور قلب سے دماغ تک تفکّر کی انگلی سے لکھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کا حال اُس پر واضح ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا مشق کے سبب نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وجود روشن ہوتا ہے۔ اسم ذات اور کلمہ طیب کے تصور سے معرفت اور توحید معبود حاصل ہوتی ہے۔

اسم اللہ میں چار حرف ہیں۔ ہر ایک کا وجود ایک دریا ہے۔ یعنی ہر ایک سے ایک دریا ظاہر ہوتا ہے۔ اوّل توکل کا دریا۔ دوسرا برکت کا۔ تیسرا معرفت کا۔ چوتھا دریائے توحید۔ جو شخص ان چاروں دریاؤں میں

غوطہ لگائے وہ فقیر عارف باللہ ہوتا ہے۔ ایسے مراتب عارف قادری کو بہ سبب ضرب قدرت کے حاصل ہوتے ہیں۔ جس کو ان کا تصور حاصل ہو گیا وہ غالباً دونوں جہان میں امیر کبیر ہو گیا۔ تصور آفتاب سے بڑھ کر روشن ہے۔ اور علیات کا کوئی حجاب اس کے سامنے نہیں رہتا۔ اس سے نفس تابع اور فرمانبردار غلام بن جاتا ہے۔ وجود ہی میں بات کرتا ہے۔ اور جواب اُسے مل جاتا ہے۔ اور نیز اس تصور سے اپنے نفس کی شناسائی حاصل ہو جاتی ہے ٭

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ "مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ" (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اُس نے خدا کو پہچان لیا) یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا۔ اُس نے رب کو بقا سے پہچانا ٭

اور تصور قلبی سے قرب الٰہی کا مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ اور روحی تصور سے ذات الٰہی کا نور حاصل ہوتا ہے۔ اور نفس کی قید سے روح آزاد ہو جاتی ہے۔ اور علیات میں پروردگار کے قسم قسم کے تماشے اور اسرار و انوار نظر آتے ہیں۔ اور وہ با یحتاج سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اسم ذات اور اسم محمدؐ اور کلمہ طیب کے تصور والے پر بھی دو علم واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔ اوّل علم ظاہری یعنی عبادت اور معاملات کا دوسرا باطنی یعنی معرفت توحیدات نور ذات اور مشاہدات علم دراصل دو ہی ہیں۔ علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔ ان سے ہر ایک مشکل حل ہو جاتی ہے۔ نقشہ ذیل کی توجہ حاصل ہو جائے۔ اس سے یہ کچھ بعید نہیں کہ وہ عرش سے لے کر فرش تک سب زیر و زبر کر دے۔ اور اس کے بتدریج پڑھنے سے فقر حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ملک و ولایت پر غالب اور مالک ملک اور صاحب اختیار ہو جاتا ہے۔ جس کو چاہے

ولایت دے۔ جسے چاہے نکال دے۔ وہ نقشہ یہ ہے:-

اللہ اللہ قال النبی صلعم

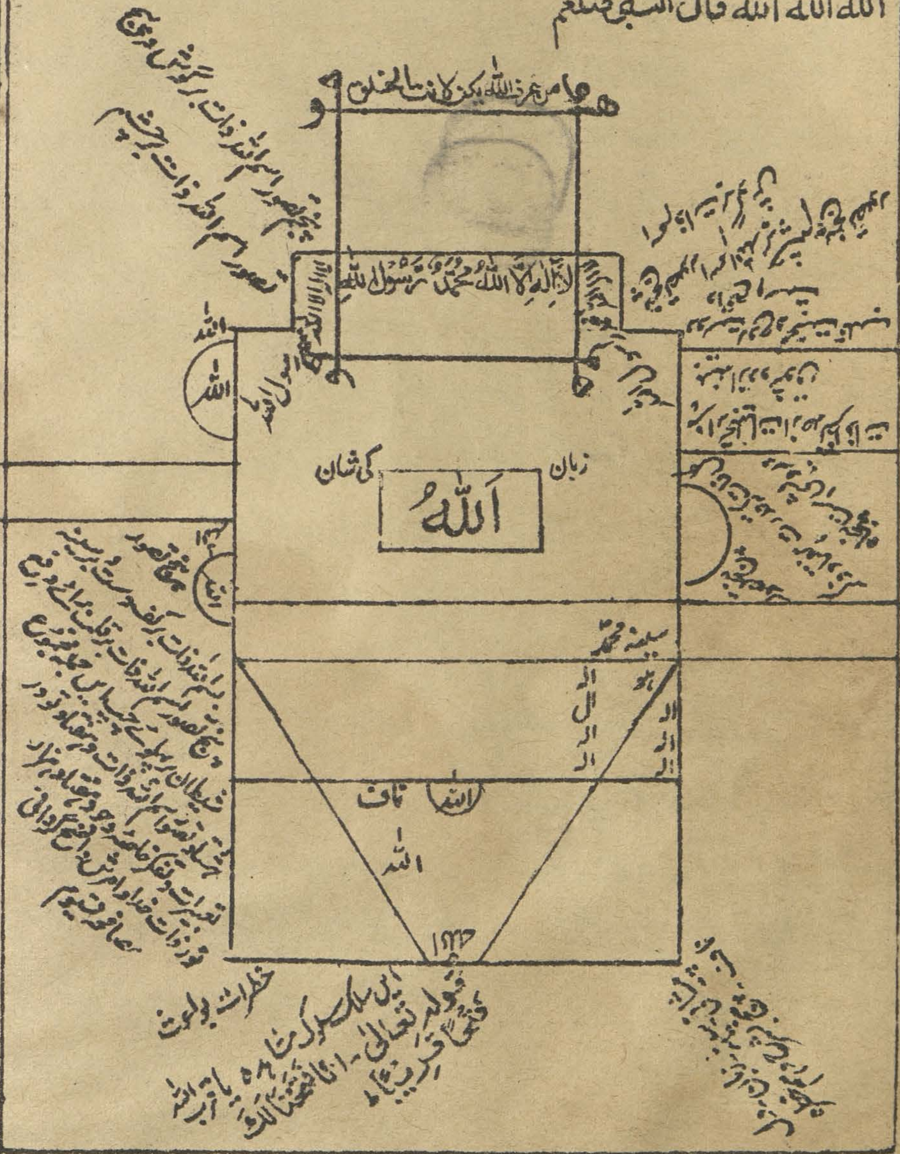

اور یہ خدمات اسم ذات کے ذکر والے کے ذمے ہوتے ہیں۔ جو فنا فی اللہ ہو۔
جو تصرف اور دولت کا خزانہ اُن کے ہاتھ میں ہے۔ کہ اُس نقش کامل سے کھل
جاتا ہے۔ یقین جاننا کہ یہ نقش اولیاء اور انبیا کے تابع کا مقام ہے۔
اور وہ نقش یہ ہے:-

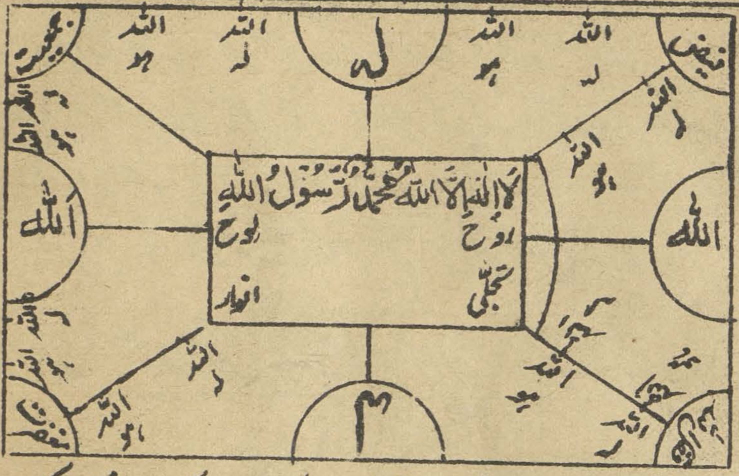

اگر کوئی شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کو وجود میں با تفکر تصور مرقوم کی مشق کریگا۔ تو روز قیامت تک اسم اللہ ذات اُس کے ساتوں اعضا سے جدا نہیں ہوگا۔ اور یہ ایسا عمل دیگا۔ کہ اُس کی زندگی اور موت ایک ہو جائے گی۔ جو شخص اس نقش کا داغ دماغ میں دے۔ تو اسے اسرار محبت اور مشاہدہ حضوری اور مراقبہ۔ معراج واصل ہونگے۔ اور یہ عمل اس اسم ذاتی کے نقش میں ہے۔ کہ اُس سے نفس کی پاکیزگی دل کی صفائی اور رُوحانی تجلیات اور سر کی تجلیات معلوم ہوتی ہیں۔ اور عارف بالیقین ہو جاتا ہے۔ نقش یہ ہے :-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حسبی اللہ

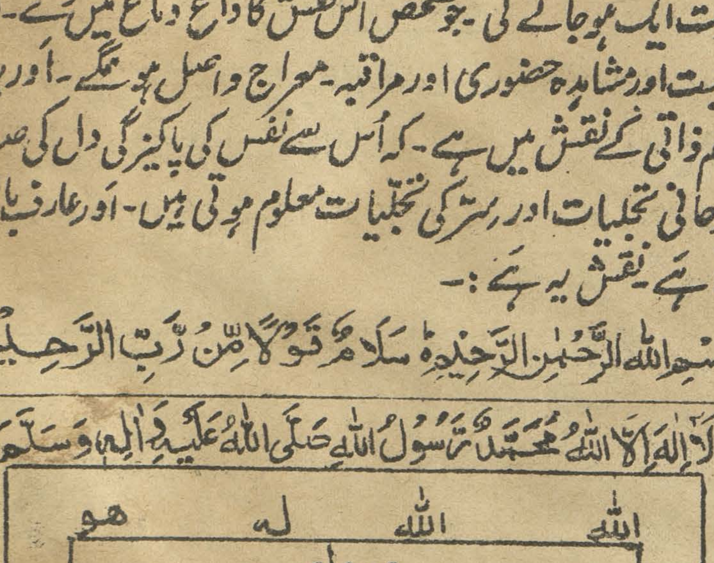

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى

اسم اللہ ذات اسم اعظم ہے۔ اور اسم اللہ معظم ہے۔ اسم لہٗ اور اسم ھو اسم عظمت العظمےٰ ہیں۔ جو اس کو ایک مرتبہ کر لے وہ خدا کے حضور میں پہلے روز حضوری مرتبہ پاتا ہے۔

بغیر رجعت اور غم کے خاتم ختم اس نقش میں ہے۔

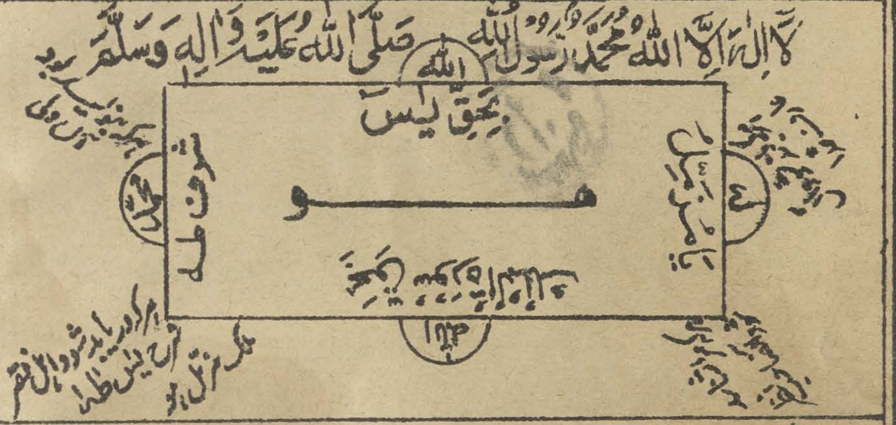

اگر کوئی پہلے ہی روز قطب یا غوث کے مرتبہ پر پہنچنا چاہیے۔ اور عرش سے لے کر فرش تک کے طبقات کی واقفیت حاصل کرنا چاہے۔ تو اس نقش کی مشق دونوں پہلوؤں میں کرے۔ نقش یہ ہے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	یَا فَتَّاحُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	یَا حَیُّ
اللّٰہِ لہٗ لہٗ ھو	یَا قَیُّوْمُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	یَا رَحْمٰنُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللہ اللہ لہٗ ھو	
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللہ اللہ لہٗ ھو	یَا رَحِیْمُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللہ اللہ لہٗ ھو	

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

[stamp]

(۳) باب سوم

در ذکر مراقبہ

مراقبہ دل کی نگہبانی کو کہتے ہیں۔ تاکہ غیر حق دل میں نہ آئے۔ جیسا کہ خطرات نفسانی اور شیطانی وغیرہ وغیرہ۔ مراقبہ اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ اسے مشاہدہ خاص نما بھی کہتے ہیں۔ اور مراقبہ محبت محبوب کو کہتے ہیں۔ اور اسے محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور مجلس محمدی (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا بھی مراقبہ ہوتا ہے۔ اور تجلی ذات کے مراقبہ کو نور الہدٰی کہتے ہیں۔ مراقبہ کی شرح حسب ذیل ہے:۔

پہلے پہل جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور محبت سے مجلس حاصل ہوتی ہے۔ اور اس مجلس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیینؐ صلوات اللہ وسلامہ تک کی ارواح کو دیکھتا ہے۔ یہ علم مراقبہ کا ابتدائی سبق ہے۔ مراقبہ کو محرم اسرار بھی کہتے ہیں۔ اور اسم ذاتی کے مراقبہ کو مشاہدہ ذات حضور نما بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مراقبہ لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ جو ذکر فکر اور حبس دم میں حیران پریشان اور نادان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر کیا جانے۔ اور نیز مراقبہ کی شرح موت کے قرب کے متعلق ہے۔ جو اسم ذات کا تصور اور مراقبہ کرتا ہے۔ اس کو مرتبہ موت کے حالات کا مشاہدہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ جان کنی۔ قبر کی حقیقت۔ منکر نکیر کے سوال اور قیامت کے سوال گاہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔ مختصر یہ کہ اہل مراقبہ واصل اور

حق الیقین کے مرتبے کو پہنچ جاتے ہیں ؎

گر بگویم شرح این احوال را
ہر کہ غیرت خورد شد عارف خدا

اِن احوال کی شرح یہ ہے۔ کہ جس نے اپنے بدن سے سفر کیا۔ وہی عارف باللہ ہو گیا +

مراقبہ ایمان کا موتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی حضوری میں اس کا مُقرّب ہے +

واضح رہے کہ مراقبہ چار چیزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ چار چیزیں چار میم ہیں۔ اوّل مراقبہ محبت کا میم اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مراقبہ محبت سے پروردگار کے اسرار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ اسم اللہ کے تصوّر سے حاصل ہوتا ہے۔ دُوئم معرفت کا میم اس کے مراقبہ سے انوار الٰہی کی توحید نمودار ہوتی ہے۔ یہ بھی اسم اللہ کے تصوّر سے پیدا ہوتا ہے۔ سُوئم معراج کا میم۔ اُسے مراقبہ صلوات اللہ کہتے ہیں۔ یہ دل سے نکلتا ہے۔ اِس سے ہمیشہ ذکر جاری رہتا ہے۔ اور دل کو شوق ذوق اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ وجود کے اعضا اور بالوں سے اسم ذاتی کی آواز نکلتی ہے۔ یہ بھی اسم اللہ کے تصوّر سے حاصل ہوتا ہے۔ چہارم مجموع الوجود کا میم کہ جس میں سر سے لے کر پاؤں تک عجیب غریب انوار کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔ اور نفس اور شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور اُن پر قادر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک مجلس انبیاء اور اولیاء کی ملاقات نہ کرے۔ مراقبہ سے باہر نہیں آتا۔ ایسا شخص ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ اور باطن میں مراقبہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بدن سے مراقبہ کے وقت ہر عضو سے ستر ہزار صورتیں اللہ اللہ کرتی نکلتی ہیں۔ اور جب صاحب مراقبہ ختم کرتا ہے۔ تو پھر وہ صورتیں غائب ہو جاتی ہیں۔ ایسے شخص کو بعض صاحب مراقبہ کہتے ہیں۔ اور بعض نہیں کہتے۔

یہ مراقبہ اسم ھو کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ اسم ھو سے چار منتہی ذکر حاصل ہوتے ہیں جن کو محض حضور اور غرقِ نور کہتے ہیں۔ پہلے ذکر حائل حاصل ہوتا ہے۔ یہ مرشد کامل سکھلاتا ہے۔ دوسرا ذکر سلطانی۔ اس سے لاہوت اور لامکان میں پہنچ جاتا ہے۔ سوم ذکر قربانی۔ اس میں خطرات شیطانی سے خلاص ہو جاتا ہے۔ چوتھے ذکر خفی جس سے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اس ذکر کو جانے اور مراقبہ کرے۔ اور اُس کی مراد دُنیا کو طلب کرنا ہو۔ اُس کا بھی دل سیاہ نہیں رہتا۔ اور دُنیاوی عزت اور مرتبہ اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کی نظر آخرت پر ہو۔ وہ دُنیا نفس اور شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اور وہ صاحب وصف کریم ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس ؛

صاحب مراقبہ کے مراتب نہایت عظیم ہیں۔ صاحب مراقبہ کو سیدھی راہ مل جاتی ہے۔ مراقبہ صاحب مراقبہ پر ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اسم اللہ سے اور بھی مراقبہ خاص الخاص ہے۔ اور صاحب مراقبہ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم دیکھتا ہے۔ اور اس میں اولیاء اور انبیا کی رُوحوں سے ملاقات کرتا ہے۔ جو مراقبے پر وہ گواہ نہیں رکھتا۔ اُس کا مراقبہ غلط ہے۔ اور مراقبہ اُسے راہ نہ دے گا۔ اور مراقبہ نفسانی خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور منزل بمنزل اور مقام بمقام پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اُسے حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسا صاحب مراقبہ طریقے سے ہر وقت ملازم حضور رہتا ہے۔ اور عارف باللہ کا درجہ اُسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اُس کا خاتمہ خیر سے ہوتا ہے۔ اور اُس کا باطن معمور رہتا ہے ؛

واضح رہے کہ تین چیزیں کبھی پوشیدہ نہیں رہتیں۔ خواہ ہزاروں پردوں میں اُنہیں چھپایا جائے۔ اوّل آفتاب۔ دوم دین محمدی صلے اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی خوشبُو دار مشک۔ سوم معرفت اللہ عارف باللہ۔
واضح رہے کہ جو شخص خواب یا مراقبہ میں بہشت کے اندر آئے۔ اور بہشتی کھانا کھائے۔ اور غربت کی ندی کا پانی پیئے۔ اور حور و قصور کا تماشا دیکھے۔ تو جب وہ خواب یا مراقبہ سے باہر آئے گا۔ اُسے عمر بھر کھانے پینے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور بھوک پیاس اُس کے وجود سے دور ہو جائے گی۔ اور عمر بھر اُسے نیند نہ آئے گی۔ اور ایک ہی وضو سے ساری عمر گذار دے گا۔ اور اطاعت کی توفیق اُسے اس قدر حاصل ہو گی کہ دن رات سجدہ سے سر نہ اُٹھائے گا۔ اور دن بدن موٹا ہوتا جائے گا۔ لوگ سردی گرمی میں ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ لیکن اُسے سردی گرمی سے لذت حاصل ہو گی۔ یہ بھی درویش کے ایک ادنےٰ سے مراتب ہیں۔ فقیر اس کو کہتے ہیں۔ کہ اُسے اِن مراتب سے شرم و حیا آئے۔ یہ باتیں محمدی فقیر سے بعید ہیں۔ اس کا انتہا یہ ہے۔ کہ مراقبہ یا خواب میں لقائے ربّ العالمین سے مشرف ہو۔ اور ظاہر میں بند نہ رہے۔ اور ہر وجود سے اُسے اسم اعظم کی آواز آئے گی۔ اور اسم ذاتی کے تصور سے اس میں کچھ ایسی آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ دن رات وہ نفس کو عتاب کرتا ہے۔ اور اس سے قہر اور غضب کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اور شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ اور شریعت میں کوشش کرتا ہے۔ اور یہ پڑھتا ہے "تفکّروا فی نعمائہٖ ولا تفکّروا فی ذاتہٖ۔" (اس کی نعمتوں کو سوچو نہ کہ اس کی ذات کو) سب سے بڑی نعمت معرفت توحید ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صورت شکل اور آنکھ کی بابت نہ سوچ۔ کیونکہ وہ بے مثل اور بے مانند ہے۔ بلکہ ذکر کی آگ اپنے آپ میں ایسی پیدا کرے۔ جو اس طرح جلا دے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔ اور اگر ذرہ بھر اس ملالیت حضوری کی آگ کا زمین و آسمان پر پھینکا جائے۔ تو وہ فوراً جل جائے۔ [illegible] ہے

اس پر جو آگ سے جلتا ہے اور دم نہیں مارتا۔ اور اس سے قیامت تک خلاصی نہیں پاتا۔ اس ریاضت سے سخت اور کوئی ریاضت نہیں بعض ان مراتب میں کافر اور مشرک ہو گئے۔ اور بعض دیوانے اور بعض مجنوں۔ اور جو پھر شریعت کا لباس پہن لے۔ وہ پھر باخبر اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور خلقت کو نہیں ستاتا۔ اور ہزارہا مجذوب اس آگ میں جل گئے ہیں۔ اور ہزاروں رحمت کے پانی سے سرد ہو گئے۔ اور مجذوب کے مراتب کو پہنچ گئے۔ افسوس میری حالت پر۔ اللہ بس باقی ہوس +

واضح رہے کہ زمین اور آسمان کے طبقات جو بے ستون کھڑے ہیں۔ یہ سب اسم ذاتی کے آداب سے قیامت تک اسی طرح اسم اللہ کی طرف متوجہ رہیں گے۔ اور جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ اسم اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ" (جو چیز زمین اور آسمان میں ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا" (ہم نے زمین آسمان اور پہاڑوں کو امانت رکھنے کے لئے کہا لیکن وہ اُس کے اٹھانے سے ڈرے۔ مگر انسان نے جو ظالم اور جاہل ہے اُسے اٹھا لیا +

خواب اور مراقبہ کے احوال ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں لیکن مراقبہ خواب سے زیادہ غالب ہے۔ چنانچہ اونچی آواز سے پکار کر سوئے ہوئے کو جگا سکتے ہیں۔ لیکن جو شخص مراقبہ کے وقت مشاہدہ وحدانیت اور نور حضور میں غرق ہو۔ اگر اس کی گردن بھی الگ کر دی جائے تو بھی اُسے خبر نہیں ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ مراقبہ موت ہے۔ کیونکہ موت میں انسان کی

یہی حالت ہوتی ہے +

مراقبہ معرفت اللہ سے عارفوں کو سرفرازی ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَضُوْا عَنْہُ " (اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے۔ اور وہ اُس سے راضی ہیں) اور نیز فرماتا ہے۔" اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ "۔ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ راضی ہو کر۔ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر بہشت میں داخل ہو جا +

مراقبہ محرم اسرار الٰہی ہوتا ہے۔ صاحب مراقبہ کو بیداری خواب اور خواب میں ہشیاری حاصل ہوتی ہے۔ اور ماسوی اللہ کے مشاہدے سے وہ استغفار کرتا ہے صاحب مراقبہ محبت کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔ مراقبہ سے مُردہ، مردود اور محروم حل بھی درست ہو جاتا ہے۔ مومنوں کے لئے محمدی حضوری کا مراقبہ بمنزلہ معراج کے ہے۔" اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ، لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ "۔ (نماز مومنوں کی معراج ہے۔ لیکن حضوری قلب کے سوائے نماز نہیں ہوتی) +

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے لئے بمنزلہ پر و بال کے ہیں۔ جس سے ہمیشہ اُس کی نظر معرفت مولے پر رہتی ہے +

مراقبہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔ چنانچہ جب مراقب اسم ذات آنکھ بند کر کے مراقبہ میں سر دونوں گھٹنوں کے درمیان نیچے جھکاتا ہے۔ اور اسم ذاتی کا تصور کرتا ہے۔ تو باطن میں وہ آخرت کی طرف اس طرح پرواز کرتا ہے۔ اور دار الفنا سے دار البقا کو پہنچ جاتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل مُردہ ہے۔ اور اس میں اسم ذاتی کے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جان کنی کی تلخی دیکھ چکا ہے۔ اور لوگ اُس کے نہلانے والے کو لے آئے

ہیں۔ اور اُسے غسل دے کر لوگوں نے اُس کا جنازہ پڑھ لیا ہے۔ پھر دماغ میں ایک ہڈی ہے۔ جسے ولیّت الدین یا سفید ہڈی کہتے ہیں۔ جو زمین اور آسمان سے وسعت میں زیادہ ہے۔ اس میں رُوح کو لا کر فرشتوں نے ستر ہزار سوال پُوچھے۔ اور اُس نے اُن کا جواب دیا۔ اور ایک لحظہ میں جنازہ اُٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ اُسے قبر پر لے گئے۔ پھر اُسے قبر کے اندر لحد میں رکھا۔ جس کی فراخی زمین اور آسمان سے زیادہ ہے۔ اس میں منکر اور نکیر نے سوال پُوچھے۔ اُس سے خلاصی پا کر اُسے کہا گیا کہ تو اس میں سو یا رہ۔ پھر رُمان نام فرشتے نے اُسے جگایا۔ اس نے انگلی کو قلم اور لعاب دہن کو سیاہی اور منہ کو دوات اور کفن کو کاغذ بنا کر نیکی بدی اُس کے کفن پر لکھی۔ اور اُس کو تعویذ کی طرح اُس کے گلے میں باندھ دیا۔ اور غائب ہو گیا۔ قبر میں اُسے ہزار ہا سال گذر گئے۔ پھر اسرافیل کی کرنا کی آواز سُنی۔ تو مردہ نباتات کی طرح زمین سے نکل آیا۔ اور اٹھارہ قسم کی مخلوقات قیامت کے میدان میں جمع ہو گئی۔ اور اعمال نامہ اُس کے ہاتھ میں دے کر بُرے اعمال اُس سے لے کر پلصراط سے پار کر دیا۔ پھر وُہ بہشت میں داخل ہوُا۔ اور پاک شراب کے پیالے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے پیئے۔ اور پیتے وقت کلمۂ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پڑھا۔ اور پھر خدا کی طرف متوجہ ہو کر پانسو سال رکوع میں اور پانسو سال سجود میں گزارے۔ اور پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم صحبت ہوُا۔ اور انبیاء علیہم السّلام کی صف کے پیچھے دیدار الٰہی سے مشرف ہوُا۔ جب اس طرح لقائے الٰہی کرنے کے بعد ہوش میں آیا۔ تو بے مثل بن گیا۔ پس جس وقت

وہ باطن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور ہر لحظہ اُسے دنیاوی لذتیں ہیچ دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ لیکن باطن میں اُسے ہمیشہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے " مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا "۔ اور " اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ "۔ یہی مراتب واصلوں اور عارفوں کے ہوتے ہیں۔ اور کلام الٰہی کی آیتوں اور شرعِ محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں ؛

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ " مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ "۔ (جس نے اپنے تئیں پہچانا۔ اُس نے خدا کو پہچان لیا) ؛

اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ " مَنْ هُوَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی "۔ (جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا) یہ مراتب ان عاملوں کے ہیں۔ جو دست بیعت کرے۔ عامل بھی ہیں۔ اور فقر کے طالب بھی ہیں۔ صاف دل فقیروں کی ہنسی نہیں اُڑانی چاہیئے۔ کیونکہ خود پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں " سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ "۔ (قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے) پس دوسرے کی کیا مجال ہے۔ کہ اُن سے دم مارے۔ جو اُن کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہوتا ہے ؛

خدا اور بندے کے درمیان نیاز کا پردہ ہے۔ اگر تو آئے تو تیرے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور اگر نہ آئے تو خدا بے نیاز ہے ؛

واضح رہے کہ بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور ہر ایک کام اُس کی مرضی سے نہیں ہوتا۔ حدیث " فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنْ

الحِکمَۃ" (حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں) پس بہتر یہی ہے کہ تو اپنے کام خدا کے سپرد کر دے۔ اور خود دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ "وَاُفَوِّضُ اَمرِیٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیرٌۢ بِالعِبَادِ" (میں اپنے کام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے) ؂

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ بے مثل اور بے مثال ہے اور اَلحَیُّ القَیُّوم اور اَحَدٌ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صورت غیر مخلوق ہے۔ جو مراقبہ یا خواب کی حالت میں دیکھی جاتی ہے۔ وہ بھی محبوب کے دیکھنے سے ہوتی ہے۔ اگر جاگے اور ہوشیار ہو جائے۔ تو توحید کے نور سے اس کے وجود میں ایسی گرمی پیدا ہو کر جل کر مر جائے۔ اور زبان پر مُہر خاموشی رہے۔ اور اگر دن رات سجدہ سے سر نہ اُٹھائے۔ اور بدن پر شریعت کا لباس پہنے۔ اور شریعت میں کوشش کرے اور بے مثل صورت کی مثال قائم نہ کرے۔ تو پھر مشاہدہ حضوری کی اس قدر نعمت حاصل ہو۔ کہ شمار میں نہ آسکے۔ اور وہ عارف اور واصل ہو جائے۔ یہ مراتب بھی اسم ذاتی کے حاضرات اور کلمۂ طیبہ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور کلمۂ طیبہ کا طریقہ تحقیق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نفس کا سوال مقام اور آواز اور احوال اور ہے اور قلب کی آواز۔ سوال اور مقام اور احوال اور ہے۔ اور روح کا سوال مقام اور آواز اور احوال اور ہے۔ نفس کی آواز دُنیا ہے۔ اور اس کا مقام خواہش۔ اور دل کی آواز ذکر ہے۔ اور اس کا حال محبت الٰہی اور شوق۔ اور اُس کا مقام صفا باطن ہے۔ اور رُوح کی آواز کلام اللہ یعنی قرآن اور حدیث اور اس کا مقام جمعیت ہر ایک گروہ کے مقام سے معلوم کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا یہ اہل نفس ہے۔ یا اہل دل یا اہل رُوح ؂ اللہ بس باقی ہوس ؂

باب چہارم

فنافی الشیخ فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے بیان میں

مُرید کو تین مرتبے طے کرنے پڑتے ہیں۔ پہلا فنافی الشیخ کا جس میں شیخ کی صُورت کا اس طرح تصوّر کرنا پڑتا ہے۔ کہ جس طرف دیکھے شیخ ہی شیخ دکھائی دے۔ دوسرا مراقبہ فنافی الرسُول کا۔ جس میں صورت اسم محمدؐ کا اس طرح تصور کرنا پڑتا ہے کہ جس طرف دیکھے اُسے مجلس محمدی نظر آئے۔ تیسرا مراقبہ فنافی اللہ کا جس میں اسم اللہ کا تصور اس طرح کرنا پڑتا ہے کہ جس طرف دیکھے اسم اللہ کی بے شمار تجلیات اُسے نظر آئیں۔ اسی کو لامکان کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص مقام یا مکان میں تصور کرنا کفر کا موجب ہے ؛

واضح رہے کہ قرب کے بھی تین مرتبے ہیں۔ کہ اُن سے تین تصور یعنی فنا فی الشیخ، فنافی الرسول، اور فنافی اللہ، حاصل ہوتے ہیں ؛

واضح رہے کہ تمام مخلوقات نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی ہے اور نور محمدی نور الٰہی سے ہے۔ جو مرشد پہلے روز وحدانیت کے نور کی صورت نہ بنا دے۔ اُسے مرشد نہیں کہہ سکتے۔ جو اسم ذاتی کے تصور سے نفس کی پاکیزگی اور دل کی صفائی اور روح کی تجلیات اور عمر کے نور مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ نور موجب اس حدیث کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ ہر ایک چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے) کے اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ؛

راہ حضوری کی ابتداء فنا فی الشیخ ہے۔ اور متوسط فنا فی اللہ ہے اور انتہائے راہ حضوری فنا فی الرسول ہے۔ جو شریعت محمدیؐ اور امر معروف اور نص حدیث کی خلاف ورزی کرے۔ وہ مردود اور خبیث ہے +

واضح رہے کہ جب طالب اسم اللہ کے تصور پر تصرف کر لیتا ہے اور اسم ذاتی کا نقش اُس کے دل پر قرار پکڑ جاتا ہے۔ اور دل سے اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو دل کے گرد آگ کا ایک شعلہ سا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ نور کی طرح ہوتا ہے۔ اور جب طالب خیال کرتا ہے۔ کہ وہ تجلی حضور ہے۔ اس شیطانی آگ سے شیطان آواز دیتا ہے۔ کہ تو میرا یار ہے۔ اور میں تیرا یار ہوں۔ اب ظاہر و باطن میں بندگی کی کوئی ضرورت نہیں ایسی صورت میں استغفار پڑھنی چاہیئے۔ اس تجلی کے بعد شیطان لڑکے کی صورت میں اور پھر جوان کی صورت اور پھر بوڑھے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور پھر شیطانی صورت ہیں کہتا ہے۔ کہ یہی فقیری کے مراتب ہیں۔ پھر وہ شیطان اندر سے ماضی۔ حال اور مستقبل کی خبریں دیتا ہے۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ لیکن یہ مراتب اندرونی شیطان کا استدراج ہے۔ اس سے باخبر ہونا چاہیئے۔ جب ایسی شیطانی صورت ہمکلام ہو۔ تو کلمہ طیب اور اور لاحول پڑھنی چاہیئے۔ فوراً شیطانی صورت دفع ہو جائے گی پھر نورانی صورت کی تجلیات جو اسم اللہ کے حروف سے نکلیں وہ قرآن حدیث کے موافق ہیں۔ اُس وقت اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ۔ جو باطن شریعت کے مطابق نہ ہو۔ وہ باطل ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک حدیث ہے۔ "کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ بِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ" (جو باطن کہ ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے) کیونکہ فنا فی الشیخ کے مراتب کا تعلق اسم اللہ اور حضوری نور کے مشاہدات اور تجلیات اور مجلس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے ہے۔ جو فنافی الشیطان ہوتے ہیں۔ وہ نفس پرست مغرور اور ناقص شیخ کے مرید ہوتے ہیں۔ ایسے مرید بے شمار ہوتے ہیں لیکن فنافی الشیخ کے طالب روشن ضمیر اور معرفت الا اللہ کے لائق اور حضوری پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کے لائق ہوتے ہیں۔ وہ شریعت میں ہشیار ہوتے ہیں۔

تصور فنافی الشیخ کا مفصّل حال

تصوّر شیخ کی زیادتی سے جو وجود میں ایک نورانی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ صورت علم کی فضیلت بیان کرتی ہے۔ کہ قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ فرض۔ سنت۔ واجب اور مستحب کو بجالانا چاہیئے۔ اور کبھی وہ صورت ذکر اللہ میں غرق ہوتی ہے۔ تو اس صورت کے وجود سے آواز نکلتی ہے۔ سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ ھُوْ الحق "لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ۔" اور کبھی وہ صورت زمانہ گذشتہ۔ زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے حالات ایک ایک کرکے ظاہر کرتی ہے۔ اکثر وہ صورت اپنے تئیں دن رات نماز طاعت اور بندگی سے فارغ نہیں رکھتی۔ اور ہمیشہ وہ صورت شرع کی پابند رہتی ہے۔ اور کبھی بھول کر خلاف شرع کام اس سے ہو تو ہو۔ ورنہ کبھی کفر یا شرک یا بدعت کا کلمہ اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ اور کبھی وہ صورت معاملات میں نفس کا محاسبہ کر لیتی ہے۔ اور نفس کو کہتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ۔ "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ۔" (جس نے اپنے تئیں پہچانا۔ اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اور جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔ اور نفس کو پہچاننا ہے۔ فنافی الشیخ کے مرتبے میں وہ صورت وجود کے

اندر غائب رہتی ہے۔ اور وجود گناہوں سے تائب رہتا ہے۔ ایسی صورت صفائی تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ صورت نفس کو ملامت کرنے کے لئے اُسے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" یاد دلاتی ہے۔ تاکہ سرکشی اور انحراف چھوڑ دے۔ اور راستے پر آجائے۔ یہ مراتب طفلانِ شناسی نفس کہلاتا ہے شیخ کامل کو الہام پیغام سے نہیں آزمانا چاہئے۔ جس میں معرفت اور فقر کا پیغام نہ پایا جاتا ہو۔ تو اُس پر دھوکا نہ کھانا چاہئے۔ کامل مرشد کی یہ نشانی ہے۔ کہ اُسے قرب الٰہی حاصل ہو۔ اور خدا کی حضوری کا منظور ہو۔ اور اُس کا باطن معمور ہو۔ اور شوق میں مسرور ہو۔ اور ناقص مرشد یہ ہے۔ جو مخنث صورت بے شرع بے اثر اور اہل بدعت ہو۔ ایسا مرشد کسی کام کا نہیں۔ اگر صاحب فنافی الشیخ گناہ کی طرف رجوع کرے۔ تو صورت اُس کو منع کرتی ہے۔ اور گناہ سے بچاتی ہے اور حرص اور شہوت کے غلبوں کو روکتی ہے۔ اور اگر سو جائے تو وہی صورت توفیق الٰہی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اِلَّا اللہ کی توحید میں غرق کرتی ہے۔ اور اگر مراقبہ کرے۔ تو وہی صورت ہاتھ پکڑ کر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچاتی ہے۔ اور مراتب دلاتی ہے اور ایسے شخص کا باطن نہایت صاف ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ"۔ اور وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہوتی ہے مذکورہ بالا مراتب صاحب فنافی الشیخ کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور اُس کا باطن

صفا ہوتا ہے۔ اور مقام فنافی الشیخ کا یہ ہے۔ کہ جب طالب اللہ شیخ کی صورت کا باطن میں تصور کرتا ہے۔ تو شیخ کی صورت اسی وقت حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ سلم میں پہنچا دیتی ہے۔ ایسے شخص کو یُحیِی وَیُمِیت کہتے ہیں +

فنافی الرسول اور فنافی الرسول یہ ہے۔ کہ جس وقت اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح پاک مع اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم بڑی مہربانی کے ساتھ تشریف فرما ہوتی ہے! اور صاحب تصور کو فرماتے ہیں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ و۔ آپ کا دست مبارک پکڑتے ہی اُسے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور ارشاد کے لائق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود زبان مبارک سے تصور کی بابت فرماتے ہیں۔ پس بیعت کرنے والا پیغمبر صاحب کے حکم سے دست بیعت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہیں) مجھ کو اُن لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو معرفت الٰہی کے نور سے باطنی لذت حاصل نہیں کر سکتے۔ اور فقرا لِلّٰہ کو مومن اللہ خیال کرتے ہیں +

فنافی اللہ مقام فنافی اللہ سے مراد یہ ہے۔ جو اسم اللہ تصور کرے تو اسم اللہ کی تاثیر اُسے الّا اللہ کی معرفت بخشتی ہے۔ اور غیر حق کو اس کے دل سے دُور کرتی ہے۔ جو اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ توحید معرفت الٰہی کے دریا سے پیالہ پیتا ہے۔ اور شریعت کا لباس سر سے پاؤں تک پہنتا ہے۔ اور شرعی احکام بجا لاتا ہے۔ اور جو بال بھر بھی معرفت الٰہی دیکھتا ہے اُسے جاہل کے روبرو بیان نہیں کرتا۔ اور نہ جوش و خروش کرتا ہے۔ اور ڈینگیں نہیں مارتا ہ

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفانے کے پسندند خود فروش

(ترجمہ) جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو اپنے تئیں خلقت سے چھپا۔ نمود بیئے کو عارف کب پسند کرتے ہیں ۔

باب پنجم

در بیان مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجلس محمدی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم میں داخل ہونے کا یہ طریق ہے۔ کہ جب طالب کے دل پر اسم اللہ کا تصور اچھی طرح منقش ہو جائے۔ اور ٹھیک طور پر سکونت اور قرار پکڑ جائے۔ اور باطن میں اسم اللہ کو درست دیکھے۔ تو اسم اللہ سے آفتاب کی روشنی کی طرح نور نکلے گا۔ اور معرفت الٰہی کے نور کی تجلیات کے شعلوں سے شیطانی وسوسوں اور خطرات کی تاریکی سیاہی اور اندھیرا دور ہو جائے گا۔ اُس وقت مرشد کو لازم ہے۔ کہ طالب کو کہے کہ تو اسم اللہ باطنی تصور اور تفکر سے دل سے اردگرد دیکھ۔ کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے۔ اگر دل کے اردگرد دیکھنے سے طالب باطن میں غرق ہو جائے۔ تو سمجھے کہ اس کے باطن میں معرفت الٰہی کا نور ہے۔ اور اگر باطن میں باشعور ہے۔ تو اُسے کہے کہ دیکھ دل کے گرد ایک وسیع میدان ہے۔ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر طالب اسم اللہ کی طرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اور مراقبہ سے تحمل کر کے کہ اس میدان میں روضے کی شکل کا ایک گنبد ہے۔ اور اس کے دروازے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔ جب تالا کھل جائے۔ اور طالب روضہ کے اندر آ جائے۔ تو اُسے خاص مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دے گی اور اُس مجلس میں

قرآن حدیث کا ذکر اذکار ہوتا دکھائی دیگا۔ پس اُس سے معلوم ہو گا۔ کہ یہی مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مجلس محمدی سے نو مقام حاصل ہوتے ہیں: اول مقام ازل۔ دوم مقام ابد۔ سوم مقام دنیا۔ اور دنیا میں بھی چار مقام حاصل ہو گئے۔ چنانچہ ایک مقام حرم مدینہ میں روضہ مبارک کی مجلس ہیں۔ دوسرا حرم کعبۃ اللہ ہیں۔ اور دو اَور مقام آسمان کے اوپر۔ اور حضوری مجلس عرش کے اوپر۔ لیکن کامل فقیر وہ ہے جو صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم مجلس ہو اور ایک گہرے دریا میں جسے دریائے توحید مطلق کہتے ہیں۔ جو نور الٰہی سے پر موج ہے۔ اور ایک مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم لامکان میں ہے۔ جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ یہ کلمہ طیب کے ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسا صاحب تصور جس مجلس میں جاتا ہے۔ وہ مراقبہ اور ذکر الٰہی میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ گویا وہ مردہ ہے۔ اس مراقبہ سے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ جب ظاہر و باطن ایک ہو جائے تو عارف باللہ کامل ہوتا ہے÷

واضح رہے کہ کاملوں کے لئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جگہ آفتاب کی طرح روشن ہے! اور مجلس کا طالب اُس کے حضور میں اُس ذرے کی طرح رہتا ہے جو آپ سے کبھی جُدا نہیں ہوتا۔ بلکہ آفتاب کی روشنی اُس کے ذرے کی برکت سے ہے۔ مطلب یہ کہ طالب اللہ ظاہر میں خواہ کتنا ہی ورد و ظائف میں مشغول رہے وہ باطن میں کبھی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ کوئی مُرشد اُس کی رہنمائی نہ کرے۔ کامل مرشد کی مدد سے ایک لحظہ میں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ اور واصل خدا بن سکتا ہے÷

واضح رہے کہ اُمت پیروی کو کہتے ہیں۔ اور پیروی کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلا جائے۔ اور اپنے

تمئیں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم میں پہنچا دیتے ۔ مجھے اُن لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے ۔ جو حضوری کی راہ کو نہیں جانتے ۔ اور عارف باللہ سے اُس راہ کی طلب نہیں کرتے ۔ جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا منظور نظر نہیں ۔ خواہ وہ مومن مسلمان ۔ فقیر، درویش ۔ عالم اور فقیہ ہی کیوں ہو اس کی پیروی جائز نہیں ؛

واضح رہے کہ محمدی حضوری ہدایت کا سر ہے ۔ اور ہدایت در ہدایت ہے ۔ چنانچہ حدیث میں ہے "مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ" (جس نے مجھے دیکھا ۔ اُس نے گویا خدا کو دیکھا ۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں کبھی ظاہر نہیں ہو سکتا ؛

واضح رہے کہ جو شخص باطن میں محمدی حضوری میں دینی کام کے لئے التماس کرتا ہے ۔ تو حکم ہوتا ہے ۔ اور اسی وقت اس کے لئے فاتحہ خیر کہا جاتا ہے ۔ اور وہ کام ٹھیک ہو جاتا ہے ۔ اس میں کیا حکمت ہے ! ایسے طالب اللہ کو واضح رہے کہ وہ بھی درجہ تکمیل کو نہیں پہنچا ۔ ابھی بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے ۔ ایسے طالب اللہ کو مشکل پیش آئے ۔ تو باطن میں نعم البدل سے خوش ہوتا ہے ۔ ایسا ترقی کا مرتبہ اُسے مبارک ہو ۔ اگر طالب جاہل ہے یا مراد دنیا کو مجلس محمدی سے طلب کرتا ہے ۔ تو اس کو نالائق خیال کر کے مجلس سے باہر نکالا جاتا ہے ۔ اور مرتبے سے گرایا جاتا ہے جس کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے ۔ اُس کی ترقی کا مقام ہمیشہ وہی ہے ۔ اُس کا مرتبہ ترقی نہیں کرتا ۔ جو توحید میں آئے اُس کے لئے توحید الٰہی کا دروازہ کھل جاتا ہے ۔ اور اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم کہتے ہیں ؛

واضح رہے کہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور مقام یہ ہیں ۔ کہ درجہ بدرجہ اور مقام بمقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمام ہوتی ہے ۔ دو

مقام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تیسرا مقام مدینہ کے روضہ مبارک کا حرم۔ چوتھا خانہ کعبہ یا حرم خانہ کعبہ یا جبل عرفات کی صفت ہیں جو وہاں حج کے لبیک کی قبولیت ہے۔ پانچویں عرش کے اوپر چھٹا مقام قاب قوسین۔ ساتواں مقام بہشت میں۔ جو اس مقام میں کھائے پیئے اُسے تمام عمر بھوک پیاس نہیں لگتی۔ اور نہ آنکھوں میں نیند آتی ہے۔ آٹھواں مقام حوض کوثر جہاں محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے پاک شراب پیتا ہے۔ تو اُس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور ترک۔ توکل۔ توحید۔ تجرید و تفرید اور توفیق بحق اُس کی رفیق ہو جاتی ہے۔ نواں مقام مشرب دیدار الٰہی کے انوار میں غرق ہونا۔ جو اپنے آپ سے فنا ہو جائے۔ وہ معرفت میں انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص ان نو مقاموں اور مجلسوں میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیا یا اہل دنیا کی غرض کرتا ہے وہ مجلس کے مرتبے سے گر جاتا ہے۔ اور مردود ہو جاتا ہے +

جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اُس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اُس کا نفس نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ جو شخص پہلے پہل مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں حسب ذیل چاروں نظروں کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبر اور نفاق اُس کے وجود سے نکل جاتا ہے۔ دوسرا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس کی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اور خطرات اور حرص و ہوائے نفسانی اس کے وجود سے نکل جاتی ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر سے اُس کے وجود میں ادب اور حیا پیدا ہوتا ہے۔ اور بے ادبی اور بے حیائی اُس کے وجود سے نکل جاتی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی نظر سے اُس کے وجود میں علم ہدایت۔ فقر اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔
اور جہالت اور دنیاوی محبت اُس کے وجود سے اُٹھ جاتی ہے۔ اس
کے بعد وہ تلقین کے لائق ہو جاتا ہے۔ اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
اُسے بیعت کرتے ہیں۔ اور پھر اُسے مرشدی مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔
مطلب یہ کہ محمدی مجلس کسوٹی کی طرح ہے۔ بعض طالب جو دیدار محمدی صلی اللہ
علیہ و آلہٖ وسلم سے مشرف ہوتے ہیں۔ وہ صادق اور صاف ہو جاتے ہیں۔
اور ترک توکل۔ غرق فی التوحید اور ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
میں رہنے کے تمام مطالب انہیں حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کاذب اور
منافق مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے اس مجلس میں ذکر ورد وظائف
اور نص حدیث سے بہ سبب نفاق دلی مجلس محمودہ سے مرتد اور مردود
ہو جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا +

اس مجلس سے وہ نیک احوال اور فضیلتیں وجود میں اثر کرتی ہیں کہ وجود
کے تانبے کو اکسیر بنا دیتی ہیں۔ چنانچہ محمدی ذوق اور شوق اور معرفت اور
وصال اور جمعیت وصال تمام وجود کو اپنے قبضے میں لے آتی ہیں اور وہ شخص
رضائے محمدی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں آجاتا ہے۔ اور اس سے ناشائستہ کام
کبھی نہیں ہوتا۔ اور ظاہری باطنی سب مراتب سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ جب
عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو دُعا کے لئے ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔ اُس کو
شرم آتی ہے کیونکہ اہل حضور کو التماس سے کیا کام۔ اور وہ دُعا یا بد دُعا
اور اظہار مطلب اور کشف و کرامات سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ کیونکہ
اہل حضور کو خود کشف و کرامات حاصل ہے۔ اس واسطے کہ ان کی نگاہ و نظر
اسم ذات پر ہے۔ اور اہل حضور کو وحدانیت سے مقام دریم حاصل ہوتا
ہے۔ جب کسی مشکل کا خیال کرتے ہیں۔ وہ فوراً حل ہو جاتی ہے۔ اور جو
کچھ ظاہر اور پوشیدہ ہوتا ہے۔ سب اُن کو معلوم ہو جاتا ہے جس بات

کا خیال اُنہیں آجائے وہی پُورا ہو جاتا ہے۔ اہل حضور کی پہچان یہ ہے۔ کہ اُس کا دل نور کے فکر میں غرق ہو۔ اور صاحب باطن عارف باللہ حضوری میں ہر لحظہ استغراق میں اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے اور شوق میں ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اُس کا ابتدائی مرتبہ مومن ہوتا ہے۔ چنانچہ اَلْمُؤْمِنُ مَرْتَبَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ واقع ہوا ہے ٭

واضح رہے کہ عامل علما یا اُن کے شاگردوں کو ہر رات یا جمعرات کو یا ماہ بماہ یا سال بسال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار پُر انوار ہوتا ہے۔ بعض کو معلوم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں۔ اسی واسطے علما اور حافظ کو قرآن کا ادب بلحوظ رکھنا چاہیئے۔ جو اہل معرفت اور صاحب قرب اور مشاہدہ اور نور حضور اولیاء اللہ ہمیشہ صحبت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص الخاص ہیں۔ اُن کی سات نشانیاں ہیں:۔

اوّل یہ کہ اُن کے وجود سے خوشبو نکلتی ہے۔ وہ کستوری سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں نفس امّارہ نہ تھا۔ اور نیز طمع۔ حرص اور خواہش بھی آپؐ کے وجود مبارک میں نہ تھی۔ اور ہمیشہ فنافی اللہ میں غرق رہا کرتے تھے۔ آپؐ نے مٹی کے پانی سے پرورش نہیں پائی۔ بلکہ آپؐ کی پرورش کے لئے حضرت جبرائیل علیہ السلام بہشت سے ایک میوہ لایا کرتے تھے۔ جسے شجرۃ النور (نوری درخت) کہتے ہیں۔ آپؐ کے وجود مبارک کی خوشبو اُسی درخت کی وجہ سے ہے۔ آپؐ کے وجود مُبارک کی خوشبو تمام جہان میں مشہور ہے ٭

دُوسرے ظاہر و باطن میں غنی دلی ہو ٭ تیسرے جو بات کہے۔ وہ قرآن حدیث کے موافق ہو ٭ چوتھے لباس شرعی پہنے۔ پانچویں سنت و جماعت کو اپنے اوپر لازم جانے ٭ چھٹے ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ

پہنچائے۔ ساتویں سخاوت میں بے نظیر ہو۔ اور ظاہر میں لوگوں سے گفتگو کرے۔ اور باطن میں فنافی اللہ میں غرق ہو ؎

باھو ہر کرا از و کشاید چشم نور | شد حضوری نے اللہ با خدا
ایسا ہو جسے اس کی طرف سے نور حاصل ہوا | وہ خدا کے ساتھ حضوری ہیں فنا فی اللہ ہوگیا
عرش و کرسی در دل اوست لوح قلم | ہر کہ دل را یافت آں را نیست غم
عرش کرسی لوح قلم سب اُس کے دل میں ہے | جس نے دل کو پالیا اُسے کوئی غم نہیں

جو فوائد مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُن کا بیان نہیں کر سکتے۔

باب ششم

قبروں پر دعوت پڑھنے کے بیان میں

یہ شخص علم دعوت کو توجہ کے ساتھ اندواج کو تصرّف میں لانے کے واسطے پڑھے۔ تو تمام اولیاء انبیاء اور مومنوں کی رُوحیں اس کے گرداگرد حلقہ باندھیں۔ اور اُن کی مدد سے پھر علم دعوت پڑھے گا۔ ایسی دعوت ایک قدم میں مشرق سے مغرب تک اپنے عامل کے قبضے میں لے آتی ہے۔ اور اس کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص علم دعوت اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تصور کے نور کی زبان سے پڑھے۔ تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک مع اصحاب کبار و صغار پڑھنے والے کے گرد حلقہ باندھیں گی۔ اور آیات قرآنی سے اس کی مدد کے لئے علم دعوت

پڑھیں گی۔ اس دعوت کو اگر عمر بھر میں ایک دفعہ بھی پڑھ لیا جائے تو کافی ہے۔

شرح دعوت یہ وہ دعوت ہے کہ جس کے پڑھنے سے ہزار ہا دشمن کافر اور راہزن حیرت اور غیرت میں آتے ہیں۔ اور دست بستہ حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبول کرتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ اسم اللہ اور قرآن کے پڑھنے سے تمام دشمن اور حاسد اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور صلح کے طالب ہو کر حضور میں آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں۔ تو اُن کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ قرآن پڑھنے سے تمام دشمن دیوانے اور از خود رفتہ ہوتے ہیں۔ نہ اُن کو اپنے آپ کا ہوش ہوتا ہے۔ نہ گھر کا اور نہ بول سکتے ہیں۔ اور حیران اور پریشان اور خراب حال ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک وہ دعوت پڑھنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ لیتے اُنہیں جمعیت اور ہوشیاری حاصل نہیں ہوتی۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ قرآن پڑھنے سے تمام جنّ۔ انسان اور فرشتے اور موکّل قبضے میں آجاتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ جس کے پڑھنے سے تمام پوشیدہ خزانے نکال کر صرف کر سکتے ہیں۔ اور مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام بادشاہ حلقہ بگوش غلام اور مرید اور تابع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ وہ دعوت ہے کہ اسم اعظم کا وِرد پڑھ کر اگر کنکر یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کیا جائے تو وہ سونا چاندی بن جائے۔ اگر کوئی علم دعوت کو اپنے عمل میں لائے تو وِرد وظائف رواں ہو جاتے ہیں۔ اور موکّل فرشتے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور کلام الٰہی وجود میں تاثیر کرتا ہے۔ اور نفع دیتا ہے۔ اور دل کو جمعیت بخشتا ہے۔ اور تمام مخلوق اُس کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر ایک مشکل مہم بآسانی سرانجام ہوتی ہے۔ اور تمام خزانے اُس

کے قبضے میں آجاتے ہیں ◆

طریقہ دعوت | یہ ہے کہ پہلے وضو کرے۔ اور پھر غسل کرے۔ اور کسی جنگل میں جاکر ریت یا مٹی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی شکل بنائے۔ اور اس کے گرد اگرد روضہ مبارک کا نمونہ بنائے اور قبر کے اوپر انگلی سے بڑا خوشخط کرکے محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھے۔ شروع کرنے سے پیشتر یہ پڑھے اور پھر روضہ کے گرد لکھے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" اور یہ تین مرتبہ کہے۔ کہ خدا کے واسطے محمد بن عبد اللہ حاضر ہو۔ اتنا کہنے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک روح بیشک حاضر ہوگی۔ اس کے بعد سورۃ ملک یا سورۃ مزمل یا سورۃ یٰسین یا سورۃ انا فتحنا پڑھے۔ اور نو دفعہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر پہنچائے۔ اس کے بعد درود اور لاحول پڑھے۔ اور آنکھ بند کرکے مراقبہ کرے۔ یہاں تک کہ خواب اور بیداری ایک ہو جائے۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر اصحاب کرام پڑھنے والے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرینگے۔ اور اس کی مہم کو سرانجام کرینگے۔ اس دعوت کو تیغ برہنہ (ننگی تلوار) کہتے ہیں۔ دعوت روضہ قبور کا نقش حسب ذیل ہے:-

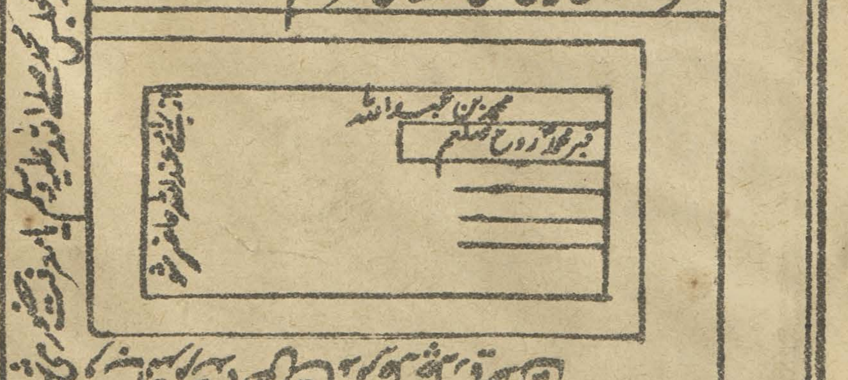

جب صاحبِ دعوت کسی ولی اللہ کی قبر پر جائے۔ تو پہلے وضو کرکے دوگانہ ادا کرے۔ اور نزدیک بیٹھ کر سورۂ ملک یا سورۃ یٰسین یا سورۃ مزمل پڑھے یا جو کچھ قرآن شریف سے اُسے حفظ ہو۔ پڑھے۔ اور دل سے روحانی کی طرف توجہ کرے۔ اگر اس دعوت کے پڑھنے والا غالب ہے۔ تو پڑھتے وقت روحانی دست بستہ اس کے سامنے ادب سے کھڑا ہو کر قرآن سُنے گا۔ اور اگر پڑھنے والا ناقص ہے۔ تو روحانی اُس کے بالمقابل ایک ہاتھ یا ایک بالشت کے فاصلے پر باادب بیٹھ کر قرآن شریف سُنے گا۔ اور اُس وقت پڑھنے والا روحانی کو باترتیب قید میں لائے گا۔ اور اُس کی قید سے عمر بھر نہیں رہا ہو سکتا۔ جس جگہ وہ چاہے۔ روحانی حاضر ہو جاتا ہے صاحب باطن اور عارف باللہ کی روح میں وہ طاقت اور توفیق ہوتی ہے۔ کہ تمام جنوں اور انسانوں اور فرشتوں اور تمام روئے زمین کی چیزوں پر غالب آسکتی ہے۔ اگر صاحب دعوت، دعوت کو باترتیب پڑھے۔ تو تمام انبیا اولیاء، اصحاب، غوث، قطب، شہدا، ابدال، اوتاد، فقیر، درویش، عارف، واصل، مومن، مسلمان۔ جو حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تک ہوئے ہیں۔ اور قیامت تک ہونگے۔ سب کی رُوحیں پڑھنے والے کے گرد اگرد صف باندھ کر سُنیں گی۔ اور تمام ارواح کے ساتھ وہ مصافحہ کرے گا۔ اور مجلس کی ملاقات اُسے حاصل ہوگی۔ ساری عمر میں ایسی دعوت کا ایک دفعہ پڑھنا کافی ہے۔ جس کو اس دعوت کا طریقہ یاد نہیں۔ اُسے اس کے پڑھنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ جو فقیر کامل اور واصل حضور۔ اہل قبور کی ارواح کو تکلیف دے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں خراب ہوگا ❖

شرح دعوت | اس کا منتہی شہسوار ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوتا ہے۔

اور حکم الٰہی سے وہ ذوالفقار کی طرح غازی مرد اور کافروں کا قتل کرنے والا ہوتا ہے ؂

اقسام دعوت خانمان واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کی پانچ قسمیں ہیں۔ اوّل دعوت وسیلہ ازل۔ جو ازل کے مقام پر پہنچاتی ہے۔ دوسری دعوت ابد۔ جو مقام ابد میں پہنچاتی ہے۔ تیسری وہ دعوت جو مشرق سے مغرب تک ساری روئے زمین کو قبضے میں لاتی ہے۔ دنیا کی تمامیت کو پہنچاتی ہے۔ چوتھی دعوت وسیلہ عقبلے جو آخرت کو پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت وسیلہ معرفت مولے۔ جو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اور مقام معرفت الٰہی اور مشاہدہ نور تا متناہی میں پہنچاتی ہے ؂

واضح رہے کہ دعوت کے پڑھنے کے لائق وہ شخص ہوتا ہے۔ جو عالم عامل کامل اور عارف باللہ ہو۔ کیونکہ رجعت سے سلامت رہنا غالب اولیاء اللہ کا کام ہے نہ کہ نفس مغرور اور حرص و ہوا والے کا۔ جو شخص باترتیب اچھا وضو کر کے ایک رات کے اندر دو رکعت میں قرآن شریف ختم کرے۔ اور اسی طرح متواتر تین دن رات کرے تو قیامت تک اُس کا عمل باز نہیں رہیگا۔ ایسا شخص اولیاء اللہ پر غالب ہوتا ہے۔ اور نیز دونوں جہان پر بھی۔ لیکن عامل اور کامل کی اجازت بغیر دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جو دوگانہ نہ ادا کرے۔ اور قرآن اُسے حفظ نہ ہو۔ وہ سورۂ مزمل پڑھے۔ وہ ایک ہفتہ میں کامل ہو جائے گا ؂

ترتیب دعوت دعوت کی ابتدائی اور انتہائی ترتیب یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید کی دعوت کرے۔ جو دونوں جہان کا معتبر رہنما اور پیشوا ہے۔ اور خشکی تری اور برّ و بحر کے تمام ظاہری اور باطنی الٰہی خزانے اور تمام مخلوقات کی حقیقت اور ذات و صفات کی توحید سب کچھ قرآن مجید میں موجود ہے

جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ؕ۔ (کوئی چھوٹی بڑی بات نہیں جو اس میں درج نہ ہو) اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو چار روز تک رات کے وقت اولیاء اللہ کی قبروں میں جاکر ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ فوراً مقصود حاصل ہوگا۔ لیکن ہر ایک آیت کی تحقیق کر لینی چاہئیے۔ کیونکہ ان میں دینی اور دنیاوی کاموں کے واسطے الگ الگ بے شمار خاصیتیں موجود ہیں۔ چنانچہ بعض آیتیں امر معروف اور نہی منکر انبیاءؑ کے قصوں اور وعدہ وعید اور ناسخ منسوخ پر مشتمل ہیں۔ اور بعض دعوت پڑھنے میں عامل اور کامل ہیں۔ لیکن مرشد کامل کی اجازت بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ اجازت اور دعوت دونوں میں کامل ہوجائے گا۔ جو باکمال ہوکر دعوت پڑھے۔ اُسے نہ رجعت ہوتی ہے اور نہ ہی زوال آتا ہے۔ اور اس سے دینی اور دنیاوی مشکل کام حل ہوجاتے ہیں۔ اور دعوت کے شروع میں حضوری محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حکم ہوتا ہے۔ ایسی دعوت کے دو طریق ہیں۔ ایک وہ جو اسم اللہ ذات کی حضوری سے کی جائے۔ اور دوسری وہ جو اولیاء اللہ کی قبر سے کی جائے۔ جسے ان دونوں طریقوں کی خبر نہیں وہ دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ اور علم تکسیر سے مراد تکسیر دعوت ہے۔ اور دعوت میں چار حرف ہیں۔ ہر ایک حرف کی بزرگی اور شرف الگ الگ ہے۔ اُن کی دعوت باطاعت و شرائط ہونی چاہئیے۔ وہ حرف د ع و ت ہیں۔ حرف دال سے دائرہ دل کو ہمیشہ کے ذکر سے پاک کرے۔ اور ہمیشہ کا ذکر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوتا ہے۔ اور حرف عین سے علم غیبی لاریبی اور روحانی موکل اور غائب علم سے ہر ایک کا حال اُسے معلوم ہو۔ اور

حروف و آواز سے وظائف کلام اللہ با ترتیب اور باادب اور باعزت اور با اعتقاد پڑھے۔ اور بدعت سے اُس چیز کو ترک کرے جسے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ترک کیا ہو۔ اور نیز اصحابوں نے ترک کیا ہو۔ ایسی دعوت ابتدائی ہے۔ لیکن یقین ہے کہ کامل مرشد کے سوا پارہ کُشتہ نہیں ہوگا۔ اور دعوت عمل میں نہیں آئے گی۔ کاملوں کو اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ناقصوں کو اس کے پڑھنے سے ہمیشہ رجعت اور رنج حاصل ہوتا ہے۔ کاملوں کو اس سے محمدی حضوری اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ جو صاحب دعوت کامل میں خود کامل ہو۔ اُسے زکوٰۃ نصاب۔ قفل۔ درآمد ختم وقت کی پہچان اور تقرری اور رجعت اور اعداد حساب نیک و بد اور حیوانات جلالی یا جمالی کے ترک کرنے کی کیا ضرورت۔ یہ بے شمار وسوسے اور خطرات ہمیشہ ناقصوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ انہیں دعوت کی ابتدا اور انتہا کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالےٰ کا نام حَسبِیَ اللّٰہُ بیچ میں نہیں لاتے ؂

واضح رہے کہ کل وحدت اور ذکر و فکر اور الٰہی نور کی تجلیات اور منتہی کی دعوت ان دو آیتوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اسم کے ساتھ ملا کر پڑھنی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے " فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ " یعنی خدا کی طرف آؤ۔ ہر ایک کام کو اللہ تعالےٰ جاری کرتا ہے۔ اُس کی توجہ۔ ہم اور خیال سبب وصال کی خاطر ہے۔ جو اس آیہ کریمہ سے حاصل ہوتا ہے: " اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ " (اللہ ایمان والوں کا مالک ہے۔ اُن کو اندھیرے سے نکال روشنی میں لاتا ہے) یہاں ظلمات سے مراد ازل۔ ابد۔ دُنیا اور عقبےٰ ہے۔ اگرچہ ظلمات میں آب حیات ہے۔ لیکن ذات الٰہی کی معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

عارف وہ ہے۔ کہ جو اس ظلمات کی لذتوں کو چھوڑ کر معرفت الٰہی کی لذت حاصل کرے۔ اور ذات الٰہی کی وحدانیت میں غرق ہو جائے۔ یہ خاصوں کا رتبہ ہے کہ معرفت مولیٰ کے نور کی روشنی تک پہنچتے ہیں۔ اور اس کے سوا اور کونسی چیز بہتر ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنا چہرہ اللہ کی خوشنوائی کی طرف لائے۔ اور اپنے دینی اور دنیاوی کام خدا کے سپرد کرے۔ "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ" (اور میں اپنے کام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالےٰ بندوں کا نگہبان ہے)۔

عارف باللہ کو معرفت الٰہی میں سات مرتبے ہوتے ہیں۔ اوّل مراتب نفی لَآ اِلٰہَ۔ دوسرے مراتب اثبات اِلَّا اللّٰہُ۔ تیسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تصدیق سے پڑھنا۔ چوتھا قرآنی آیتوں کا پڑھنا۔ پانچواں وظائف اور سیفی دعا کا پڑھنا۔ چھٹا اسمائے باری تعالےٰ یعنی اسماءُ الحُسنیٰ کا پڑھنا۔ ساتواں اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا۔ یہ سات خزانے ہیں۔ ان ساتوں میں سے ہر ایک کے ستر خزانے اور کھلتے ہیں۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔ جو اس انتہا سے دعوت پڑھے۔ وہ عارف باللہ اور عامل کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اُس کی نظر کامل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی زبان سیف اللہ ہو جاتی ہے۔ کامل ابھی بات منہ سے نہیں نکال سکتا۔ کہ وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اور اُسے سب مطلب حاصل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں ایک حدیث ہے۔ "لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ" (فقیروں کی زبان اللہ تعالےٰ کی تلوار ہے)۔ عارف کی زبان کبھی سیف نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ دعائے سیفی اولیاء کی قبر کے پاس بیٹھ کر نہ پڑھے۔ کہ اُسے دعوت پڑھنے کی ترتیب معلوم نہ ہو۔

شہسوار قبر کامل شد فقیر
کامل کی قبر کا شہسوار فقیر ہے

شہسوار قبر عالم ملک گیر
اور عالم کی قبر کا شہسوار ملک گیر ہے

ہر کہ را قوت بود اہل القبور
جسے اہل قبور کی قوت حاصل ہو

صاحب دعوت چنیں باشد حضور
ایسا صاحب دعوت حضوری ہوتا ہے

ہر کہ واقف میشود از دعوت قبر
جو شخص دعوت قبر سے واقف ہوا

ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر
اُس نے نیچائی و اونچائی کی حقیقت معلوم کرلی

دعوت تیغ برہنہ دستگیر
تیغ برہنہ کی دعوت ہاتھ میں لے کر

قتل موذی را کند اللہ فقیر
فنا فی اللہ فقیر موذی کو قتل کرتا ہے

اگر کوئی شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ تو کلام الٰہی کی برکت سے اُس روحانی کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی ناقص اولیاء اللہ کی قبر پر قرآن پڑھے گا۔ کامل ہو جائے گا۔ تو قیامت تک دریا کی طرح باز نہیں رہے گا۔ لیکن تین کاموں کے لئے پڑھے۔ اوّل کسی مسلمان بادشاہ کی مہم کے لئے۔ جو مذہبی لڑائی لڑ رہا ہو۔ اور دوسرے خاص و عام مسلمانوں کو نفع پہنچانے کے لئے۔ اور تیسرے اہل بدعت اور ملحدوں کو دُور کرنے کے لئے۔ اگر تینوں کاموں کے لئے دعوت کرے تو اُسے چاہئے کہ رات کے وقت اکیلا قبروں کی طرف جائے۔ اور قبر بھی کسی باعظمت شخص کی ہو۔ جیسا کہ غوث۔ قطب۔ شہید یا اولیاء اللہ کی لیکن پڑھنے والا پہلے اپنے گرد حصار کرے۔ اہل قبر کے گرد آہستہ یہ پڑھے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یہ اذان پڑھتے ہی روحانی قبہ کے گرد آ جائیں گے۔ اگر پڑھنے والا بہت غالب ہے۔ تو قبروں پر پاؤں مارے۔ ہاتھ سے اشارہ کرے کہے۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُٹھ) اور ذکر کرتے ہوئے بے ہوش ہو جائے۔ جب ہوش میں آئے گا۔ تو روحانی جواب باصواب دے گا۔ اُس کا ہر کام اسی وقت روا ں اور جاری کر دیگا۔ اگر قبر کے گرد اذان پڑھے۔ اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے کہنے سے رُوحانی غالب ہے۔ پھر رُوحانی کو نہ ستائے بلکہ قرآن پڑھے۔ چونکہ اُسے دَولت اور نعمت قرآن شریف کے پڑھنے سے حاصل ہوگی۔ اس لئے رُوحانی اُس کی مدد کرے گا۔ پس صاحب دعوت کو چاہیئے کہ روحانی کو قید میں لائے۔ اور عاجز کرے۔ چنانچہ اُس کی پائینتی بیٹھ کر اور بھی قبر پر سوار ہو کر قرآن پڑھے۔ اس عمل سے اسی وقت روحانی فریاد لے کر پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جائے گا۔ اور خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے حکم دیگا۔ کہ اس کی مدد کر کے اس کا کام کر دو۔ پھر جو مطلب ہوگا اُسی وقت حاصل ہو جائے گا۔ جیسا کہ "اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ" واقع ہے۔ (یعنی جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ۔ تو اہل قبور سے استمداد کر لو) ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ اور نیز دعوت کی مہمات میں عاجز نہیں ہوگا۔ ایک رات اولیاء اللہ کی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنا چالیس چلوں کی ریاضت سے بڑھ کر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ مجھے دولت نعمت اور عظمت اور بزرگی حاصل ہو۔ اور دینی دنیاوی الٰہی خزانے بغیر محنت و مشقت مل جاویں۔ اور نفس امارہ قید میں آجائے۔ اور شیطان ملعون دُور ہو جائے۔ اور تمام جہان میرا محکوم ہو جائے۔ اور تمام مخلوقات

مسخر ہو جائے۔ تو اُسے چاہئے کہ قرآن شریف سے اسم اعظم معلوم کرے۔
تو مؤکل اُسے خود علم تکسیر علم تاثیر روشن ضمیری اور علم کیمیائی نظر اُسے
بذریعہ الہام سکھائیں گے۔ اور نقش اللہ کا علم کا لکھ کر ہر کام کے لئے
اُس کے ہاتھ میں دیں گے۔ اور نیز اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم بھی ضرور حاصل ہو گی۔ اور اسے اصحاب کرام سرفراز کریں گے۔
پہلے طالب کو چاہئے کہ اپنے وجود کو غیر حق سے پاک کرے۔ اور
حوصلہ وسیع اور پختہ رکھے۔ اور پوشیدہ راز کسی کے آگے بیان
نہ کرے۔ جو کہ اُسے مرشد کی حضوری سے معلوم ہوں۔ تو اس کو تمام
زمینی خزانوں کی اطلاع ہو جائے گی۔ اور علم الٰہی کا خزانہ اُس
کے قبضے میں ہو گا۔ جو شخص فقر کے اِن مراتب کو پہنچ جائے۔ وہ
محتاج نہیں رہتا۔ اگرچہ ظاہر میں عاجز ہو لیکن باطن میں وہ صاحب
معرفت اور وصال ہو گا۔ اولیاء اللہ کی قبر کے پاس دعوت پڑھنے
کے لئے پہلے اپنے وجود کو پاک کرے ؎

دعوت پڑھنے کی دُوسری ترتیب یہ ہے۔ کہ جس کے پڑھتے وقت
اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق عرش سے لے کر تحت الثرےٰ تک تمام اس
کی قید میں ہوتے ہیں۔ وہ مکرم و معظم دعوت یہ ہے کہ قرآن مجید پر
اعتبار کر کے اُسے اپنا پیشوا اور شفیع قرار دے۔ اور قرآن پڑھتے
پڑھتے دریا میں غوطہ لگائے۔ تو اس وقت چاروں مقرب فرشتے یعنی
جبرائیل۔ عزرائیل۔ میکائیل۔ اسرافیل علیہم السلام زمین کو بیٹھ کر اٹھا
لیں گے۔ اور ہر ایک پاک رُوح حیرت میں ہو گی اور دست بدعا ہو گی
کہ اے پروردگار! ایسے حاجت مند کی حاجت کو روا کر۔ تاکہ میں اس پڑھنے
والے کی قید سے رہا ہو جاؤں۔ اس دعوت سے زیادہ سخت اور
کوئی دعوت نہیں ؎

ایک اور دعوت قرآنی جو دریا کے کنارے یا اولیاء کی قبر کے پاس پڑھی جاتی ہے۔ اس سے پہلے زمین جنبش میں آتی ہے۔ چنانچہ مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام شہر ہل جاتے ہیں۔ اس وقت ایک سو موکل فرشتے ایک ایک اشرفی لاکر اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اور آواز دے کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد بے شمار فرشتے اس کا کام پورا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ علم دعوت کی آزمائش ہے۔ علم دعوت کیمیا سے بڑھ کر ہے۔ اس دعوت میں سورۂ مزمل پڑھنی چاہیئے۔ تاکہ کامل ہو جائے۔ اور علم کیمیا اور اکسیر حاصل ہو۔ اور علم تکسیر حاصل ہو۔

شرح دعوت

اگر کوئی شخص جو صاحب دعوت ہو تو وہ مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے۔ کافر کو مسلمان کرنا۔ رافضی اور خارجی کی بیخ کنی کرنا اور ملک بدر کرنا کسی کی جان کنی یا بیمار کرنا۔ اور اگر وہ چاہے تو مشرق سے مغرب تک تلقین کر سکتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کرا سکتا ہے۔ اگر کسی کو چاہے کہ وہ اس کا طالب ہو جائے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اور صاحب فضیلت اس کے فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں جہان کو زیر و زبر کر سکتا ہے۔ اور اہل معرفت مردہ کو ایک ہی دم میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرح زندہ کر سکتا ہے۔ اس راہ کی صفت ان اسماء کے تصور کی توفیق اور تصرف باطنی کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔

وہ اسماء مبارک یہ ہیں:

محمد رسول اللہ صلی اللہ

اللہ	محمد

علیہ وآلہ وسلم کی رُوح پاک کے تصور سے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔ اسم محمد کا تصور کرے تو سلطان الفقرا حاضر ہوتا ہے۔ اگر شیخ کا تصور کرے تو شیخ حاضر ہوتا ہے۔ الہام اسمی کا تصور کرے تو

اسرافیل حاضر ہوتا ہے۔ اور ایک دم میں جس ملک پر ناراض ہو وہ اسرافیل کے دم سے ایسا فنا کرتا ہے کہ پھر قیامت تک ویران ہی رہتا ہے۔ اور کبھی آباد نہیں ہوتا۔ پھر عزرائیل حاضر ہوتا ہے۔ اور خبر دیتا ہے۔ اور تصور ہی میں ایک لحظہ کے اندر دشمن کی جان قبض کر لیتا ہے۔ اور فوراً مار ڈالتا ہے۔ یا وہ دشمن بیمار ہو جاتا ہے۔ اور پھر تندرست نہیں ہوتا۔ لیکن چار موذیوں کا مارنا ثواب میں داخل ہے۔ اوّل نفس موذی کو۔ دوسرے وہ موذی جو مومنوں کو ایذا دے۔ تیسرا موذی کافر چوتھا وہ موذی جو دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منحرف ہو گیا ہو۔ اور عالموں، عاملوں، اور کامل فقیروں کا دشمن ہو۔ پس جس کو قرآن اور قبور کی ایسی دعوت منظور نہیں اسے دعوت کے حضور کے تصرف اور تصور کا دم نہیں مارنا چاہیے۔ اگر وہ کرے تو نادان ہے ٭

نوعدگر۔ طالب اللہ رات کے وقت کسی زندہ ضمیر کے پاس جائے جس کی خاک ذکر الٰہی کی فریاد کر رہی ہو۔ اور صاحب عظمت اور تیغ برہنہ ہو اور اس کی قبر پر اس طرح سوار ہو جس طرح گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں اور پھر جو کچھ قرآن سے یاد ہو پڑھے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ظاہری اور باطنی مطلب حاصل ہو جائیں گے۔ اور صاحب قبر پڑھنے والے کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیتا ہے یا توحید باری تعالےٰ میں غرق کر دیتا ہے۔ یا ذکر قلبی جاری کرے تو وہ دونوں کانوں سے ذکر الٰہی نکلے گا۔ اگر دائیں کان سے نکلے تو ازلی آواز ہے۔ اگر بائیں کان سے نکلے تو ابدی ہے۔ ہر ایک حکمت سے خالی نہیں۔ اگر اس عمل میں فرصت ہو تو قرآن بلند آواز سے پڑھنا چاہیے یا کشتی میں سوار ہو رات دن قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہونا چاہیے۔ تھوڑے ہی دنوں میں مشکل آسان ہو جائے ٭

واضح رہے کہ زندگی اور موت میں وجود کی پاکیزگی ہی اصل مدعا ہے۔

اسے حاصل کرنے کے لئے اسم اللہ کو باطنی تفکر سے ہمیشہ دل پر لکھے۔ جب دل کو بہت لکھائی حاصل ہوگی۔ تو اس سے یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ کی آواز نکلے گی۔ پھر اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دل پر لکھے۔ پھر غوث کی قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو جائے گا۔ جب اس طریقہ سے دعوت کی انتہا ہوگی۔ تو فقیر کی توجہ اور وہم سارے جہان کو مسخر کرلے گی۔ اس واسطے کہ جب صاحب دعوت۔ دعوت ختم کرتا ہے تو اس کے گرد چار باطنی لشکر نگہبانی کرتے ہیں۔ اگرچہ ظاہری آنکھ سے اُسے دکھائی نہیں دیتے۔ وہ باطنی لشکر یہ ہیں۔ اوّل نظر الٰہی کا۔ دوسرا نظر محمدیؐ کا۔ تیسرا مؤکل فرشتوں کا۔ چوتھا شہیدوں کے ارواح کا۔ اگر ایسا صاحب دعوت کسی پر ناراض ہو۔ تو اس کی ناراضگی کے سبب اُس کے دشمن کو غیب سے زخم ملے گا۔ اور اسی زخم سے مرجائے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ خلق خدا کا بوجھ نہ اُٹھائے اور کسی کو نہ ستائے۔ اور ہمیشہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے +

باب ہفتم

متفرقات میں

جمعیت کی شرح واضح ہو کہ جمعیت کے پانچوں وقتوں میں ہر ایک کا تصور کرنے سے خاص قسم کا مقام اور تصرف حاصل ہوتا ہے۔ جس سے بہت سی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان پانچوں مقاموں کو صاحب جمعیت اپنے قبضے میں لاتا ہے۔ تو اُسے کسی قسم کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور نہ اُسے افسوس ہوگا۔ اور جو کچھ چاہے گا اُسے مل جائے گا۔ اور مقام جمعیت

حیٌّ قیّومٌ کے تحقیقی علم کا جامع العلوم ہے۔ اور وہ پانچ خزانے جو اس مقام کی بدولت تصرف میں آتے ہیں۔ یہ ہیں۔ مقام ازل۔ تصرف ازل۔ نعمت ابد۔ تصرف ابد اور گنج ابد۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں جو روئے زمین پر ہیں۔ سب تصرف میں آجاتی ہیں۔ عقبےٰ کا تصرف اور نعمت اور خزانہ اور وحدانیت کا قرب۔ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ اس سے حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مُرشد وہ ہے جو اسم ذاتی اور اسم محمدؐ اور کلمۂ طیب کے حاضرات سے طالب کو پہلے ہی روز جمعیت کے ہر ایک مقام میں پہنچاوے۔ کامل مرشد تحقیق کی باتیں بیان کرتا ہے۔ اور ناقص مُرشد اہل زندیق سے خلاف باتیں اور لاف زنی کرتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس +

اخلاص کی ضرورت

واضح رہے کہ رحمانی اور شیطانی کام میں تاخیر اور تعجیل کا فرق ہے۔ مجھے ان لوگوں سے تعجب آتا ہے۔ کہ عام و خاص کی زبان میں اسم ذاتی ہے۔ اور حافظ قرآن ہیں۔ اور تلاوت کرتے ہیں۔ اور مسائل فقہ کے عالم ہیں۔ اور پھر ان کے دل سے جھوٹ نفاق نکلتا ہے۔ اور کیوں ان کے وجود سے حرص۔ حسد اور کبر نہیں دُور ہوتے۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے۔ اور کلام الٰہی للہ نہیں پڑھتے۔ اور باد صرصر کی طرح ہو، اللہ اکبر کہہ جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اسم اللہ اور کلام الٰہی اخلاص سے پڑھے یا سُنے۔ تو اس کا نفس فنا ہو جاتا ہے۔ اور اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ کے لئے حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے رُوح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ ناخن میں دو جہان دیکھ سکتا ہے۔ اور اگر پورے اخلاص سے پڑھے تو معرفت کی گیند صدق کے بلّے سے دونوں جہان سے لیجاتا ہے۔ اللہ کا نام وہ باعظمت ہے کہ اس کے ابتدا اور انتہا میں معرفت کا نور ہی نور ہے۔ لیکن اسم الٰہی

کا با اخلاص پڑھنا دل کے مطلب میں غرق ہوتا ہے۔ جس طرح علماء کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہوتے ہیں۔ عارفوں کے لئے یہ بمنزلہ پر و بال کے ہیں۔

بر در درویش رو ہر صبح و شام — تا ترا حاصل شود مطلب تمام
تو صبح شام درویش کے دروازے پر جا۔ — تاکہ تیرے سارے مطلب حاصل ہو جائیں
گر ترا بر سر نہد سر پیش نہ — آنچہ داری در ملک درویش نہ
اگر وہ تیرے سر پر ملے تو تو سر آگے رکھ — اور جو کچھ تیرے پاس ہے اُسے درویش کی ملک کر دے
داوہ درویش یابی جاوداں — از نظر درویش شدی شاہ جہاں
جو تو درویش کو دیگا وہ تجھے مل سکے گا — اور درویش کی نظر کی برکت سے جہان کا بادشاہ ہو جائیگا
ہر کہ مقبول است درویش از نظر — شد مراتب او ز بالا عرش تر
جو مقبول ہوا وہ درویش کی نظر سے ہوا — اور اُس کے مرتبے عرش سے بھی زیادہ بلند ہو گئے

جمعیت کے جوہر کے دو نشان ہیں۔ ظاہر میں امور شرعی میں ہوشیار ہو۔ اور باطن میں مراقبہ میں غرق رہے۔ اور مشاہدۂ ربوبیت سے مشرف ہو۔

علماء اور فقراء کا فرق واضح رہے کہ آسمان اور زمین کی مخلوقات کو قیامت تک پہنچنے کے لئے پچاس ہزار سال کا وقفہ ہے۔ اس پچاس ہزار سال کو دنیا کی ایک رات کہتے ہیں۔ اور قیامت کا حساب گاہ پچاس ہزار سال کا ہے۔ اُسے دن کہتے ہیں۔ وہ رات کے لباس میں اور یہ دن کے لباس میں ہے۔ اور دن کمانے کے لئے ہوتا ہے۔ یعنی ذکر فکر اور معرفت الٰہی میں مشغول رہنا اور عالم لوگ صاحب عبودیت ہوتے ہیں۔ اور فقیر لوگ صاحب ربوبیت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ "وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا" (رات کو ہم نے لباس بنایا اور دن روزی کمانے کے لئے"۔ پس

جو اہلِ شب ہیں۔ اُن کی نگاہ دُنیا پر ہے۔ ان کے ظاہری اعمال دُنیا کے مطابق ہیں۔ اور اہل دن کی نظر قیامت پر ہے۔ اُور سوائے حق کے کچھ نہیں چاہتے۔ علما اور فقرا میں یہ فرق ہے۔ کہ علما غصّے کے وقت "وَ اَنَا مِنِّیْ" کے علم کی جلالیت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور فقرا غصّے کے وقت معرفت اِلّا اللّٰہُ کی جلالیت کی وجہ سے "مِنِّیْ" سے باہر نکلتے ہیں۔ جو عامل علما کی ابتدا ہے۔ اس کی انتہا اور نتیجہ درویش کامل ہے +

واضح رہے کہ علم عین سے ہے۔ اور دو عینوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ جو عالم عامل ہو۔ وہ کامل فقیر ہوتا ہے۔ جو علم کو اپنی قید میں لاتا ہے۔ اُس کے وجود میں چار الہام پیدا ہوتے ہیں۔ اور اُسے غیب الغیب کہتے ہیں۔ جب عالم حجاب سے نکلتا ہے۔ تو وہ خلق محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنا پیشہ بناتا ہے۔ اور الہام کا حکم دل سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قدرت سبحانی کے نزدیک ہے +

دوسرا الہام اسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے تصوّر سے جو راستی سے آگاہ کرتا ہے۔ اور تیسرا الہام کراماً کاتبین اور تمام فرشتوں کا جو نیک و بد کام اور ماضی حال اور مستقبل کی خبر آواز بلند سے دیتے ہیں۔ حدیث "حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ" ابرار کی نیکیاں مقربوں کی برائیوں کے برابر ہوتی ہیں +

واضح رہے کہ نص اور حدیث کے عالم فاضل کا مرتبہ اور ہے اور درود وظائف والے کا مرتبہ اور ہے۔ خداوند تعالےٰ کی نعمتوں کا فکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدہ وعید سے نور توحید الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی تفکر ہی کے سبب سے ہے اور علم تلاوت قرآن مجید سے دل میں نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی

تفکر ہے۔ اور وہ بھی تفکر ہی ہے۔ جو دنیا کی بابت کیا جائے۔ لیکن اس سے دل میں سیاہی جمع ہوتی ہے۔ اور شیطانی منصوبہ بازی پڑھتی ہے۔ دنیا میں اہل دنیا سے بدتر کوئی نہیں۔ ان لوگوں پر بڑا تعجب آتا ہے۔ جو اس بدتر کو دین محمدیؐ اور فقر محمدیؐ سے بہتر جانتے ہیں مسلمان مومن وہ شخص ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کو اس کی قدرت سے غالب اور حاضر وناظر خیال کرے۔ یہ فرض عظیم جب ادا ہوتا ہے۔ تو یہ سب فرضوں سے بڑھ کر فرض عین ہے۔ اور جو سنت سب سے بزرگ ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گھر اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کر دیا جائے۔ تاکہ بڑی سنت ادا ہو جائے۔ اس فرض اور سنت کو اہل اللہ عمل میں لاتے ہیں۔ جو مردہ دل والے اہل دنیا سے کنارہ کرتا ہے۔ اُس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نفس مطلق مرجاتا ہے۔ اور نفس کے مرنے یا قتل ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ شرک وکفر و حرص و ہوا اور تکبر کو چھوڑ دے۔ اگر ایسی صورت ہو۔ تو سمجھو کہ نیک عمل والے مرد کا نفس دنیاوی لذتوں سے پاک ہو گیا۔ اور اہل دنیا کی مجلس سے اُس نے توبہ کر لی۔ اور صفائی قلب سے پاک روحوں اور معرفت کی عبادت میں مشغول ہوا۔ اور نفس امارہ نے نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل کیا۔

حدیث۔ اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُہَا سِہَامٌ وَالْاِنْسَانُ فِیْہَا اَمَاجٌ۔ دنیا کمان کی مانند ہے۔ اور اس کے حادثے بمنزل تیروں کے ہیں۔ اور انسان اس میں نشان گاہ ہیں۔

حدیث۔ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ السَّبِیْلِ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔ دنیا میں تو اس طرح رہ کہ تو مسافر ہے یا راہ رو ہے۔ اور اپنے تئیں اہل قبور سے شمار کر۔

اقسام تجلیات | ظاہری علوم اور باطنی معرفت الٰہی کے نقر کے مجموعہ کو

ہم ایک نقطے میں بیان کرتے ہیں۔ اور وہ نکتہ ایک حرف میں ہے۔ یعنی ن ہیں۔ اس سے مراد ہے نیک نیت ہونا۔ اور حرص و ہوا سے درگذر کرنا۔ جو ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے علم کل اور معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ ان تینوں سے قطع تعلق کرنا فقیروں کا انتہائی رتبہ ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ صاحب قلب کو قلب سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک فتوح سے ستر ہزار فیض روشنی دیتے ہیں۔ انہیں وہی شخص اچھی طرح جانتا ہے جو ان فیضوں سے روشنی حاصل کر چکا ہو۔ اور اس مقام میں صاحب یقین مُرید کو ہرگز قرار نہیں ہوتا۔ اور نہ اُسے نیند آتی ہے۔ کیونکہ ذاتی تجلیات اور ہیں۔ اور اسمی تجلیات اور۔ اور حرفی تجلیات اور ہیں۔ اور ربانی تجلیات اور، اور تجلیات کی چار قسمیں ہیں۔ جن کو فیض عطائے ذات الٰہی کہتے ہیں۔ جو کچھ اسم ذاتی کے حاضرات سے دیکھتا ہے۔ وہ توحید مطلق اور وحدانیت خدا ہوتی ہے۔ اسی کو معرفت الٰہی کہتے ہیں۔ اور اسماء کی تجلی دیکھتا ہے۔ ایسی تجلی کو نہ تو تجلی ذات کہتے ہیں اور نہ تجلی صفات۔ ذات وصفات کی تجلی وہ ہے۔ جو نص اور حدیث سے دیکھے۔ ایسی تجلی کو چہار نفس کہتے ہیں۔ اور تجلی حروف تہجی سے دیکھے۔ اُسے حروف قلب المکشوف کہتے ہیں۔ اور تجلی مشق کرنے سے یقین اور تصور کے ساتھ بعینہٖ دکھائی دیتی ہے۔ کھلی آنکھ سے تجلی اور ہوتی ہے۔ اور بند آنکھ سے اور۔ تجلی میں آنکھ رکھنا عمر بھر کی زیارت سے بہتر ہے۔ اُس سے فنا فی اللہ کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور غرق ہونے کے سوا تجلیات کا دیکھنا خام خیالی ہے۔ اصل غرض تو یہ ہے۔ کہ اپنے آپ سے گذر جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کو پہنچ جائے۔ کیونکہ وہی علت غائی ہے۔ بعض نور الٰہی کے جامے کے پہننے کو جمعیت خیال کرتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس +

جو مرشد کہ اللہ تعالےٰ کے طالب کو معرفت الٰہی اور باقی مقامات کا سبق نہ دے۔ اور نہ عقدہ کشائی کرے اور اسے نہ دکھائے۔ وہ ناقص اور لاف زن ہے ؂

ابیات

در تجلی ذات سوزم سر بسر سر اِلٰہ — ایں تجلی ذات شد رہبر خدا را رہنما
میں الٰہی سر سے تجلی ذات میں سر بسر جلتا ہوں — یہ تجلی ذات خدا کی طرف رہنما اور رہبر بنی

دیگراں گو ناں نیایند غرق نور — از ازل تا ابد من باشم حضور
دوسرے خواہ اس کے نور میں غرق نہ ہوں لیکن میری حالت تو یہ ہے — کہ میں ازل سے ابد تک حضوری خدا میں رہتا ہوں

از ازل تا ابد بودم مست حال — از ازل تا ابد باشم با وصال
ازل سے ابد تک میں حال میں مست تھا — اور ازل سے ابد تک باوصال رہوں گا

از ازل تا ابد از خود شد جدا — از ازل تا ابد بودم با خدا
ازل سے ابد تک میں اپنے آپ سے جدا رہا — اس لئے ازل سے ابد تک میں خدا کے ساتھ رہا

دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ اور دن رات میں آدمی کو چوبیس ہزار دم آتے ہیں۔ ہر ایک دم کی خبر رکھنی چاہیئے۔ اور چودہ تجلی اور چودہ الہام اور چودہ علم ہیں۔ جن میں سے بعض ربانی ہیں۔ اور بعض شیطانی اور بعض نفسانی اور بعض دنیاوی حادثے۔ بعض جنونیت کی وجہ سے اور بعض مؤکل فرشتوں کے سبب۔ بعض وجودی۔ قلبی۔ روحی اور سری کے۔ اگر توفیق الٰہی رفیق ہو۔ تو مرشد ان کی خبر دیتا ہے۔ اور ہر ایک مقام کو تحقیق کر کے سلامت رہتا ہے۔ ورنہ اس سے حال قال سب سلب ہو جاتے ہیں۔ اور اس مقام میں ہزارہا گم ہو کر رجعت کھا کر خلاف شرع ہو کر مرے ہیں ؂

حدیث "خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرْ" یعنی جو کچھ نیک

ہے لے لو۔ اور جو بُرا ہے اُسے چھوڑ دو ۔

احوال پیدائش ارواح مخلوق

واضح رہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ کہ مَیں کُن فیکُون کو بیان کروں۔ تو اُس نے فرمایا "کُنتُ کَنزًا مَخفِیًا فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ" میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ اور میں چاہتا تھا کہ پہچانا جاؤں۔ پس مَیں نے خلقت پیدا کی۔ جب بائیں طرف جلالی قہر سے دیکھا۔ تو اُس سے شیطانی آگ پیدا ہوئی۔ اور جب لطف و کرم سے دائیں طرف نظر کی تو نور محمدی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پیدا ہوا۔ اور اُس کی روشنی آفتاب سے بہتر ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کُن فرمایا۔ تو تمام مخلوقات کی روحیں موجود ہو گئیں۔ اور بڑے ادب کے ساتھ قطار در قطار بلحاظ مرتبوں کے حضور میں کھڑی ہو گئیں۔ اور حکم کی منتظر تھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "اَلَستُ بِرَبِّکُم" "کیا میں تمہارا پروردگار نہیں؟ تمام ارواحوں نے کہا "بَلیٰ" ہاں بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ بعض تو ہاں کہنے سے بڑے پریشان ہوئے کہ ہم نے ایسا کلمہ کیوں کہا۔ وہ مشرک۔ منافق اور کاذب تھے۔ اور بعض ہاں کہنے سے بہت خوش ہوئے۔ پھر ارواحوں سے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مانگو جو کچھ تم مجھ سے مانگنا چاہتے ہو۔ تاکہ میں تمہیں عطا کروں۔ تمام روحوں نے کہا "اے پروردگار! ہم تجھ سے تجھے ہی چاہتے ہیں" پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں طرف سے دنیا اور دنیا کی زینت روحوں کے سامنے کی۔ تو دنیا کی چیزوں میں شیطان اور نفس امارہ داخل ہوئے۔ جب شیطان نے دنیا دیکھی۔ تو بلند آواز سے چوبیس بانگیں دیں۔ ان بانگوں کے سُننے سے بعض روحیں شیطان کی مرید

ہو گئیں۔ وہ چوبیس بانگیں حسب ذیل ہیں :-

اوّل خوش آواز کی بانگ۔ دوسرے حسن پرستی کی بانگ۔ تیسرے ہستی اور حرص و ہوا کی بانگ۔ چوتھے شراب کی۔ پانچویں بدعت کی۔ چھٹے تارک الصلوٰۃ۔ ساتویں وہ جو سرود اور راگ اور رنگ کے متعلق چیزیں ہیں۔ جیسے طنبور۔ رباب۔ سرنائے۔ دف۔ ڈھولک وغیرہ نویں تارک الجماعت کی بانگ۔ دسویں غفلت کی بانگ۔ گیارھویں خود پسندی کی۔ بارھویں ریا۔ تیرھویں حرص۔ چودھویں حسد۔ پندرھویں کبر۔ سولھویں نفاق کی۔ سترھویں غیبت۔ اٹھارھویں شرک۔ انیسویں کفر۔ بیسویں جہالت اکیسویں کذب (جھوٹ) بائیسویں بدظنی۔ تیئیسویں بدنظری۔ چوبیسویں طمع کی بانگ ؛

جو ان صفات سے موصوف ہوں۔ ان کی روحیں اس قوم میں سے ہیں۔ جو اب تک شیطانی بانگیں سنتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے "اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ" شیطان تمہیں فقر سے منع کرتا ہے۔ اور برے کاموں کا حکم کرتا ہے ؛ جو کچھ شیطان کے متعلق ہے۔ اور شیطان کی تابعداری سے دنیا کو پہنچ گیا۔ اور اُسی میں غرق ہو گیا۔ ان تمام میں سے نواں حصہ روحیں اللہ تعالٰے کے روبرو کھڑی رہ گئیں۔ اللہ تعالٰے نے پھر لطف کرم سے فرمایا "اے روحو! مانگو؟ جو کچھ مانگتی ہو" اُنہوں نے کہا "اے پروردگار! ہم تجھ کو تجھ ہی سے چاہتے ہیں"۔ پھر اللہ تعالٰے نے دائیں طرف سے بہشت اور حور و قصور اور بہشتی نعمتوں کی لذت بڑی آب و تاب اور زیب و زینت سے روحوں کے سامنے کی۔ تو ان میں سے نو حصے بہشت میں چلی آئیں۔ وہ بہشتی پرہیزگار اور شرع محمدی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر غالب تھیں۔ اور

باقی ایک حصہ روحیں اللہ تعالےٰ کے روبرو کھڑی رہیں۔ کہ جنہوں نے نہ دنیا کی آواز سُنی اور نہ آخرت کی۔ وہ نور الٰہی میں فنا فے اللہ رہیں۔ وہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے عارف باللہ کی روحیں تھیں اُنہیں کے بارے میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَالدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی " فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر مجھ سے ہے۔ اہل عقبےٰ پر دنیا حرام ہے۔ اور اہل دنیا پر عقبےٰ حرام ہے۔ اور طالب مولےٰ پر دونوں حرام ہیں ؛

حدیث۔ مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ۔ جس کا خدا ہے اس کا سب کچھ ہے ؛

حکایت۔ ایک روز مرید نے اپنے مرشد سے پوچھا۔ کہ اپنی قدرت کا خلاصہ جیسا کہ ہے۔ ہے۔ اور باقی اسرار ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اور موجودات مٹی اور پانی سے بنائی گئی ہے۔ جو سوائے خلاصہ کے جنبش نہیں کرسکتی۔ پس جہانیوں کا سردار کس طرح بن سکتے ہیں۔ مرشد نے جواب دیا۔ کہ جو چیز کہ ابتدا اور انتہا سے منسوب ہوسکتی ہے وہ در اصل کچھ بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ اُس کا وجود ہوتا ہے۔ اور نہ اُس پر اعتبار کرسکتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے کہ جہان کی حرکت اور جنبش دکھائی تو دیتی ہے۔ یہ کیا ہے۔ تجھے یاد رہے کہ جہان کی صورت وہمی اور خیالی ہے جو اپنی نابودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسا کہ آئینہ میں اُس کی صورت۔ کہ اُسے دیکھ تو سکتے ہیں۔ لیکن در اصل کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ان معنوں میں جہان کے وجود کا باعث آدم کی نیستی ہے۔ جیسا کہ سونے کی دوا بناتے ہیں۔ تو اُس سونے کا نام کوئی نہیں لیتا یعنی میل جول سے خلاصہ نے اپنے وجود کو ایسا گم کیا۔ کہ لوگ ہرگز خلاصے کے وجود کو

نہیں سمجھتے۔ اور سوائے ظاہری وجود کے اور کچھ نہیں دیکھتے۔ اسی واسطے اس میں زندگی اور موت کی اُمید رکھتا ہے۔ اور جہان کی صُورت کا وجود اُسے دکھائی دیتا ہے۔ لیکن باطن میں جب طالب مولےٰ کو خلاصہ معلوم ہوتا ہے۔ تو نہ وجود رہتا ہے۔ اور نہ حواس۔ اور نہ جہان رہتا ہے۔ اور نہ آدم۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے آگ سے خشک لکڑی جل کر خاکستر ہو جاتی ہے۔ فَافْهَمُوْا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(کتاب شمس العارفین بعنایت الٰہی تمام ہوئی)

ترتیب نماز برائے زیارت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہئیے کہ جمعرات کو وتروں سے پہلے فرض اور سنت ادا کر کے غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہنے اور بدن پر خوشبو ملے۔ اور خلوت میں جا کر دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور سلام کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ" درود شریف کے بعد سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ دس مرتبہ پڑھ کر سر شمال کی طرف اور مُنہ قبلے کی طرف کر کے سو جائے۔ چند جمعرات تک اسی طریقہ سے پڑھے۔ تو بفضل الٰہی زیارت آنسرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل ہو گی۔ اس کی اجازت مولانا مخدوم محمد غوث قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ فالنامہ نیک ہے۔ کیونکہ اس میں پیغمبروں کے نام درج ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایک خانے پر انگشت شہادت رکھے۔ اور جو اس میں لکھا ہو۔ اُس پر عمل کرے۔ لیکن انگلی رکھنے سے پیشتر سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لینی چاہیئے۔ اس فالنامے پر اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ جو شک کریگا وہ کافر ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا +

فالنامہ

آدم پیغمبر علیہ السلام	شیث پیغمبر علیہ السلام	ادریس پیغمبر علیہ السلام	ہود پیغمبر علیہ السلام
صالح پیغمبر علیہ السلام	ابراہیم پیغمبر علیہ السلام	اسمٰعیل پیغمبر علیہ السلام	اسحاق پیغمبر علیہ السلام
ایوب پیغمبر علیہ السلام	شعیب پیغمبر علیہ السلام	موسیٰ پیغمبر علیہ السلام	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خضر پیغمبر علیہ السلام	داؤد پیغمبر علیہ السلام	سلیمان پیغمبر علیہ السلام	زکریا پیغمبر علیہ السلام
یحییٰ پیغمبر علیہ السلام	یعقوب پیغمبر علیہ السلام	الیاس پیغمبر علیہ السلام	یوسف پیغمبر علیہ السلام

فال آدم علیہ السلام۔ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا۔ اے صاحب فال تجھے نیک کام پیش آیا ہے۔ تو اس میں خوشی دیکھے گا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرے لئے ہم نے بزرگوں کو مسخر کیا ہے۔ اور تیری مراد حاصل ہو جائے گی۔ جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ تو اُس سے خوشی دیکھیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

فال شیث علیہ السّلام - فَدَعَا رَبَّهٗ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ
اے صاحب فال - چند روز صبر اور تحمل کر - تجھے جلدی نہیں کرنی چاہیئے
تجھے خوشی حاصل ہوگی - اور تو مراد کو پائے گا - اور انشاء اللہ تعالےٰ
تو خوشی دیکھیگا +

فال ادریس پیغمبر علیہ السّلام - وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْسَ
اِنَّهٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا - اے صاحب فال! تو اس نیّت سے خوشی
دیکھیگا اگر تو سفر کا ارادہ رکھتا ہے - تو تجھے مبارک ہو - اگر عورت
سے نکاح کرے گا - تو بھی مبارک ہے +

فال ہود پیغمبر علیہ السّلام - قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ - اے
صاحب فال چند روز صبر کر اور تحمل سے کام لے - تاکہ نیک اور مبارک پڑے -
اور غلہ یا روٹی کا صدقہ دینا چاہیے - تاکہ تو خوشی دیکھے - انشاء اللہ تعالےٰ +

فال صالح پیغمبر علیہ السّلام - هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَهَا شِرْبٌ وَّلَکُمْ
اے صاحب فال - جو تو نے دل میں سوچا ہے اگر تحمل کریگا - اور جلدی
نہیں کرے گا - تو تیرا کام نیک اور مبارک ہوگا - اور تو خوشی دیکھے گا -
انشاء اللہ تعالےٰ +

فال ابراہیم علیہ السّلام - قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا
عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ -
اے صاحب فال! تو دلی مراد کو پالے گا - اور تیری روزی فراخ ہوگی - اور
غیب سے تجھے کچھ ملے گا - اور غیب کی خبر سن کر تو خوش ہوگا +

فال اسماعیل پیغمبر علیہ السّلام - وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ
اِنَّهٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا - اے صاحب فال!
تجھے یاد رہے کہ جو تیری نیت ہے پوری ہو جائے گی اور اس سے تجھے خوشی
اور خرمی حاصل ہوگی - اور غم اندوہ نہ کر تجھے فرزند ہوگا - اور اگر

تو سفر کرے گا۔ تو بھی تیرے لیئے مبارک ہو گا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ مُراد پوری ہو گی ؁

فال اسحاق پیغمبر علیہ السلام۔ اے صاحب فال! تیری مُراد بر آئیگی۔ اور خوشی خُرمی دیکھے گا۔ اور اندیشہ نہ کر۔ انشاء اللہ تیرا کام ترقی پکڑیگا۔ اور تو بہت خوشی دیکھے گا ؁

فال ایوب پیغمبر علیہ السلام۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ اے صاحب فال! چند روز صبر کر اور جلدی نہ کر۔ اور سیاہ غلہ اور کچا گوشت صدقہ کر۔ تاکہ تیرا کام درست ہو جائے ؁

فال شعیب پیغمبر علیہ السلام۔ اے صاحب فال! یہ فال بہت نیک ہے۔ تیرے کاموں کے لیئے یہ مبارک فال ہے۔ اور تو خوشی دیکھے گا۔ اور تیری مراد بر آئے گی۔ اور تیرا کام ترقی پکڑے گا۔ اور جس سے تو غم و اندیشہ کرتا ہے۔ اُس سے انشاء اللہ تو خلاصی پائے گا ؁

فال موسیٰ پیغمبر علیہ السلام۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ۔ اے صاحب فال! یہ مبارک فال ہے۔ اور تیرا کام مبارک ہے۔ اور خوشی کی خبر تجھے ملے گی۔ جس سے تو خوش ہو گا۔ حکم الٰہی سے یہ فال تجھے بہت نیک ہے ؁

فال محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اے صاحب فال! یہ فال تیرے حق میں نیک ہے اس میں تو خوشی اور خرمی دیکھے گا کسی قسم کا غم اور فکر نہ کر۔ بلکہ خوشی کر کہ تو مُراد کو پہنچ جائے گا ؁

فال خضر پیغمبر علیہ السلام۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ اے صاحب فال! یہ کام تیرے حق میں نیک ہے۔ تجھے فرزند عنایت ہو گا

اور تیرا ہر ایک کام پورا ہو گا۔ خوشی اور خرمی دیکھے گا۔ اور تیرا کام پورا ہو گا اور انشاء اللہ تعالےٰ تیری دلی مراد بر آئے گی +

فال داؤد علیہ السلام ۔ وَسَخَّرنَا لَہُ الرِّیحَ ۔ اے صاحب فال! تو اس سے کچھ غم اور فکر نہ کر۔ سیاہ غلہ اور ہلکی روٹی صدقہ کر۔ تیرا کام مبارک ہو گا۔ اور انشاء اللہ تو خوشی اور خرمی دیکھے گا +

فال سُلیمان علیہ السلام ۔ اے صاحب فال! تیری مراد پوری ہو گی۔ اور تیرا مقصد حاصل ہو گا۔ جتنا تجھ سے ہو سکے۔ گوشت صدقہ کر۔ یہ فال مبارک ہے۔ تو اس سے خوشی دیکھے گا +

فال زکریا علیہ السلام ۔ یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ ۔ اے صاحب فال! یہ اشارہ اس واسطے ہے۔ کہ تیرے کام بخوبی انجام ہوں گے۔ اور تجھے خوشی حاصل ہو گی! اور اللہ تعالےٰ تیری روزی فراخ کرے گا۔ اور تیرے کاموں کا انجام نیک ہو گا +

فال یحییٰ علیہ السلام ۔ اے صاحب فال! تیری عمر دراز ہو گی۔ اور تیرا غم جلدی دور ہو جائے گا۔ اور غیب سے تجھے روزی ملے گی۔ نماز تسبیح میں مشغول رہا کر۔ اور خدا کی درگاہ میں صدقہ دیا کر تو تیرا دلی کام بخوبی سر انجام ہو گا +

فال یعقوب علیہ السلام ۔ فَلَمَّا جَاءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰہُ عَلٰی وَجْہِہٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۔ اے صاحب فال! تیرا کام بخوبی سر انجام ہو گا۔ اور تیرا دلی مقصود حاصل ہو گا۔ تجھے صحت حاصل ہو گی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ تیری مراد بر آئے گی +

فال الیاس علیہ السلام ۔ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ اے صاحب فال! تو دشمنوں پر فتح پائے گا۔ اور تیرے دشمن مغلوب اور مقہور ہوں گے۔ اور تیری مرادیں بر آئیں گی۔ اور تیرے کام کا انجام

نیک ہوگا۔ اگر تو سفر کی نیت رکھتا ہے۔ تو چند روز صبر کر۔ اگر چند روز کے بعد جائے گا۔ تو سلامتی سے واپس آئے گا۔ اور انشاءاللہ تعالےٰ تیری دلی مراد بر آئے گی ؛

فال یوسف علیہ السلام۔ اے صاحب فال! تجھے بہت محنت و مشقت اور مصیبت اُٹھانی پڑے گی۔ اور گرفتاری اور تنگی اور تاریکی دیکھنے میں آئے گی۔ اِن چند روز میں تجھے تکلیف پہنچے گی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالےٰ فتح نصیب کرے گا۔ اُور تجھے فرزند عنایت ہوگا۔ جو بڑا مبارک قدم ہوگا۔ اور اس کو مال، دولت، نعمت سب کچھ ملیگا۔ اُور تیری تمام مُرادیں بر آئیں گی۔ اور جو مراد اس وقت تیرے دل میں ہے۔ جلد ہی بر آئے گی۔ اور غائب کی خبر پاکر تجھے خوشی حاصل ہوگی۔ اُور تیرے کام حسب دل خواہ پورے ہوں گے ؛

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ

بتدی طالب کو چاہیئے کہ اسم کا تصوّر اس طرح کرے کہ زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نکلے۔ اور باطن میں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور اس حال پر قائم رہے۔ اور جو شیطان اور نفسانی احوال ہیں۔ وہ غائب اور دفع ہو جائیں۔ ایسی راہ کونسی ہے۔ جس میں مذکورہ بالا اوصاف ہوں۔ وہ اسم ذاتی اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر ہے۔ اِن سے صاحب تصوّر کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ اُس کی جان اُن کے قبضے میں آجاتی ہے۔ اگر دیکھ لے گویا مردہ ہے اور اگر نہ دیکھے۔ تو پریشان حالت رہتا ہے۔ آخر مطلب یہ ہے۔ کہ جو

شخص اس تصور کا شغل رکھے اُس کے ساتوں اعضاء نورانی اور لائق حضوری ہو جاتے ہیں مشق وجودیہ حسب ذیل ہے۔ اگر ہر طرف تین بار کلمہ طیب کہا جائے تو بہتر ہے۔ دائرہ یہ ہے:-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
حَسْبِیَ اللّٰهُ
کَفٰی بِاللّٰهِ
اللّٰهُ
چشم
یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
اَیْدِیْهِمْ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اللّٰهُ
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ
اللّٰهُ چشم
یَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ

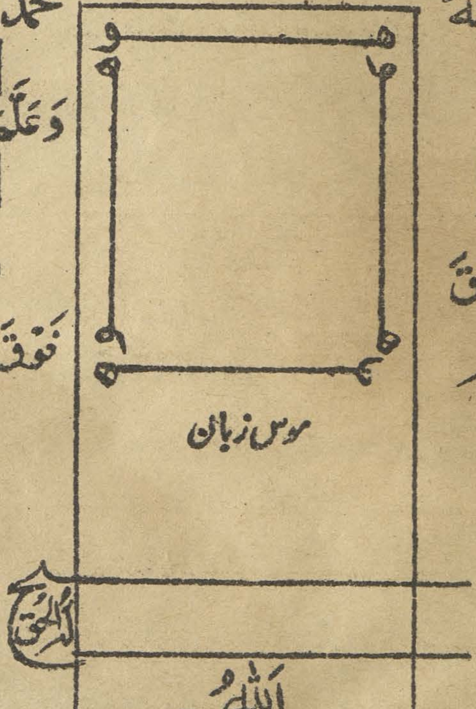

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ ۹۹
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۹۱

سر مَنْ عَرَفَ اللّٰهُ
قلب قلب ہوا دفع یَکُنْ لَّهُ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ
خطرات

نقش وجودیہ مراتب غوث اور قطب جو ذکر سے باقی جانی اور فانی

سے بند ہوتا ہے جسم کا بند بند جُدا ہوتا ہے۔ اسی کو مراتب قرب وحیاتی کہتے ہیں۔ اور یہ طفل فقیر کا ابتدائی قاعدہ ہے۔ کہ عرش سے اوپر جانے کی طلب میں تیس ہزار مقام طے کرکے اللہ تعالےٰ سے ملتا ہے۔ اور اُسے لوحِ محفوظ کا مطالعہ ہمیشہ کے لئے حاصل ہوتا ہے ؂

وہ نقش وجودیہ جس سے خدا کے ذکر سے بند بند جُدا ہوتا ہے یہ ہے۔ اس میں بے حساب ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور اُس کی معظّم مکرم شکل یہ ہے :-

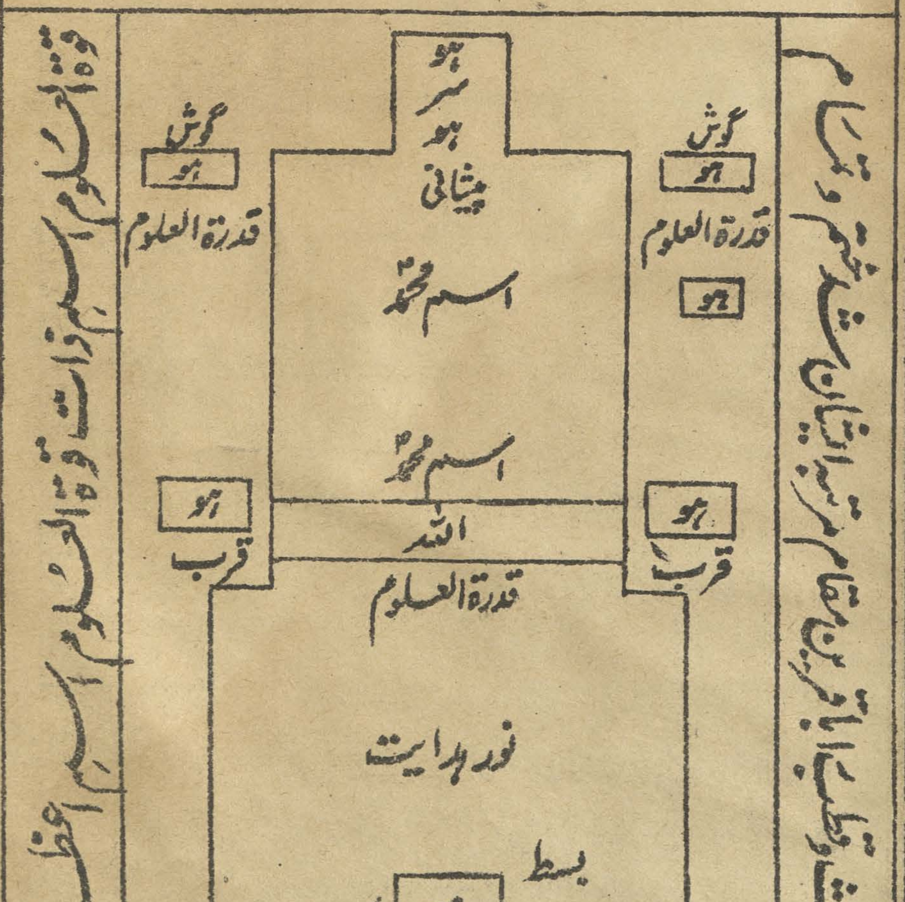

مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ جس میں نقش حدیث تسبیح اور کلمہ

طلیب یا ورد کا ذکر مذکور ہوتا ہے۔ اس کے دیدار پُر انوار سے مشرف کا مقصود یہ ہے۔ کہ چشم اعتبار سے شفیع کو دیکھ لیا جائے۔ اور وصال حاصل ہو۔ اور عین جمال اور عارف باللہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے اور وہ دائرہ یقین حسب ذیل ہے:۔

ذکر زوال۔ ذکر کمال۔ ذکر حال اور ذکر احوال ذکر زوال تمامیت اُسے کہتے ہیں۔ کہ مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوقات خاص و عام اہل دنیا۔ بادشاہ دین۔ امراء سب اس کے طالب اور مرید اور فرمانبردار غلام ہو جائیں۔ یہ مراتب بھی فقیر کی نظر میں بہت حقیر اور کمینے ہیں۔ اس کو ولی خلق کہتے ہیں +

ولی اللہ ذوق ذکر کمال اُسے کہتے ہیں۔ کہ زمین و آسمان کے تمام فرشتے

اور عرش کے اٹھانے والے اور چاروں مقرب فرشتے اور مؤکل سب اُس کے حکم کے تابع ہوں ۔ اور کام میں مدد کریں ۔ اور توجہ باطنی سے دیکھے کہ فرشتوں کے لشکر کے لشکر اُس کے گرد پھر رہے ہیں ۔ یہ مراتب فقر کی نظر میں کم درجے کے ہیں ✤

تیسرا ذکر حال ۔ ذکر حال اُسے کہتے ہیں ۔ کہ اولیاء اللہ اور اہل اللہ اور مومنوں اور مسلمانوں کی روحیں ازل سے ابد تک اُس کے ساتھ مصافحہ کریں ۔ اور اُسے مجلس میں اُن کی ملاقات نصیب ہو ۔ یہ ولی کے مراتب ہیں ۔ لیکن وہ روحانی ولی ہوتا ہے ۔ نہ کہ ولی اللہ ✤

چوتھے ذکر احوال اُسے کہتے ہیں ۔ جو توحید الٰہی میں غرق ہو جائے ۔ اور اُس کے لازوال مراتب کو پہنچ جائے ۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچ جاتا ہے اُس کا وجود پاک ہو جاتا ہے ۔ اور اُس کے طالب معرفت الٰہی اور معرفت مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہو جاتے ہیں ۔ وہ پہلے روز انہیں تعلیم اور تلقین کرتا ہے ۔ اور تلقین سے مراد مشاہدہ غرق لامکان اور ستر سُبحانی ہے ۔ یہ ولی اللہ عارف باللہ ۔ فقیر فنا فی اللہ لازوال اور بقا باللہ محی الدین قدس سرہٗ کے واسطے کچھ مشکل نہیں ۔ صاحب عیان جدھر نظر کرتا ہے ۔ اٹھارہ ہزار اقسام کی مخلوقات کو حاضر دیکھتا ہے ۔ اور دائرہ جس کے وسیلے سے دونوں کی روشن ضمیری اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب حاصل ہوتے ہیں ۔ حسب ذیل ہے :۔

مِن لَّدُنِّی

ایضاً

اللہ	اللہُ	لہٗ
ھو	محمدؐ	فقیر
فیض	فضل	جامع

تختی لوح

مِن لَّدُنَّا عِلمًا

جب ان مراتب سے عارف علم توجہ اور تفسیر حاصل کرتا ہے۔ وہ علم حضوری سے ایک دن رات یا ایک دم میں سب کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو اسم ذات کے نقش کا حاصل جو اس دائرہ میں ہے۔ اس کے تصوّر کے وسیلہ سے ہر مقام اور ہر طرف کی سیر کرا دیتا ہے۔ اور یہ دائرہ حاضرات بیشک ذات وصفات کے درجات کو پہنچا دیتا ہے۔ اور اُس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس میں نص، حدیث یا تسبیح یا کلمۂ طیب یا ورد کا مذکور ہوتا ہے۔ حاصل ہوتی ہے۔ اور مجلس محمدیؐ کے دیدار کے انوار کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ وہ دائرہ معظم ومکرم یہ ہے:-

اللہ	اللہ	لہٗ	ہُو	محمدؐ	فقر
دیدار	قرب	حضور	نور	جمعیّت	ایمان
رجا	خوف	توحید	سودا	ہویدا	ہویدا
نفس	غرق	کلید	تحقیق فطرت	قفل کل	وجز
عیاں	قلب	رُوح	سرّ	لاہوت	لامکان

اے اللہ کے طالب! اگر تجھے مولا مطلوب ہے۔ تو موت کو اختیار کر۔ اور موت کا پیالہ پی۔ اور موت کا پیالہ یہ ہے کہ جب اس کو اللہ کا طالب پی لیتا ہے۔ تو اُس سے اُس کا نفس مر جاتا ہے۔ اور دل زندہ ہو جاتا ہے اور رُوح نفس سے خلاصی پا جاتی ہے۔

ماءِ موت | جب طالب مولا ان مرتبوں سے گذر جاتا ہے۔ یعنی مُوتُوْا

قبل ان تموتوا" (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ طے کرکے آگے
بڑھتا ہے۔ تو اُسے ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر دائیں بائیں
دو شیروں کی تصویر دکھائی دیتی ہیں۔ اُس وقت ایک فرشتہ غیبی آواز
دیتا ہے۔ کہ اے طالب مولیٰ۔ اگر تو شیروں سے بچ نکلے گا۔ تو فقیری کے
مراتب کو پہنچ جائے گا۔ دروازہ شیر انسان یہ ہے:۔

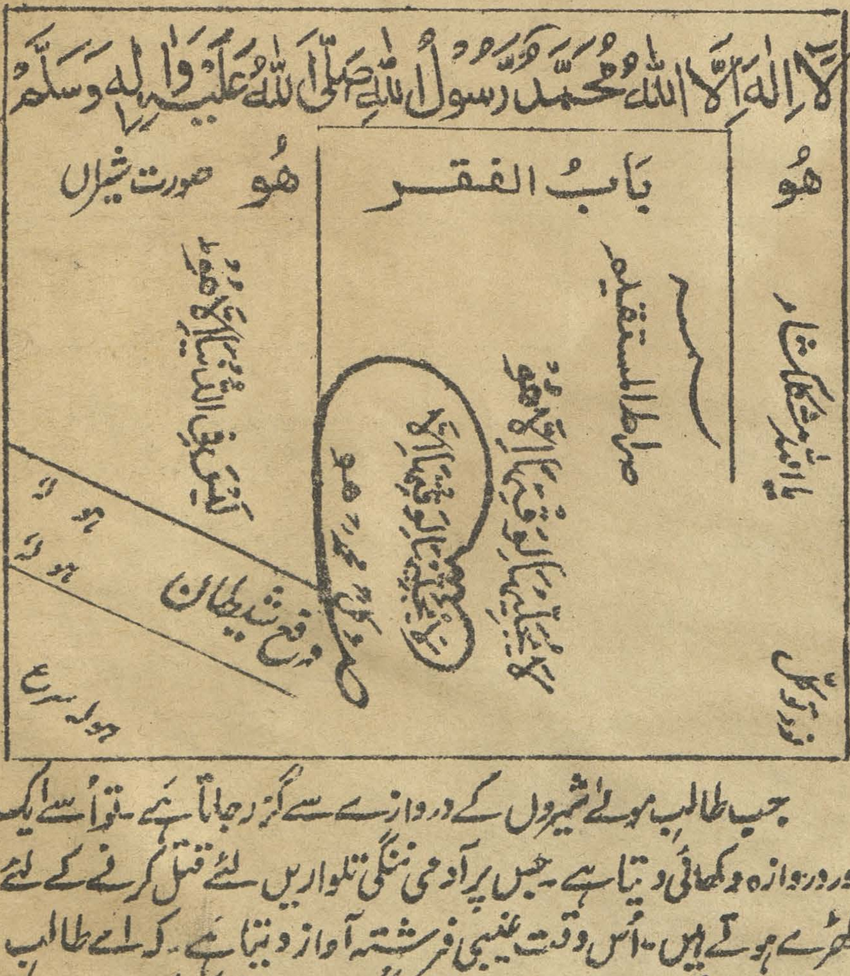

جب طالب مولیٰ شیروں کے دروازے سے گزر جاتا ہے۔ تو اُسے ایک
اور دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ جس پر آدمی ننگی تلواریں لئے قتل کرنے کے لئے
کھڑے ہوئے ہیں۔ اُس وقت غیبی فرشتہ آواز دیتا ہے۔ کہ اے طالب
مولیٰ! اگر تو فقر چاہتا ہے تو سر بدن اور گردن سے جدا کر اور بے سر ہو جا۔
جب تک تو بے سر نہیں ہو گا۔ راہ نہیں پائے گا۔ اور تجھے فقر الٰہی حاصل
نہیں ہو گا۔

وہ دروازہ مع مؤکلوں کے حسب ذیل ہے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

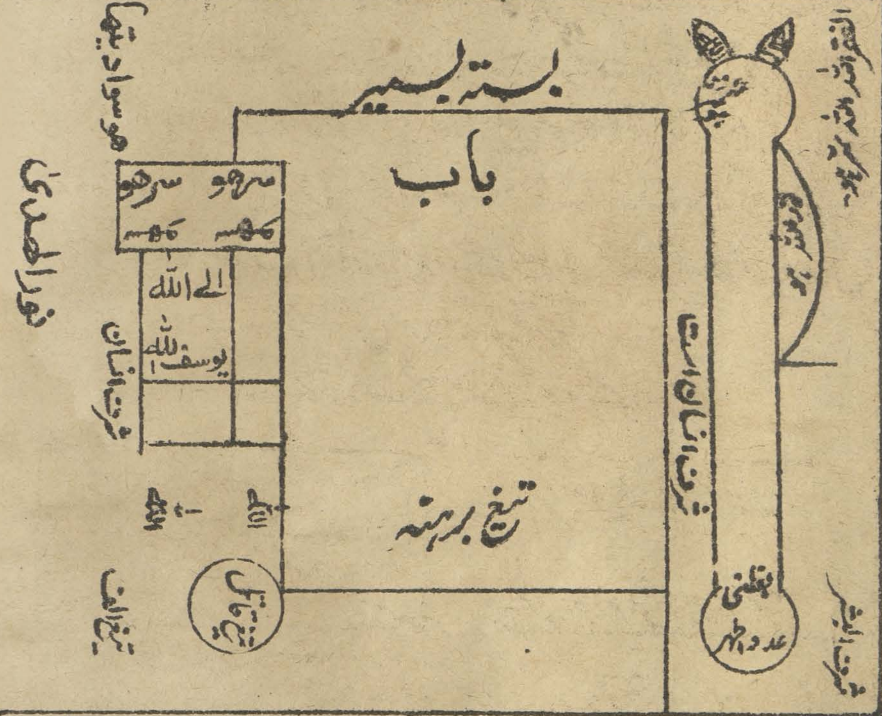

نور کے چار چشمے | نور کے چار چشمے ہیں۔ اوّل ذوق۔ دوم شوق۔ سوم صبر۔ چہارم شکر۔ ان چاروں چشموں سے رحمت۔ جمعیت۔ سردی اور گرمی کا پانی بند ہوتا ہے۔ وہ چار چشمے یہ ہیں :-

اللہ ذوق اللہ	اللہ شوق اللہ	اللہ لہ ہو لہ	اللہ لہ ہو شکر ہو ھو	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جب اس کا نور بند ہوتا ہے تو رحمت الٰہی کے اس پانی کے پینے کے لئے آتا ہے۔ اور اس کی بد خصلتی کے امراض سب کلیۃً دفع ہو جاتے ہیں۔ جب ان چاروں چشموں پر

اللہ چشمۂ قضا اللہ اللہ ہو	اللہ چشمۂ رضا اللہ

اُس کا گذر ہوتا ہے۔ تو دو اور چشمے نور کے یعنی چشمۂ فنا اور چشمۂ بقا ملتے ہیں۔ وہ چشمے صفحہ ۹۲ کے اخیر پر دکھائے گئے ہیں +

جب فقیر نوازش سے گزرتا ہے۔ تو پھر اس کے سامنے ایک گہرا دریا آتا ہے جس کو انوار توحید کہتے ہیں۔ اُس سے ایسے نور شعلے مارتے ہیں کہ جن کی مثال نہیں دے سکتے۔ اس مقام میں جس کا ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑیں۔ اور دوسرے دست مبارک سے اُس کی گردن پکڑ کر اس گہرے سمندر میں غوطہ دیں۔ جسے غوطہ مل جاوے اُسے ترک توکل، تجرید، تفرید اور سارا فقر حاصل ہوجاتا ہے +

دریائے ژرف کا نقشہ یہ ہے:-

دریائے ژرف

چوں لازوال ہوالحق

ایں الا حق نیست

طالب جب سر دے دیتا ہے۔ تب اُسے حاصل کرتا ہے۔ اور جب اُسے حاصل کر لیتا ہے۔ تو مقام پیر سے واصل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں میں سے ایک ہی ہوگا۔ جو اس مرتبے کو پہنچتا ہے۔ مگر جانباز عاشق اس سے بھی گذر جاتا ہے۔ تو پھر اُسے ایک چشمہ سیاہی بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کہ وہ چشمہ "جف القلم بما ھو کائن" کا ہے۔ وہاں پر غیب سے آواز آتی ہے۔ کہ اے طالب ہو لے! اس ازلی سیاہی سے تھوڑی سی زبان پر مل۔ جب وہ تھوڑی سی سیاہی زبان پر ملتا ہے۔ تو اُس کی زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ وہ صاحب سخن اور صاحب لفظ ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان سیف اللہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ "لسان الفقراء سیف الرحمٰن" واقع ہے +

جب طالب مولےٰ رضا اور قضا کے مرتبے سے گذر جاتا ہے - اور
جب اللہ تعالےٰ کی وحدت کی طرف متوجہ ہوتا ہے - تو قرب الٰہی سے
ایک صُورت پیدا ہوتی ہے - جو حور و قصور بہشت سے کہیں بڑھ کر
خوبصورت ہوتی ہے - اور اس صُورت کا نام سلطان الفقرا ہوتا ہے -
اور جو عاشق ہوشیار اور بیدار رہتا ہے وہ اُسے بغل میں لے لیتا
ہے - اور سر سے پاؤں تک بے محتاج ہو جاتا ہے - اور اُس کے
وجود میں دنیا اور عقبےٰ کا غم اور فکر نہیں رہتا +

سلطان الفقرا کی صُورت یہ ہے :-

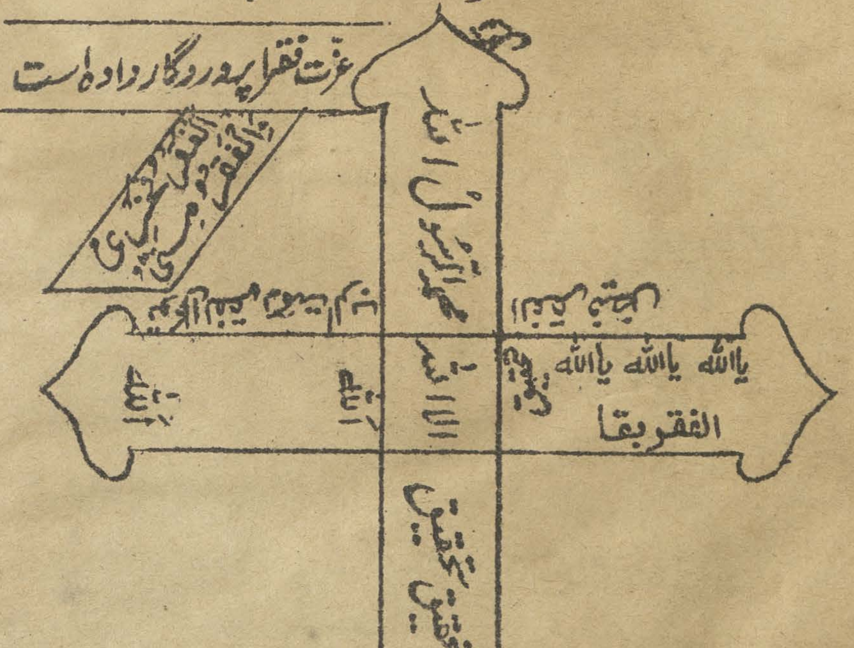

جب طالب مولےٰ اس چشمے سے بھی گذر جاتا ہے - تو پھر اُسے ایک چشمہ
خون کا بھرا ہوا نظر آتا ہے اُس وقت فرشتہ غیبی آواز دیتا ہے - کہ اے
طالب مولےٰ! یہ پُر خون چشمہ عاشقوں کے جگر کا خون ہے - جو اسی کو

کھا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اِس لئے تو بھی اسی کو کھا کر زندگی بسر کر۔ جو ہمیشہ خون جگر کھاتا ہے۔ وہی عاشق خدا ہوتا ہے۔ اِسے ریاضت۔ چلے اور خلوت کی کوئی ضرورت نہیں۔ دائرہ روشن ضمیر دوجہان یہ ہے۔

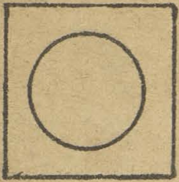

جس شخص کے وجود میں اسم اللہ اور اسم محمدی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تاثیر کرے اس کو لاہوت اور لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ اور دونو جہان اُس کے تصور میں آجاتے ہیں۔ اسم اللہ کا تصور ایک دم میں اللہ کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ دائرہ یہ ہے :۔

اللہ	اللہ	لہ
ھو	محمدؐ	فقیر
فیض	فضل	جامع

۲	۶	۹
۴	۷	۳
۹	۷	۵

برائے نکاح این نقش است

ترتیب وطریق ذکر

سلسلہ قادریہ کے مطابق ذکر کی ترتیب اور اس کا طریقہ جو جناب قدس مآب قطب زماں۔ کہف الاماں۔ سراج العالمین نافع المسلمین ہادئیے راہ ہدایت ولایت قدرت کے گوہر سنج۔ اولادِ حسینؑ میرے مرشد میرے سردار حضرت مخدوم سیّد موسٰے شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اِس مسکین کو پہنچا ہے۔ وہ یہ ہے :۔

اوّل سالک کو تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے باز آنا چاہئے۔ اور استغفار کرنا چاہئے۔ اور دل میں پشیمان ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ توبہ کا تصور حاصل ہو جائے۔ اور صلوٰۃ النبی ادا کرے۔ اور دن میں ایک ہزار وِرد کرے۔ اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ فتح ابواب تک کہ اس سے حیات ابدی ظاہر ہوگی۔ اور جب ذکر میں مشغول ہونا چاہے۔ تو پہلے ظاہری اور باطنی طہارت کرے۔ طہارت ظاہری تو ظاہر ہی ہے۔ اور طہارت باطنی کا یہ مطلب ہے کہ دل کو کدورت اور ظلومات سے خالی کرے۔

اور اخلاص میں کوشش کرے۔ اور غیر کا دل میں خیال نہ لائے۔ پھر کسی خالی جگہ میں آئے۔ اور قاعدۂ مروّج کے موافق بیٹھے۔ اور مرشد اور پیر کی شکل کا تصوّر دل میں کرے۔ اور حصار کرلے۔ تاکہ شیطان سے بے کھٹکہ ہو جائے۔ پھر نفی اثبات کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) راز کی مدد سے ناف کے نیچے سے دائیں طرف اوپر لے جاکر سینے کی ہڈی میں ختم کرے۔ اور چار الفی یا شش الفی مد کھینچے۔ اور اس وقت اسی مقدار سے ہاتھ کی چار انگلیاں یا چھ انگلیاں بند کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ کی آذان کو دائیں ہاتھ پر لائے۔ اور توحید کی نفی اثبات کا ملاحظہ نگاہ رکھے۔ جب پانسو بارہ بار ہو چکے۔ تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا تصور سینے پر کرے۔ پھر مذکورہ ترتیب میں مشغول ہو جائے۔ اور جب ذکر سے فارغ ہو جائے۔ تو بارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور سورۂ الھٰکم التکاثر پڑھے۔ اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے سلسلہ کے پیروں کی ارواح پاک کو بخشے۔ اور ان سے مدد طلب کرے۔ ہر روز اسی طرح مشغول ہووے۔ یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جاوے۔ اور تکلیف دور ہو جاوے۔ اور صفائی قلب حاصل ہو جائے۔ جب سینہ کھل جائے۔ تو پھر اسم ذات میں مشغول ہو جائے۔ اور شروع کرتے وقت مذکورہ بالا قاعدے کا خیال رکھے۔ اور اَللّٰهُ هُوَ زبان سے ادا کرے۔ نماز کے وقت اَللّٰهُ اَکْبَرُ کو دائیں طرف سے شروع کرے۔ اور لفظ هُوَ کی ضرب دل پر لگائے۔ یا ھو زبان سے بار بار کہے۔ اور لفظ اَللّٰهُ کہتے وقت سَمِیْعٌ۔ بَصِیْرٌ اور عَلِیْمٌ کا دعوےٰ کرے اور ایسا خیال کرے

کہ میں اللہ کے حضور میں حاضر ہوں۔ اور درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اور بڑے رعب و ادب سے بیٹھا ہے۔ پھر منہ بند کر کے دل سے اسم اللہ ھو کہے۔ یہاں تک کہ دل حرکت میں آئے۔ اور پھر بلند آواز سے یا اللہ ہو کہے۔ پھر اس کے بدن میں جتنے بال ہیں۔ سب کی زبان کھل جائے گی۔ اور خفی، سرّی اور رُوحی ذکر حاصل ہو گا۔ چند روز تک اسی طرح کرے۔ اور مشغول رہے۔ نماز کی نیّت کے بعد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ اور مربع بیٹھے۔ اور دل کی طرف خدا کی طرف کرے۔ اور خیال کرے کہ اللہ تعالےٰ حاضر و ناظر ہے۔ اور تصوّر یا تفکر کرے۔ ہاتھ کی اُنگلی سے اسم اللہ ذات کی ضرب دل پر پہنچائے۔ اور اسم محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مشق سینے پر کرے۔ اور مراقبہ کرے۔ اِس سے ذوق اور شوق اور محبّت اور معرفت زیادہ ہو گی۔ اور ظاہری اور باطنی دشمن مغلوب ہونگے۔ مراقبہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر اپنے پیروں کی رُوحوں کو بخشے۔ پس طالب کو ذکر اور فکر میں ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ دم ذکر الٰہی سے غافل نہ رہے۔ اور مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ ذات و صفات کے تمام مقامات دل میں دیکھے۔ اور توحید کے دریا میں غرق ہو جائے۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم دکھائی دے۔ مراقبہ کی شرح زبان سے بیان نہیں ہو سکتی۔ اور وہ دائرہ میں ظاہر کی جائے گی۔

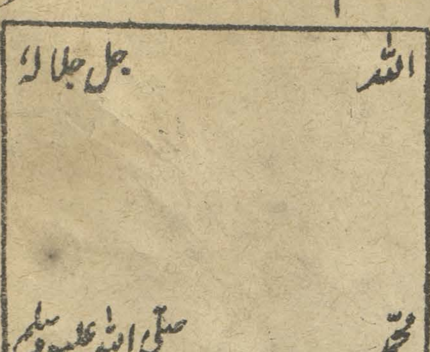

وہ دائرہ اسم اللہ ذات اور محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ہے:

فقیر کامل اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم صحبت کی یہ پہچان ہے

کہ جو بات اُس کے مُنہ سے نکلے وہ نص اور حدیث کے مطابق ہو۔ اور جو شخص نماز حضوری کا دعوے کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے ظاہری نماز کی حاجت نہیں۔ وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے۔ تو عارفوں کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز ادا کرنے کے لئے حکم ہوتا ہے۔

ابیات

چناں غرق گشتم بدریا صفا — زخود خود نیابم بجز مصطفےٰ

میں دریائے صفا میں ایسا غرق ہو گیا ہوں — کہ سوائے مصطفےٰ کے مجھے اپنا آپ ہی نہیں ملتا

نہ آنجا ذکر و فکر و نے مقام است — فنائی ذات وحدت حق تمام است

وہاں پر ذکر اور فکر اور مقام کا کچھ تذکرہ نہیں — وہاں پر ذات وحدت پر فنا ہے۔

رفت قلبش روح و نفس و سرا — نور نورم نور باشم غرق فی اللہ با خدا

میرا قلب روح نفس اور سر جاتا رہا — اب میں بجز نور ہی نور ہوں اور ہمیشہ خدا میں غرق رہتا ہوں

حدیث:- مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ (جس نے اللہ تعالے کو پہچان لیا۔ پھر اُس کو خلقت کے ہمراہ کچھ لذت نہیں رہتی) فنافی اللہ اُسے کہتے ہیں۔ جو مرتبہ بقا باللہ کو پہنچ جائے۔ یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہو جائے۔

حدیث قدسی۔ جَسَدُ اٰدَمَ الْمُضْغَۃُ وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی (انسان کا جسم گوشت کا لوتھڑا ہے۔ اور لوتھڑے میں دل اور دل میں منہ اور منہ میں سر اور سر میں خفی اور خفی میں اخفی۔ اور اخفی میں اخفیٰ)

لیکن جو شخص اعتقاد اور اخلاص سے یہ کہے "یَا شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ" تو اُس کے کہنے سے اُس کی ابتدا اور انتہا روشن

ہو جاتی ہے۔ اور ہدایت کی معرفت اور ولایت حاصل ہوتی ہے۔ محی الدین کے نام میں مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے۔ قادری مرید کو چلے اور ریاضت کی کوئی ضرورت نہیں ؛

اگر پیر صاحب کے مرید کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو اخلاص سے فریاد کرے اور سو بار یہ کہے۔ "یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ حاضر شو" اور تین مرتبہ کلمہ طیب کی ضرب دل پر لگائے۔ اور دل میں کہے۔ تو آپ فوراً آموجود ہونگے۔ اور اس کا کام سرانجام کرینگے ؛ فقط۔ تمام شد ؛

غزل عبداللّٰہ انصاری قدس سرہٗ

دلا تا کے تماشائے جہاں شادماں بینی
بیا یکدم بگورستاں کہ حال دوستاں بینی

کفن آلودہ تن فرسودہ اندر خاک خوں خفتہ
مثالِ سرمہ داں از خاکِ پُر استخواں بینی

ہمہ اعضا جداگانہ ز بند خویش بیگانہ
شدہ غلطاں بہ پیرانہ سر چشم و دہاں بینی

بسے گل رو و سنبل موئے مشکین و سیمیں تن
کہ از بادِ اجل گشتہ برنگِ زعفراں بینی

فتادہ نازنینے چند مغاک گور تا پہلو
سیاہ ماراں نشستہ بر بساطِ ارغواں بینی

بسے شاہانِ لشکر کش سلاطین سکندر وش
فتادہ سرنگوں اندر میانِ خاکداں بینی

بسے گردن فرازاں سرنگوں در گورہا یابی
بسے لیلے نوازاں۔ قوت مار و گژدماں بینی

بمرقد ہائے جباراں بسے پیچالہا یابی
بہ تربت ہائے قہاراں سگاں شہ کشاں بینی

خشو مغرور اے غافل بمال و جاہ بے حاصل
کہ آخر چند روزے نہ ایں بینی نہ آں بینی

نصیحت ہائے عبداللّٰہ کہ در دل دوستاں دارند
دگر نہ دشمناں ہر جا نہ نیکاں بدگماں بینی

ترجمہ منظوم پنجابی

مثنوی شریف حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مترجمہ جناب مولانا مولوی محمد شاہ الدین صاحب قادری شرقی سلمہٗ

کون شخص ہے جو مثنوی حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی واسم گرامی سے واقف نہیں۔ لاکھوں بندگان خدا بلحاظ مذہب وملت اس چشمۂ فیض سے لطف اندوز ہوکر آتش عشق کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ارباب اہل علم نے زمانہ حال کے علم اور شائقین کے شوق کے مطابق اس گنجینۂ بے بہا کے اردو ترجمے اور شرحیں نظم و نثر میں لکھی ہیں۔ جو ایک محدود حلقہ تک ہی مفید ثابت ہوئیں ۔

شائقین علم تصوف اور عاشقان دربار غوثیہ ودلدادگان سرکار خلیفۃ اللہ جناب رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ کتب خانہ ہذا نے اکثر کتب تصوف کے پنجابی منظوم ترجمے مع اصل فارسی مثلاً مثنوی و دیوان حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ۔ مثنوی حضرت شمس تبریزؒ حضرت عطارؒ۔ دیوان ہائے حضرت سلطان باہوؒ حضرت غوث پاکؒ حضرت خواجہ حافظؒ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ شائع کئے۔ جن کو ملک نے بنظر قبولیت دیکھتے ہوئے مثنوی مولانا رومؒ کے ترجمہ کے لئے مجبور کرنا شروع کیا۔ لیکن اس بڑی کتاب کا ترجمہ کرا کر شائع کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اس اہم اور مشکل کام کو ایک مدت دراز کی کوشش سے مکمل کرایا۔ اب نہایت خوشخط اعلیٰ درجے کے کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔

قیمت دفتر اول ...... زیر طبع ہے۔

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور